

بہ ماہ  
سماج

اردو - گجراتی

MEMON SAMAJ

Urdu Gujrati Monthly

May 2020, Shawal 1441 Hijri



بانٹوا میمن جماعت  
اردو - گجراتی  
قیام: 2 جون 1950

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

ماہنامہ  
میں سماج

مئی 2020ء شوال المکرم 1441ھ

بانٹوا میمن جماعت اور ماہنامہ میں سماج کی جانب سے پورے عالم اسلام کو

عید مبارک

برادری کے غریب اور ضرورت مند افراد کی امداد کے لئے زکوٰۃ فنڈ

اور مالی عطیات بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کو دیں

اپیل

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ  
اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ  
وَعِزَّتِکَ

اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو اللہ ہی مجھے شفاء بخشتا ہے۔

سورۃ الشعراء۔ رکوع ۹، آیت نمبر ۸۰، پارہ ۱۹

بانٹوا میمن جماعت کا ترجمان

# مہینہ کا

اردو - گجراتی

پیشہ

عبدالجبار علی محمد بدو

مدیر اعزازی

انور حاجی قاسم محمد کارٹیا

مئی 2020ء

شوال المکرم 1441ھ



32768214  
32728397

Website : www.bmjnr.net  
E-mail: bantvamemonjamat01@gmail.com

فی شماره: 50 روپے

شماره: 05

جلد: 65

- ایک سال کی خریداری (مع ڈاک خرچ): 500 روپے
- پیژن (سرپرست) 10,000 روپے
- لائف ممبر: 4000 روپے

زیر نگرانی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ، بلوچہ جو رہائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد لہجہ مینشن، کراچی۔

Regd. No. SS-43

Printed at : City Press Ph: 32438437

## عید الفطر کی خوشیاں کو روٹا داورس کی وجہ سے ماند پڑ گئیں

عید کا تہوار ہر سال آتا ہے اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے خوشیوں کی سوغات لاتا ہے۔ عید وہ تہوار ہے جسے بڑے، چھوٹے، امیر، غریب سب مل کر مناتے ہیں اور ایک دوسرے کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ یہ وہ واحد تہوار ہے جس میں دولت مند اپنے غریب اور کمزور بھائیوں کو بھی خوشیاں فراہم کرتے ہیں۔ ان کی ہر طرح کی مالی سپورٹ کرتے ہیں تاکہ ان کے یہ نادار بھائی عید کی خوشیوں سے محروم نہ رہیں۔

عید الفطر کا یہ پرست تہوار ایک اہم فرض کی ادائیگی کے بعد آتا ہے جس میں مسلمان ایک ماہ تک اخلاقی و روحانی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ وہ دن میں روزے رکھتے ہیں یعنی خدائے بزرگ و برتر کی خوشنودی و رضا جوئی کے لئے گھنٹوں بھوک اور پیاس برداشت کرتے ہیں اور رات کو اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتے ہیں اور انسانیت کے نام اللہ کے آخری پیغام یعنی قرآن مجید کی تلاوت یا سماعت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت سے جب یہ کٹھن مراحل طے پا جاتے ہیں تو اظہار تشکر کے طور پر اگلے ماہ کے پہلے روز یوم عید مناتے ہیں۔ اس موقع پر شان اور عظمت کے ساتھ لوگ جوق در جوق عید گاہوں کی طرف روانہ ہوتے ہیں۔ وہ خوشبوؤں میں بے ہوئے نئے یاد حلقے ہوئے اچلے کپڑے زیب تن کئے اللہ اکبر کا ورد کرتے ہوئے جاتے ہیں۔

اس کے برعکس دوسری قوموں کے ہاں تہوار آتے ضرور ہیں اور پورے جوش و خروش اور دھوم دھام سے منائے بھی جاتے ہیں۔ مگر ان کا پس منظر کوئی جزوقتی واقعہ یا محض موسموں کا تغیر و تبدل ہوتا ہے۔ کسی کے ہاں جنگی فتح کے عنوان پر، کسی کے ہاں نوروز کے نام پر تہوار سجتے ہیں۔ کوئی اپنے دینی قائد یا قائد اور قومی لیڈر کے یوم پیدائش کو یوم عید قرار دیتے ہیں۔

اسلام کی عید ان سے قطعی مختلف ہے۔ اسلام عظیم الشان نیکیوں اور انقلاب آفریں خوبیوں کی بنیاد پر یوم عید مقرر کرتا ہے جو انسانیت کے لئے ہمہ گیر، ہمت جہت اور ہمہ وقت ہوں، جس کا تعلق کسی خاص قوم، نسب و حسب یا علاقے سے نہ ہو، بلکہ اس کا تعلق نوع انسانی سے ہو اور عالمگیر ہو۔ علاوہ ازیں اسلام کی عیدیں ہر فرد کی اپنی عید نہیں کہ جیسے چاہے منائے اور جو چاہے کر گزرے، کسی کو کسی کے ساتھ کوئی سروکار نہ ہو بلکہ یہاں تو دوسروں کو عید کی خوشیوں میں شریک کرنے کا حکم ہے۔ جو لوگ مالی مجبور یوں اور معاشی دشواریوں کے سبب ان مسرتوں کو حاصل نہیں



کر سکتے تو دوسرے مسلمانوں کے فرائض میں ہے کہ وہ ان سے مالی تعاون کریں اور عید سے پہلے انہیں اس قابل بنائیں کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے دوش بدوش ان خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اس کے لئے تمام ملت اسلامیہ اور اس کے ہر فرد پر چاہے وہ معصوم بچہ ہو یا عمر رسیدہ بوڑھا، مرد ہو یا عورت ہر ایک پر یہ لازم ہے کہ وہ اسلام کے عائد کردہ فطرے کو ادا کر کے غریبوں، ناداروں، یتیموں اور بے کسوں کی دستگیری کرے۔

عید الفطر اخوت، ہمدردی، محبت خیرات، فیاضی، پاکیزگی اور طہارت اور تنظیم و اتحاد جیسی اعلیٰ صفات کی مظہر ہے۔ غرض عید الفطر گونا گوں خوبیوں کا حامل ایک عظیم الشان تہوار ہے جو اسلام کی عظمت، شوکت اور شاندار روایات کا امین ہے۔ اگر ہم عید کے ان عظیم دینی اجتماعات کو کارآمد، مفید اور کثیر المقاصد بنانے کی تدبیر اختیار کریں تو ان اجتماعات سے دینی اور دنیاوی افادیت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب عید کو اس کی حقیقی روح کے ساتھ منائیں۔ عید اس طرح منائیں جس طرح اللہ نے اس کو منانے کا حکم دیا ہے۔ عید کی خوشیوں کو اس انداز سے منائیں جس طرح اللہ کے حبیب حضور اکرم ﷺ نے منائی تھیں اور منانے کی ہدایت کی تھی۔

عید الفطر ایسے وقت میں آئی ہے سب کی خوشیاں ماند پڑ گئیں ہیں، لوگ پریشان ہیں۔ درحقیقت کورونا وائرس عالمی وباء ہے۔ تمام ممالک اس پریشان کن وباء سے بے حد پریشان ہیں، لاک ڈاؤن کر رہے ہیں۔ کورونا وائرس کے علاج کے حوالے سے مختلف قسم کی باتیں میڈیا میں بھی آرہی ہیں اور بازاروں، گلی محلوں میں بھی پھیل رہی ہیں ان وجوہات کی بنا پر ملک میں ایک افراتفری اور خوف و ہراس کی کیفیت چھائی ہوئی ہے اور کاروباری سرگرمیاں بری طرح متاثر ہو چکی ہیں۔

روز کے کمانے والے شدید پریشان ہیں، بے شمار اموات ہو چکی ہیں۔ بے شمار افراد علاج معالجہ کے مراحل سے گزر رہے ہیں یہ عالمی وباء سے ہم صبر، برداشت اور حوصلے سے نبرد آزما ہونا چاہیے۔ چنانچہ ہمیں چین کی طرح حوصلہ، اٹلی اور فرانس کی طرح برداشت، امریکہ اور برطانیہ کی طرح صبر کرنا چاہیے۔ یہ امتحان بھی بلا خرگزر جائے گا اور زندگی کا قافلہ بہر حال دوبارہ رواں ہو جائے گا لہذا بس حوصلہ کریں، برداشت کریں اور صبر کریں۔ ہم دیکھیں اور جائزہ لیں تو ہر شخص پریشان ہے۔ ہماری خوشیاں ماند ضرور پڑ گئی ہیں اس خوشی کے موقع پر اپنے غریب اور پریشان حال بھائیوں کو ضرور یاد رکھنا ہے۔

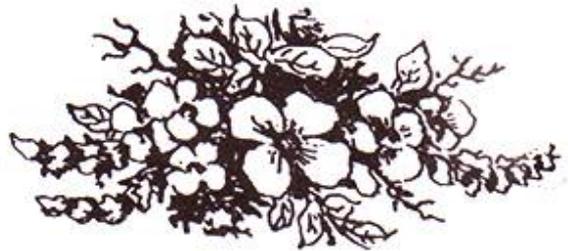
عید صرف اپنی خوشی کا نام نہیں ہے۔ عید یہ نہیں ہے کہ آپ اپنے لیے، اپنے بیوی بچوں بھائی بہن یا ماں باپ کے لیے اچھے اور قیمتی کپڑے خرید لیں اور مختلف قسم کے کھانے تیار کروائیں ہزاروں کی شاپنگ کر ڈالیں اور آپ کا غریب پڑوسی یا رشتے دار حسرت سے آپ کی ان خوشیوں کو دیکھتا رہ جائے۔ اس کے پاس خوشیاں منانے کے نہ وسائل ہوں اور نہ اسباب! عید خوشی منانے کا نام تو ہے مگر ایسی خوشی کا جس میں دوسرے بھی خوش ہوں ان کی محرومیاں بھی دور ہوں اور وہ بھی عید کے اس پر مسرت دن دوسروں کے ساتھ خوش نظر آئیں اور خوشیاں منائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عید کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر اسلامی احکام کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ادنیٰ خادم

نیک خواہشات اور پر خلوص دعاؤں کا طالب

انور حاجی قاسم محمد کاپڑیا

مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی



# ان کی باتوں میں گلوں کی خوشبو

☆ غصہ ہمیشہ بے وقوفی سے شروع اور شرمندگی پر ختم ہوتا ہے۔  
(ارسطو)

☆ قابل رحم ہے وہ قوم جس کے پاس عقیدے تو بہت ہیں مگر دل یقین سے خالی ہے۔ (خلیل جبران)

☆ دنیا میں سب سے زیادہ نفرتوں کا سامنا سچ بولنے والوں کو کرنا پڑتا ہے۔ (افلاطون)

☆ شیریں کلام اور خوش اخلاق آدمی سے محبت کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ (خلیفہ مامون الرشید)

☆ اللہ کی بہترین نعمت مخلص دوست ہے۔ (اقلیدس)

☆ میں آہستہ چلتا ہوں مگر میں کبھی پیچھے کی جانب نہیں جاتا۔  
(ابراہام لنکن)

☆ ہم اکثر و بیشتر غلطیاں کرتے ہیں اور اس خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ غلطی کسی کھڑکی سے کود کر باہر نکل گئی ہے۔ حالانکہ وہ دروازے پر بیٹھی ہوتی ہے۔ (برنارڈشا)

☆ تحمل بہترین مذہب ہے۔ (ڈاکٹر ہیوگو)

☆ صداقت صرف ایک ہی ہے، کوئی دوسری نہیں۔ صداقت کے وجود کے لئے عقل مند لوگ بحث نہیں کرتے۔ (گوئے)

☆ امن چاہتے ہو تو کانوں اور آنکھوں کا استعمال کرو اور زبان بند رکھو۔ (ہربرٹ اسپنسر)

☆ جو مان گیا کہ اس سے غلطی ہوگئی ہے اور اسے ٹھیک نہیں کرتا وہ ایک اور غلطی کر رہا ہے۔ (کنفیوشس)

☆ کوئی شخص اس وقت تک مکمل مومن نہیں بن سکتا، جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے۔ (حضور اکرم ﷺ)

☆ اللہ سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو اس کی عظمت کا علم رکھتے ہیں۔ (حضرت عمر فاروق)

☆ گناہ کسی نہ کسی صورت دل کو بے چین رکھتا ہے۔  
(حضرت عثمان غنی)

☆ اپنی سوچ کو پانی کے قطروں سے بھی زیادہ شفاف رکھو کیونکہ جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔  
(حضرت علی)

☆ ظلم کے خلاف جتنی دیر سے اٹھو گے، اتنی ہی زیادہ قربانی دینی پڑے گی۔ (حضرت امام حسین)

☆ مسائل کا سوال پورا کر کے اس پر احسان نہ جتلاؤ بلکہ اس کے قبول کرنے کے خود احسان مند ہو۔ (امام غزالی)

☆ عقل مند بولنے سے پہلے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔ (امام حسن بصری)

☆ جو علم کو دنیا کمانے کے لئے استعمال کرتا ہے، علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔ (حضرت امام ابوحنیفہ)

☆ اللہ تک پہنچنے کے بہت سے راستے ہیں لیکن میں نے اللہ کا پسندیدہ ترین راستہ مخلوق سے محبت کو چنا۔ (مولانا رومی)

☆ اپنے حصے کا کام کیے بغیر دعا پھر دوسرے کرنا حماقت ہے اور اپنی محنت پر بھروسہ کر کے دعا سے گریز کرنا تکبر ہے۔ (شیخ سعدی)



### محترمہ و حیدہ نسیم (مرحومہ)

ازل ہے نور جمال تیرا، ابد ہے رنگ جلال تیرا  
ہر ایک دل میں خیال تیرا، یہ سارا عالم کمال تیرا

کہاں نہیں ہے ظہور تیرا، دکھائے جلوہ نہ طور تیرا  
ہے چشم بینا میں نور تیرا، ہر ایک دل میں سرور تیرا

کرم ہے تیرا کریم ہے تو بصیر ہے تو علیم ہے تو  
خبیر ہے تو علیم ہے تو، نعیم ہے تو رحیم ہے تو

کہیں نہ پایا نشان تیرا، مکان ہے لامکان تیرا  
کرے زباں کیا بیان تیرا، زمین تیرا آسمان تیرا

جہاں میں ہے تیری حکمرانی، نہ تیرا ہمسر نہ تیرا ثانی  
ہے ساری مخلوق آنی جانی تو ہی باقی جہاں ہے فانی

خوشیوں میں پیام تیرا، رگ گلو میں کلام تیرا  
لبوں کی زینت ہے نام تیرا ہے ذکر ہر صبح و شام تیرا

سب حمد و ثناء ہے تیرے لئے، سب حمد و ثناء ہے تیرے لئے  
رب کریم سب کا تو ہی کارساز ہے تیری نسیم کو تیری رحمت پر ناز ہے



### محترمہ سلطانہ مہر (میمن)، لندن

خاکِ نعلین ﷺ مری آنکھ کا سرمہ کرنا  
اے اللہ میرے مقدر کو شریا کرنا

ان کے قدموں کی میں مٹی میں ملوں چین ملے  
اسی مٹی سے مرے رخ کو تو زیبا کرنا

سر کے بل جاؤں مدینے یہ سعادت جو ملے  
اس کے پر ذرے کو نقش کف پا کرنا

اے اللہ ان کی ہوں پیار انہیں میرے لئے  
رہ دنیا ای عقیبی میں مسجا کرنا

اک کرن ان کے تبسم کی عطا ہو مجھ کو  
جن کو آتا ہے تبسم سے اجالا کرنا

میں چلوں نقش قدم چھو کے نبی کے اپنے  
مجھے سکھلا دے فقیری میں گزارا کرنا

مہر کو نور سے ان کے جو کیا روشن  
فیض اوروں کو بھی پہنچے یہ نصیبا کرنا

## اے رحیم و مقتدر



جناب محمود شام

راتے ہم سے، ادھر ہم راستوں سے دور ہیں  
اپنے گھر میں رات دن رہنے پہ ہم مجبور ہیں  
درسگا ہوں پر ہیں غالب، وحشتیں دیرانیاں  
علم سے محروم رہ جائیں گی بیٹے بیٹیاں  
ہم میں کچھ سفاک ہیں جھوٹے بھی ہیں جاہر بھی ہیں  
منتخب حاکم بھی ہیں غاصب بھی ہیں آمر بھی ہیں  
سارے بندے ہیں ترے، یہ سب تری مخلوق ہے  
ایک طرف خوف و با ہے، ایک جانب بھوک ہے  
روشنی دے ذہن و دل کو جرأت تحقیق دے  
ڈھونڈ لے اس دوا نسان کو توفیق دے  
پھر سے بازاروں کو ساری رونقیں کردے عطا  
تاجروں محنت کشوں کو برکتیں کردے عطا  
یا الہی! ماہ رمضان کا تجھے ہے واسطہ  
اس سے پہلے کردے اس مہلک وبا کا خاتمہ  
پھر سے ہوں آباد مکہ اور مدینہ اے خدا  
مسجدوں میں باجماعت سب نمازیں ہوں ادا  
ہم کریں بھرپور، افطار و سحر کا اہتمام  
سن سکیں پھر تیرے گھر میں جا کے ہم تیرا کلام  
رحمت اللعالمین ﷺ کے امتی ہیں رحم کے  
ہم امام الانبیاء ﷺ کے مقتدی ہیں رحم کر  
اے رحیم و مقتدر اے مالک ارض و سما  
اس مصیبت میں پکاریں ہم کسے تیرے سوا

بشکریہ: روزنامہ جنگ کراچی

مطبوعہ: بدھ 15 اپریل 2020ء

اے رحیم و مقتدر اے مالک ارض و سما  
اس مصیبت میں پکاریں ہم کسے تیرے سوا  
ہم گند گاؤں، خطا کاروں پر ایک نظر کرم  
سب ہی بے بس، سب ہی بے کس، کیا کیسا کیا حرم  
ٹوکیو سے روم، پیرس، بیلجیم، برطانیہ  
پرتھ، دہلی، ممبئی، لاہور، قم، رومانیہ  
مارکیٹیں، شہر، قصبے کہہ رہے ہیں الاماں  
شاہراہیں، چرچ، مندر، گلستان، نوحہ کناں  
منتظر ہیں مسجدیں، پر لوگ جاسکتے نہیں  
بند ہیں رحمت کے در، ہم کھٹکھٹا سکتے نہیں  
پھر بھی تیرا شکر ہے صبحیں بھی شامیں بھی ہیں  
نیند سے بہانے والی مہرباں راتیں بھی ہیں  
نوع انسان کی خطائیں بخش دے رب کریم  
ہم بھٹکوں کو دکھادے اب صراط مستقیم

ملک ، قوم اور اپنی برادری کی ترقی کا راز



## شانہ بہ شانہ محنت باہمی اتحاد اور یکجہتی

جی ہاں! جس طرح گھڑی کے پرزے باہم مل کر اس کی کارکردگی کو بہتر بناتے ہیں اس طرح ترقی پذیر قومیں اور برادریاں باہم محنت کر کے جلد از جلد ترقی کی منزلوں کو پالیتی ہیں۔

ہمیں یہ نہ بھولنا چاہئے کہ گھڑی کا ایک پرزہ بھی بگڑ جائے تو گھڑی کی رفتار رک جاتی ہے۔ اس طرح آپس کا انتشار ترقی کی راہ میں رکاوٹ بن سکتا ہے۔

آئیے ہم آپس میں رنجشیں بھلا کر آج سے نئے ولولے کے ساتھ مسلسل شانہ بہ شانہ محنت کا عزم کریں اور برادری کی فلاح و بہبود کے لئے ہمہ وقت کام کریں۔



## بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

### اظہار تشکر

### مشکل حالات میں زکوٰۃ فنڈ اور ڈونیشن فنڈ دینے والوں کا بے حد شکریہ

عزیزان محترم!

بانٹوا میمن جماعت کے تمام عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین برادری کے مخیر حضرات اور اہل بانٹوا میمن برادری کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنھوں نے ماہ رمضان المبارک میں اور کورونا وائرس کی عالمی وبا سے پوری دنیا پریشان ہے۔ وطن عزیز میں لاکھوں عمل کے طور پر لاک ڈاؤن چل رہا ہے۔ ایسی نازک صورت حال میں ریلیف کا کام کرنا بانٹوا میمن برادری کے ضرورت مندوں کی مدد (سپورٹ) کرنا بہت اہم اور نیک عمل ہے۔

اس مہنگائی اور مشکل حالات میں بھی اپنے جذبوں کو جوان اور اپنی امیدوں اور توقعات کو مستحکم و توانا رکھا بلکہ اپنی تجویزوں کے دروازے دکھی انسانیت کی خدمت کے لئے کھول دیئے۔ اپنی برادری کے حاتم طائی جیسا دل رکھنے والے مخیر اور صاحب ثروت حضرات نے اپنی بانٹوا میمن جماعت کے ساتھ اس قدر ٹھوس اور مستحکم انداز سے مالی تعاون کیا ہے کہ ہم سب حیران رہ گئے اور انسانیت و انسانی خدمت پر ہم سب کا یقین و ایمان مزید مضبوط ہو گیا اور ہم سب پہلے سے بھی زیادہ تیز رفتاری اور سرگرمی کے ساتھ برادری کے ضرورت مندوں اور دکھی لوگوں کی خدمت کے لئے کوشاں ہو گئے ہیں۔

دیکھا جائے موجودہ دور میں مہنگائی اور روزگار کے مشکل حالات میں زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والا فرد آزمائشوں سے گزر رہا ہے۔ بزنس مین حضرات اور مخیر حضرات بھی کٹھن مسائل میں مبتلا رہے تو کمزور، نادار اور غریب حضرات بھی مشکلات میں مبتلا رہے ہیں۔ بانٹوا میمن برادری کے مخیر حضرات نے ہماری اپیل پر دل کے دروازے کھول دیئے۔ بعض اوقات تو بعض حضرات نے اپنی حیثیت اور بساط سے بھی بڑھ کر مالی تعاون فرمایا۔ ہم ان کا شکریہ کس زبان سے ادا کریں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو ان کے اس نیک عمل کی جزا دے گا اور کاروبار میں دن دوئی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے گا۔

ہمیں امید ہے اپنی بانٹوا میمن برادری کے تعلیم، ہیلتھ اور آباد کاری اور دیگر فلاحی امور بہ خیر و خوبی انجام پائیں گے۔ ہمیں بلکہ یقین ہے آپ ہمیشہ اپنی برادری اور بانٹوا میمن جماعت کے ساتھ اسی طرح تعاون کرتے رہیں گے۔ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے بانٹوا میمن جماعت زکوٰۃ اور ڈونیشن فنڈز صرف اپنی بانٹوا میمن برادری سے وصول کرتی ہے اور اس کا استعمال بھی برادری کے ضرورت مند افراد پر خرچ کرتی ہے۔ ہم سب عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین زکوٰۃ اور ڈونیشن دینے والے قابل عزت اور

قابل احترام حضرات کا دلی شکر یہ ادا کرتے ہیں۔ آپ آئندہ بھی اسی طرح دل کھول کر عطیات دیتے رہیں گے۔  
نیک خواہشات کے ساتھ اور پر خلوص دعاؤں کے ساتھ

محمد سلیم محمد صدیق بکیا صدر بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
نجیب عبدالعزیز بالا گام والا سینئر نائب صدر اول بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
محمد حنیف حاجی قاسم مچھیارا کھانانی جنرل سیکریٹری بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
عبد الغنی حاجی سلیمان بھنگڑا جونیئر نائب صدر اول بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری جوائنٹ سیکریٹری دوم بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
فیصل محمد یعقوب دیوان جوائنٹ سیکریٹری اول بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
عبدالجبار علی محمد آدم بدو جونیئر نائب صدر دوم بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
اور دیگر عہدیداران اور مجلس عاملہ کے اراکین



# JAANGDA AGENCIES

ESTABLISHED 1979

- Indenters of all sorts of chemicals and general merchandise from worldwide sources.
- For hassle free clearing and forwarding agency services (CHAL No. 2928)

**Contact:**

**JAANGDA AGENCIES**

(Established 1979)

2/10 Abid Chambers, New CHalli, Karachi.

Tel: +92 21 326 213 59 / 326 213 57

E-mail: siddikj55@gmail.com

Web: www.chemicalbulletin.com

www.gms.net.pk

**Contact Person:**

**Mr. Irfan Shuja**

(Sales Executive for Indent Department)

Cell: +92 312 310 64 12

**Mr. Imran Khorani**

(Chief Operating Officer for Clearing & Forwarding)

Cell: +92 333 237 74 24

**Mr. Siddik S. Jaangda**

(Chief Executive)

Cell: +92 300 922 42 12

دل کی کی بھیتی خشک ہو جائے تو آخرت برباد ہو سکتی ہے

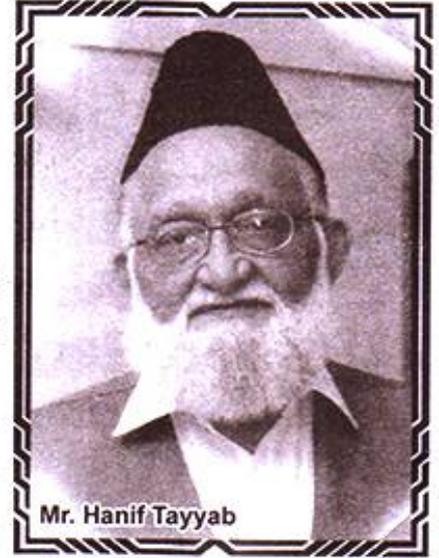
## دل کا شجر

تحریر: ڈاکٹر حاجی محمد حنیف طیب

سابق وفاقی وزیر پیٹرولیم، لیبر، ہاؤسنگ و تعمیرات، سابق صدر آل پاکستان میمن فیڈریشن

معروف سماجی و مذہبی رہنما اور سیاسی رہنما، سرپرست اعلیٰ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی

حضور اکرم ﷺ نے شجر سایہ دار کو کاٹنے، جلانے اور اسے کسی بھی طرح برباد کرنے یا نقصان پہنچانے سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ احادیث میں اکثر مقامات پر آیا ہے کہ جب کبھی حضور نبی کریم ﷺ کفار سے جنگ کے لیے مجاہدین اسلام کو روانہ فرماتے تو انہیں جو ہدایت جاری فرماتے تھے، ان میں ایک ہدایت یہ بھی ہوتی تھی کہ شردار اشجار، یعنی پھل دار درخت ہرگز نہ کاٹے جائیں اور اور نہ ہی کسی قیمت پر سرسبز و شاداب باغات اور کھیت کاٹے یا اجاڑے جائیں اور نہ ہی اجناس یا کھانے پینے کی چیزوں کی بے حرمتی کی جائے۔



Mr. Hanif Tayyab

پھل دار درخت نعمتِ البیہ میں سے ہیں اور قرآن کریم نے بھی کئی پھلوں اور درختوں کا ذکر فرمایا ہے۔ انہیں جنت کے درخت اور پھل قرار دیا گیا ہے اور انہیں انسان کے لیے نعتِ اخروی بتایا گیا ہے۔ گویا پھل دار درخت اور شجر سایہ دار کو تحفظ دیا جانا ضرور ہے۔ جیسا کہ سدرۃ المنتہیٰ کے بارے میں ہے کہ یہ پیری کے درخت کے زیر سایہ مسکنِ جبرئیل ہے، یہ سب رب تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔

انسان کا دل بھی ایک درخت کی مانند ہے۔ یہ وہ شجر سایہ دار ہے کہ اس میں اگر بدی کا بیج بو دیا جائے تو اس کے بعد جو درخت اگے گا، وہ شجر بد یا خراب درخت کہلائے گا اور اگر اچھے اور عمدہ بیج ڈالے جائیں گے یعنی حسن و عمل و اخلاق و کردار سے مزین پھولے گا، تو وہ شجر ایسا سایہ دار ہوگا کہ اس کی گھنٹی چھاؤں میں ایک عالم سکون پائے گا اور زندگی کا سرور آئے گا۔ یہی سکون و سرور خود اس شخص کے لیے آخرت کا ثمر عمل بن جائے گا۔ اچھے اور عمدہ عمل و کردار کیا ہیں؟ رب تعالیٰ کا فرمان ہے: ”اطاعت کرو، اللہ کی اور اطاعت اور اس کے رسول ﷺ کی۔“



رسول اکرم ﷺ سے بڑھ کر رب تعالیٰ کا اطاعت گزار اور وفا شعار کوئی نہیں اور جو اپنے کردار کو، اپنے نبی ﷺ کے احکامات، عمل اور کردار کے مطابق ڈھال لے گا تو یقیناً وہی کامیاب و کامران ہے۔ یہ کامرانی دراصل اسی کو نصیب ہوتی ہے جو اپنے دل کو عشق رسول ﷺ کا شانہ بنا لیتا ہے۔ جب اس کا دل عشق رسول کا خزینہ بن جاتا ہے تو لوگوں کے لیے یہ ایک شجر سایہ دار ہوتا ہے کہ لوگ اس سے فیض پاتے ہیں اور عشق رسول میں اس کے گرد یہ اور رسول اکرم ﷺ کے شیدائی بنتے چلے جاتے ہیں۔

یہ سب کچھ محض ایک گزشتہ دل میں نقطہ نور محبت کے طلوع کے سبب ہوتا ہے۔ یہ انعام رب جلیل ہے، وہ جسے چاہتا ہے اسے اپنے محبوب ﷺ کے عشق سے نوازتا ہے، بلکہ جس کے ارض قلبی میں نمی ہوتی ہے، وہی تخم حب رسول ﷺ کو پاتی ہے۔ قرآن کریم میں حضرت لقمان علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت بھی اس حوالے سے موجود ہے کہ ”بیٹا! دل میں جو بیج بویا جاتا ہے، وہی اگتا ہے۔ دل بھی ایک زمین کی مانند ہے جس میں عمل و کردار، اخلاق و محبت کے بیج بوئے جاتے اور درخت اگائے جاتے ہیں۔ جس شخص کے دل کی زمین بخر ہو جائے تو پھر اسے کاٹنے یا جلانے کی ضرورت نہیں رہتی، بلکہ یہ از خود مضمحل ہو کر سوکھ جاتا ہے۔

یاد رکھیے دل کی کھیتی اس وقت ہری بھری رہے گی، جب اس میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ صحابہ کرامؓ، اولیائے کرام، بزرگان دین اور مشائخ عظام کی محبت زندہ رہے گی کہ یہی لوگ اصل میں دلوں کے مالک ہیں اور دل انہی کے سبب شجر سایہ دار ہیں جسے کوئی بھی قوت شکست نہیں دے سکتی اور انہی کی خوشبو سے دل معطر رہتے ہیں۔ یہ تو معروف ہے کہ اگر دنیا کی کھیتی سوکھ جائے انسان کو صرف بھوک تنگ کرے گی، لیکن اگر دل کی کھیتی خشک ہو جائے تو پھر اس کی ساری عقبنی برباد اور تمام حیات و دنیاوی و اخروی چلنے اور مرنے میں گزرے گی۔ لہذا دنیا کے ہرے بھرے، شردار درخت کاٹ کر انہیں برباد کر کے لوگوں کا رزق تنگ نہ کرو اور نہ ہی شجر سایہ دار جلا کر لوگوں کو ان کے سائے سے محروم کرو۔ ایسا نہ ہو کہ آخرت میں رب تعالیٰ ہمیں اس دنیاوی پاداش میں اپنے سائے سے محروم کر دے اور ہمارے دلوں کی کھیتی کو اجاڑ دے۔ جرم چھوٹا ہو یا بڑا، جرم ہی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ چھوٹے جرم کی سزا بھی بڑی ہوتی ہے، لہذا اس سے بچنے کے لیے اپنے دل میں ایسا شجر سایہ دار لگاؤ جو حسنات و احسانات کا شردار ہو اور جس سے لوگ سایہ بھی حاصل کریں اور پھل بھی کہ یہی عمل صدقہ جاریہ ہے۔

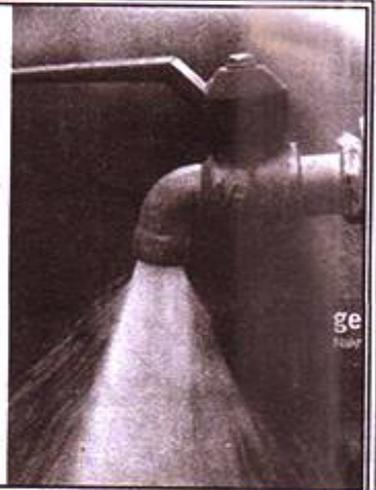
(بشکریہ روزنامہ ایکسپریس کراچی۔ مطبوعہ: جمعہ 6 جولائی 2012ء)

پانی نعمت ہے... نعمت کی قدر کیجیے

پانی زندگی ہے... زندگی کو اہم جانئے

پانی ضائع نہ کیجیے

پانی کے حصول، حفاظت اور ذخائر کو اپنی قومی سوچ کا حصہ بنائیے



## جان لیوا وبائی مرض

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس مرض سے بچائے

## کورونا وائرس خطرات اور حفاظتی اقدامات

دنیا بھر میں صرف ایشیائے ضروریہ ایک ملک سے دوسرے ملک نہیں جاتیں بلکہ بعض اوقات وبائی امراض بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتے ہیں۔ عوامی جموریہ چین جو دنیا میں مصنوعات کی درآمدات و برآمدات کے حوالے سے ایک بڑی منڈی ہے، اس وقت دنیا کو کورونا وائرس کے خطرے میں مبتلا کر چکا ہے۔ اس سے قبل 2003ء میں سارس (SEVERE ACUTE RESPIRATORY SYSTEM) نامی وائرس سے چین میں بڑی تعداد میں انسانی جانیں لقمہ اجل بن گئیں تھیں۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق، تیزی سے مریضوں کی بڑی تعداد کے پیش نظر جب چینی حکام نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ کورونا وائرس بھی سارس کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے۔ کورونا وائرس کو "ناول کورونا وائرس (ncov-2019)" کا نام دیا گیا ہے۔

جس میں نام کا مطلب "نیا" ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے کورونا وائرس سے لگنے والی بیماری کو باقاعدہ نام دے دیا ہے، جو "کوویڈ 19" کہا جائے گا۔ سارس سے تعلق رکھنے کی وجہ سے کورونا کو SARS-cov2 بھی کہا جاسکتا ہے۔ کورونا وائرس کی تباہ کاریوں کا آغاز دسمبر 2019ء کے آخر و ہان شہر سے ہوا جب اسپتال میں بظاہر معمولی نزلہ زکام اور بخار کے مریض لائے گئے۔ ان مریضوں کو معمول کے طبی علاج کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ لیکن گھر جا کر وہ صحتیاب ہونے کے بجائے مزید بیمار ہو گئے۔ ان کی سانس لینے میں دشواری بڑھتی چلی گئی اور کھانا پینا مشکل ہو گیا۔ ان کا پھر ٹیسٹ ہوا لیکن کوئی غیر معمولی بیماری سامنے نہیں آئی۔ عالمی ادارہ صحت کے مطابق 31 دسمبر کو ایک مریض میں کورونا وائرس کی تشخیص ہوئی۔ اس کے بعد چینی حکام نے ملک بھر میں انتباہ جاری کر دیا کہ نمونیہ جیسی بیماری پھیلانے والا مرض پھیل رہا ہے۔ سانس کی تکلیف میں مبتلا ان مریضوں سے ملنے والے معلومات کی تحقیق کی گئی تو ان سب کا تعلق "ہوانان سی نوڈ" مارکیٹ سے نکلا، جہاں سمندری اور جنگلی جانور جیسے سانپ، رکیوں، چگا ڈراور خار پشت وغیرہ فروخت ہو رہے تھے۔

**وجوہات و خطرات:** انفیکشن ہونے کا خطرہ وائرس لگنے کی شدت پر منحصر ہوتا ہے۔ کورونا وائرس 1960ء میں پہلی بار منظر عام پر آیا تھا، اس کی اب تک 13 اقسام دریافت ہو چکی ہیں جن میں سات ایسے ہیں جو جانوروں سے انسانوں میں منتقل ہو سکتے ہیں۔ کورونا وائرس دودھ دینے والے جانوروں اور پرندوں سے انسانوں میں منتقل ہو سکتا ہے۔ یہ انفلوئنزا کی طرح ناک کے ذریعے پھیپھڑوں میں منتقل ہوتا ہے، جس سے نمونیہ، پھیپھڑوں میں سوجن اور متاثرہ شخص کو سانس لینے میں شدید دشواری ہوتی ہے۔ ساتھ ہی 2 سے 14 دن میں نزلہ، زکام، کھانسی، سردرد اور تیز بخار ہونے لگتا ہے۔

**احتیاطی اقدامات:** ویسے تو ہمارے ملک کو کورونا وائرس سے بہت زیادہ خطرہ نہیں حفاظتی تدابیر اور لاک ڈاؤن پر سختی سے عمل کرنا ہوگا لیکن ہر کوئی پریشانی اور تشویش میں مبتلا ہے، چونکہ اس بیماری سے بچنے کیلئے ابھی تک کسی ویکسین یا علاج کی تصدیق نہیں ہوئی ہے اس لئے ہمیں خود سے احتیاطی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔ ضروری نہیں کہ یہ احتیاطی تدابیر آپ کو صرف کورونا وائرس سے محفوظ رکھیں بلکہ دیگر بیماریوں اور

جراثیم سے بھی آپ کو تحفظ فراہم کر سکتی ہیں۔

☆ اپنی صحت کا خود خیال رکھیں۔

☆ اپنے ہاتھوں کو کم سے کم 20 سیکنڈ تک صابن سے دھوئیں۔

☆ اگر ہاتھ صاف نہ ہوں تو انھیں آنکھوں، ناک اور منہ پر لگانے سے گریز کریں۔

☆ کھانتے یا چھینکتے وقت منہ کو کپڑے یا ہاتھ سے ڈھانپ لیں اور اس کے فوراً بعد صابن سے ہاتھ دھولیں۔

☆ کام کاج کی جگہوں اور گھر کو صاف ستھرا رکھیں اور جراثیم کش اسپرے کرواتے رہیں۔

☆ جب آپ بیمار ہوں تو گھر پر آرام کریں اور جب تک ٹھیک نہ ہو جائیں دوسروں سے دوری اختیار کریں۔

☆ چھینک، سانس یا کھانسی کی وجہ سے ہونے والے انفیکشن یا بیماریوں سے بچنے کیلئے عوامی مقامات پر سفر یا کام کرتے ہوئے ماسک کا استعمال

کریں۔

☆ اگر کسی مریض میں کوئی علامت جیسی علامات پائے جانے کا شبہ ہو تو وہ فوری طور پر ماسک پہنیں اور قریبی اسپتال سے رجوع کریں۔

☆ قوت مدافعت بڑھانے کیلئے صحت بخش غذاؤں کا استعمال اور صحت مند طرز زندگی اختیار کرنا چاہئے۔



## پانی احتیاط سے اور کم استعمال کریں

نبی کریم ﷺ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گزرے

وہ وضو کر رہے تھے تو ارشاد فرمایا

اے سعد یہ اسراف کیسا عرض کی کیا وضو میں بھی اسراف ہے؟

فرمایا ہاں اگرچہ تم بہتی نہر پر ہو۔

لہذا نل ضرورت کے مطابق کم سے کم کھولیں

مسواک کرتے وقت اور سر کا مسح کرتے وقت نل بند کر دیں



دوسروں کا خیال اور مدد کر کے ہی حقیقی مسرت حاصل ہوتی ہے۔  
دوسروں کی خدمت، غریبوں اور ضرورت مند بھائیوں اور بہنوں کی مدد یہی اسلام کی اصل روح ہے۔  
”داوری“ یہی رب العزت کی رضا کے حصول کا صحیح راستہ ہے

## عید الفطر: خوشیاں بانٹنے کا تہوار

تحریر: الحاج احمد عبداللہ غریب مرحوم (بمبئی)، مذہبی ریسرچ اسکالر اور مورخ

کوئی بھی تہوار ہو مسرت کا پیغام لے کر آتا ہے اور جہاں تک تعلق ہے عید الفطر کا تو یہ دن روزے داروں کے لیے پورے مہینے کی ریاضت کا تحفہ ہے۔ عید نام ہے دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شریک کرنے کا! یہی وجہ ہے کہ اپنی محبت اور لگاؤ کے اظہار کے لیے لوگ اپنے عزیزوں، رشتے داروں اور دوستوں کو عید کارڈ اور تحائف بھیجتے ہیں۔ ویسے بھی عید کی خوشیاں اپنے دوستوں اور عزیز و احباب سے مل کر ہی مکمل ہوتی ہیں چنانچہ اس دن تمام کدورتیں بھلا کر سب سے گلے ملیں اور گلے شکوے بھلا دیں۔ خوشیاں بانٹنے سے بڑھتی ہیں۔ اس لیے اپنے ان رشتے داروں، عزیزوں اور دوستوں سے بھی خلوص دل کے ساتھ ملیں جن سے سال با سال بعد عید ہی کے موقع پر ملاقات ہو پاتی ہے۔



ایک ہی خاندان کے لوگ برسوں تک ایک دوسرے سے نہیں ملتے حالانکہ میل ملاپ سے رشتوں میں مضبوطی آتی ہے۔ عزیز و اقارب، دوست احباب دراصل مشکل وقت میں ایک نعمت ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے کے کام آنے سے خاندان کے ہر فرد پر بڑے خوشگوار اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ محبت اور خلوص کا رشتہ ایک سے دوسرے میں منتقل ہوتا ہے تو دل بھی حسد، کینہ اور بغض جیسے جذبات سے پاک رہتا ہے۔ عید پر اپنے ان رشتے داروں، عزیزوں اور دوستوں سے ضرور ملیں جن سے ملے برسوں گزر گئے ہیں۔ کسی کی جانب سے پہل کرنے کا انتظار نہ کریں بلکہ آپ خود جا کر ان سے ملیں اور خوشیاں بانٹنے کی روایت کو آگے بڑھائیں۔

عید کے موقع پر دوستوں اور رشتے داروں کو عید کارڈ اور تحائف دینے کا مطلب ہے کہ آپ نے انہیں یاد رکھا ہے۔ خاص طور پر دور دراز ممالک اور شہروں میں رہنے والوں کے لیے آپ کا یہ چھوٹا سا تحفہ بھی بے پناہ مسرت کا باعث ہوتا ہے۔ سچے اور مخلص دوستوں کی پہچان یہی ہے کہ وہ آپ کے سکھ دکھ کے ساتھی ہوں۔ اس سے دل میں ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور آپس کی محبت بھی بڑھتی ہے۔ تحفے کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ بہت قیمتی چیز ہو بلکہ کوئی چھوٹی سی چیز بھی آپ کے احساسات کی ترجمانی کر سکتی ہے۔ اس طرح تحفہ وصول کرنے والے کو بھی یہ ہرگز نہیں دیکھنا چاہیے کہ تحفے کی قیمت کے بجائے دینے والے کے خلوص اور محبت کو پیش نظر رکھنا چاہیے۔ اس دن اپنے دوستوں اور عزیز و اقارب کو تحائف دیجئے یہ بہت اچھی روایت ہے اسے جاری رہنا چاہیے کیونکہ تحائف دینے سے محبت بڑھتی ہے۔ عید کے موقع پر محبتیں ضرور بانٹیں۔

بڑھتی ہوئی مہنگائی نے عید کی خوشیوں کو گہنا دیا ہے۔ ایسے میں ہمیں اپنے آس پاس کے لوگوں پر ضرور نظر رکھنی چاہیے جنہیں ہماری محبتوں

کی ضرورت ہے تاکہ وہ احساس محرومی کا شکار نہ ہوں بلکہ خوشیوں کے اس موقع پر وہ بھی خوشیاں حاصل کر سکیں۔ عید کا دن خوشیاں، محبتیں اور مسکرائیں تقسیم کرنے کا دن ہے۔ کیا ہم ان لوگوں کو اپنی عید کی خوشیوں میں شریک کر کے عید کا لطف دو بالا نہیں کر سکتے جن کے ہاں عید کا چاند حسرتیں لے کر نمودار ہوتا ہے۔ نجانے کتنے گھر ایسے ہیں جہاں عید پر بھی کھانے کے لالے پڑے ہوتے ہیں۔

کیا ایسا ممکن نہیں کہ عید کی خوشیاں سب کی سماجی ہوں۔ یہ درست ہے کہ عید خوشی کا تہوار ہے لیکن اس موقع پر ہم سب کچھ بھول کر صرف نمود و نمائش کا اظہار کرنے کے بجائے سادگی اپنائیں اور مستحق افراد کی مدد کر کے انھیں اپنی خوشیوں میں شامل کر لیں۔ ذرا سوچئے! یہ کہاں کا انصاف ہے کہ بہت سے لوگ تو عید کی تیاری کے نام پر کئی کئی جوڑے بنا لیں اور دوسری طرف ایسے لوگوں کی ایک کثیر تعداد موجود ہو جنہیں تن ڈھانپنے کے لیے کپڑے بھی نصیب نہ ہوں۔ اس طبقاتی تقسیم نے کتنے ہی گھرانوں کو عید کی اصل خوشیوں سے محروم رکھا ہوا ہے۔ کیا ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ اپنے کئی کئی جوڑوں کے بجائے صرف ایک سوٹ عید کے دن پہننے کے لیے بنائیں اور باقی جوڑے غریبوں میں تقسیم کر دیں یا ہم نادار خاندان کے بچوں کے لیے نئے کپڑے بنوادیں تاکہ وہ بھی عید کی خوشیوں میں دوسرے بچوں کے ساتھ شامل ہو کر خوشی مناسکیں۔ یقیناً ہم ایسا کر سکتے ہیں۔ اس طرح غریب اور مستحق افراد بھی خوشی خوشی عید منائیں گے اور ہم بھی اپنے حصے کی خوشیاں دوسروں کو بانٹ کر روحانی خوشی محسوس کریں گے۔

انسان کو اصل خوشی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب وہ کسی مجبور، لاچار اور مستحق انسان کی مدد کرتا ہے۔ اس کی ضرورت پوری کرتا ہے اور اسے خوشی فراہم کرتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ عید کی خوشیاں دوسروں کی مدد کرنے سے ہی مکمل ہوتی ہیں۔ آپ بھی عید کے موقع پر سچی خوشیاں حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ اسلام چونکہ مساوات و مواخات کا دین ہے چنانچہ اس نے ہر موقع پر غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھا ہے، اسی لیے عید کے موقع پر غریبوں اور ناداروں کو بھی اس خوشی میں شامل کرنے کے لیے تمام مسلمانوں پر صدقہ فطر واجب قرار دیا گیا ہے۔

آج ہمارا معاشرہ جن حالات میں گھرا ہوا ہے وہ ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم اپنے عید کی خوشیوں کو اپنے ان مصیبت زدہ بہن اور بھائیوں کے ساتھ بانٹ لیں۔ آئیے! عید کی اصل خوشی حاصل کریں۔ دکھی لوگوں کے دکھ بانٹیں اور دوسروں کی مدد کا جذبہ بیدار کریں۔ یہی اسلام کی اصل روح ہے۔ یہی رب العزت کی رضا کے حصول کا صحیح راستہ ہے۔

بشکر یہ پندرہ روزہ مسلم بہمنی (انڈیا) جنوری 1967ء۔ میمن ویلفیئر بہمنی عید ایڈیشن

آپ کے تعاون کے بغیر سماج میں غلط رسم و رواج کے

خاتمے کے لیے جماعت کی کوششیں

کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتیں

## جناب محمد سلیم محمد صدیق بکيا

### صدر بانٹوا میمن جماعت کراچی

میں آپ سب کو عید کی پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ عید کے دن اپنی خوشیوں کو دو بالا کرنے کے لیے پرانی رنجشوں اور کدورتوں کا خاتمہ کیجئے کہ یہ ایک فریضہ یا موقع ہی نہیں بلکہ مسلم معاشرے میں محبت، اخوت اور یکجہتی کے فروغ کا بہترین ذریعہ بھی ہے۔

عید کے اجتماع سے مسلمانوں کی شان و شوکت، اتحاد و اتفاق کا خوب مظاہرہ ہوتا ہے۔ اس اتحاد کو برقرار رکھیے کہ اصل خوشی دوسروں کو اپنی خوشیوں میں شامل کرنے میں ہے۔ یہ میل بیٹھے خوشیوں کو دو بالا کرنے کا موقع ہوتا ہے اور یہ وقت دعا کا تقاضا بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں وبائی مرض کو روٹنا سے محفوظ اور اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ یہ مبارک دن دنیا بھر

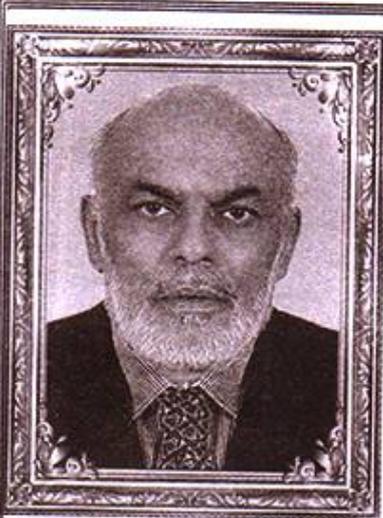


جناب محمد سلیم محمد صدیق بکيا

کے فرزند ان اسلام کے لیے پیغام اتحاد و اخوت لے کر آیا ہے۔ جشن عید کی آمد پر ہر طرف سے اس عید نے پوری دنیا اور ہمارے ملک کو نمگین کیا ہوا ہے۔ عید الفطر دراصل ماہ صیام کے روزوں سے حاصل ہونے والی فضیلتوں پر شکر خداوندی ادا کرنے کا خاص دن ہے۔ ایسے پرست خوشی کے موقع پر اپنی برادری کے ضرورت مند لوگوں کی دادرسی کرنی ہوگی۔

اجتماعی زندگی کی تشکیل کے لئے ایک مرکزی اہمیت سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ عید ہمیں یہ پیغام دیتی ہے کہ ہم برادری کے ضرورت مندوں کے دکھ سکھ میں شریک ہو کر اور باہمی محبت اور خلوص کے جذبے کا اظہار کر کے ہی عید الفطر کی حقیقی خوشیوں کو دو بالا کر سکتے ہیں۔ انفرادی طور پر منائی جانے والی خوشیاں بے حیثیت ہوتی ہیں۔ حقیقی خوشیاں وہی ہوتی ہیں جو ہم برادری کے تمام افراد کے ساتھ مل جل کر منائیں۔ ہمیں چاہیے کہ حقوق العباد کی اسلامی روح کو ملت میں جاری و ساری رکھتے ہوئے اجتماعی طور پر عید کی خوشیاں منائیں تاکہ ہماری خوشیاں صحیح معنی میں عید کی خوشی کہلا سکیں اور ہم میں سے ہر ایک کو حقیقی سکون حاصل ہو۔ اجتماعی طور پر عید کی خوشیاں منانے سے جہاں ہم اپنی معاشرتی اہمیت کو دوسری قوموں سے منوا سکتے ہیں وہاں اپنے اوپر عائد ان ذمہ داریوں سے بھی عہدہ برا ہو سکتے ہیں جو ہماری ترقی اور فلاح و بہبود کے لئے لازمی ہیں۔

اس سال عید سعید ایسے غم انگیز موقع پر آئی یعنی عالمی سطح پر کورونا وائرس کی وباء نے انسانی جانوں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ہمارا ملک، ہمارا شہر کراچی کا روبرو باری زندگی کے ساتھ دیگر مشکلات میں بھی مبتلا کر دیا ہے۔ پاکستان میں کورونا وائرس کے تدارک کے لیے حکومتی سطح پر اطلاعات اور اقدامات کا سلسلہ جاری ہے۔ کورونا وائرس ایک عالمی وباء ہے۔ شہر کے صاحب حیثیت حضرات مل کر جدوجہد کریں تو کورونا وائرس پر قابو پانا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ محض چینلوں پر بیٹھ کر باتیں کرنے سے کوئی کام نہیں ہوتا۔ مرض کے پھیلنے بچنے کے لئے ضروری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس وبائی مرض سے چھٹکارہ دے۔ آمین



جناب نجیب عبدالعزیز بالا گام والا

## جناب نجیب عبدالعزیز بالا گام والا

**سینئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت کراچی**

اسلام عظیم الشان نیکیوں اور انقلاب آفرین خوبیوں کی بنیاد پر یوم عید مقرر کرتا ہے جو انسانیت کے لئے ہمہ گیر، ہمت جہت اور ہمہ وقت ہوں جس کا تعلق کسی خاص قوم، نسب و حسب یا علاقے سے نہ ہو بلکہ اس کا تعلق نوع انسانی سے ہو اور عالمگیر ہو۔ علاوہ ازیں اسلام کی عیدین ہر فرد کی اپنی عید نہیں کہ جسے چاہے منائے اور جو چاہے کرگزرے، کسی کو کسی کے ساتھ سروکار نہ ہو بلکہ یہاں تو دوسروں کو عید میں شریک کرنے کا حکم ہے اور وہ جو مالی مجبوریوں اور معاشی دشواریوں کے سبب ان مسرتوں سے بہرہ ور نہیں ہو سکتے تو دوسرے مسلمانوں کے فرائض میں ہے کہ وہ ان سے مالی تعاون کریں اور عید سے پہلے پہلے انہیں اس قابل بنائیں

کہ وہ دوسرے مسلمانوں کے دوش بدوش ان خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔ اس سال عید الفطر ایسے مشکل حالات میں آئی ہے جب پوری دنیا، ہمارا ملک اور ہمارا شہر کورونا وائرس کے وبائی مرض کے اثرات سے دوچار ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اس موذی مرض سے ہر ایک کو محفوظ اور سلامت رکھے۔ آمین

عید الفطر کا وہ مقدس و متبرک دن ہوتا ہے جب امت مسلمہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز سے سر بہ سجود ہو کر اس کی رحمتوں اور برکتوں پر تشکر و اطمینان کا اظہار کرتی ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ فرشتوں کے سامنے اپنے نیک بندوں کے اعمال صالحہ پر فخر و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے انہیں ان کے نیک اعمال کا بھرپورا اجر دینے کی نوید سناتے ہیں۔ عزیز و اقارب کے ساتھ مل کر بیٹھنا دوستوں کو گلے لگانا اچھا لگتا ہے۔ اس سے ہمیں ایک عجیب اور ان جانی سی مسرت کا احساس ہوتا ہے۔ عید کی سچی خوشیاں ان لوگوں کو حاصل ہوتی ہیں جو ایمان کی طاقت، نیک ارادوں اور سچے دل سے رمضان میں روزے رکھیں۔ بندوں کے حقوق کا خیال رکھیں۔ جو لوگ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور محتاجوں کو بھی عید کی خوشی میں شریک کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے راضی اور خوش ہوتا ہے اور ان پر رحمتوں کی بارش کر دیتا ہے۔ اس سے ہمیں عید کی سچی خوشی مل سکتی ہے۔ میں آپ سب کو عید الفطر کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

ہم سب کو اس عالمی وباء سے پیدا ہونے والی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ہر طرح سے تیار رہنا چاہیے اور دنیا کے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ممالک کے تجربات کو مد نظر رکھتے ہوئے جو اقدامات کرنا ہیں ان میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔ کورونا وائرس کے اثرات کا مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں بحیثیت قوم کئی محاذوں پر اپنی توجہ اور وسائل کو مرکوز کرنا ہوگا۔ موجودہ حالات میں عوام کی معاشی مشکلات میں جو بے پناہ اضافہ ہو گیا ہے۔ اس میں حتی الامکان کمی کے لئے روزمرہ ضروریات کی اشیاء کے نرخ نیچے لانے چاہئیں۔ حکومت اور تاجروں کو بلا تاخیر عملی قدم اٹھانا چاہئیں تاکہ اس وبائی مرض سے بچ سکیں اور عید سادگی سے مناسکیں۔

## جناب محمد حنیف حاجی قاسم چھپارا کھانانی

سینئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی

عید سعید کی دلی اور بے پایاں مبارک باد قبول کیجئے۔ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری بانٹوا میمن برادری کو دردمند دل کا تحفہ عطا کیا ہے، وہ دل جو دوسروں کے لئے دھڑکتا ہے۔ ان کو خوش دیکھ کر جیتا ہے لہذا ہم اپنے امیر غریب سب بھائیوں کو ایک ساتھ بچھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کم از کم عید جیسے اہم اور پر مسرت موقع پر اپنے مالی طور پر پسماندہ اور مفلس و نادار بھائیوں کی اتنی سپورٹ کر دیں کہ وہ ان خوشیوں میں ہمارے شانہ بشانہ کھڑے نظر آئیں۔ میں اور میرے سب ساتھی عہدیداران اور اپنی بانٹوا میمن جماعت عرصہ دراز سے اسی ننگ و دو میں مصروف ہے اور انسانی خدمت کو شعار بنانے میں مصروف عمل

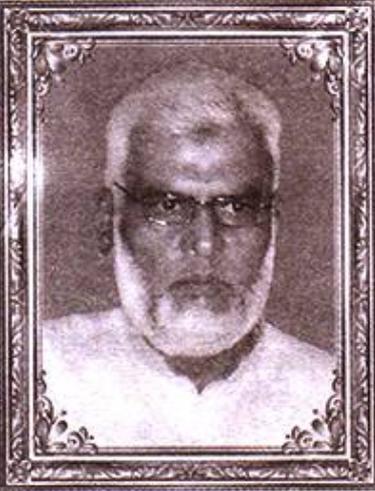


جناب محمد حنیف حاجی قاسم چھپارا کھانانی

ہے۔ میں اس موقع پر فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے تمام بھائیوں سے اپیل کروں گا کہ وہ اپنی اس رواجی خصوصیت کا عملی مظاہرہ کریں اور اپنے مفلس و نادار اور ضرورت مند بھائیوں کو سپورٹ کریں تاکہ وہ نہ صرف عید کے موقع پر بلکہ ہر موقع پر ہی معاشرے کے ساتھ کھڑے نظر آئیں۔ ہم اسی امید پر خدمت کیے جا رہے ہیں کہ شاید اللہ تعالیٰ انہیں قبول کر لے اور ہمیں نجات مل جائے۔ ایک بار پھر میری جانب سے، میرے ساتھیوں کی جانب سے بانٹوا میمن برادری اور پوری میمن برادری کے ہر فرد کو عید مبارک۔

عید الفطر صرف ایک رسمی دن ہی نہیں بلکہ ہماری آزمائش کا ایک ذریعہ بھی ہے اور اس مبارک دن کے موقع پر اپنے حاجت مند بہن، بھائیوں کی مدد کا ایک باعث فریضہ ہے۔ ان فرائض سے عہدہ برآ ہو کر ہم اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکتے ہیں۔ عید الفطر ہمارے لئے یہی پیغام لاتی ہے کہ فرد اجتماعی زندگی کا ایک جذبے اور معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر کسی طرح بھی وہ کامیاب انسان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ ہمیں چاہیے کہ ہم عید الفطر کے اس پیغام کو اپنائیں اور اتحاد اور اتفاق کو اپنی زندگی کا شعار بنائیں۔ آئیے آج ہم عہد کریں کہ ملت اسلامیہ بالخصوص برادری میں جو غیر شرعی اور بے جا رسومات رائج ہیں ان کا قلع قمع کر دیں گے اور اس کا مقصد کے لئے ہر ایک کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اتحاد اور بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دیں گے تاکہ عید کی خوشیوں میں برادری کا ہر فرد خود کو شریک محسوس کر سکے۔ ایک بار پھر میں دل کی گہرائیوں سے سب کو عید کی پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

کورونا وائرس نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ پاکستان بھی اس کی زد میں آچکا ہے۔ روز بروز اس وائرس سے متاثرہ مریضوں کی تعداد کے علاوہ اموات بڑھتی جا رہی ہیں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرنا چاہیے کہ اے اللہ ہم سب کو اس وبائی مرض سے بچائے اور عید کی خوشیوں میں اپنے بھائیوں کی دادرسی کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ برادری سے گزارش ہے کہ وہ احتیاطی تدابیر پر عمل کریں اور حکومت کو ساتھ دیں تاکہ کورونا وائرس کے خلاف جاری جنگ میں ہم فتح یاب ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے (آمین)۔



## جناب انور حاجی قاسم محمد کراچی

جنرل سیکریٹری بانٹوا میمن جماعت کراچی

آئیے ہم سب عید کی خوشیاں اپنی بانٹوا میمن برادری میں بانٹیں، اپنی پوری برادری کے دکھ درد میں شریک ہوں۔ میری دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے، وبائی مرض کو روکنا سے بچائے اور عید کی خوشیاں صحت و عافیت سے منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے موجودہ خراب معاشی حالات ختم ہوں اور اپنی پر خلوص اور پر امن میمن برادری کے لئے نیک شگون بنیں (آمین)۔

جناب انور حاجی قاسم محمد کراچی

ہمیں چاہیے کہ عید کے پر مسرت موقع پر اپنے ان عزیزوں، رشتے داروں اور دوستوں کو یاد رکھیں جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ عید

کے دن اپنے غریب مسلمان بھائیوں کی مدد مال و دولت اور کھانے پینے کی اشیاء کی فراہمی سے کرنی چاہیے اور ان کی دلجوئی کرنی چاہیے، انھیں بھی عید کی خوشیوں میں شامل کرنا چاہیے۔ باری تعالیٰ ہماری عید کی خوشیوں کو دو بالا فرمائے اور ہمیں بالخصوص عید کے دن گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

غرض عید الفطر گونا گوں خوبیوں کا حامل ایک عظیم الشان تہوار ہے جو اسلام کی عظمت، شوکت اور روایات کا امین ہے۔ اگر ہم عید کے ان عظیم دینی اجتماعات کو کارآمد، مفید اور کثیر المقاصد بنانے کی تدبیر اختیار کریں تو ان اجتماعات سے دینی اور دنیاوی افادیت میں بہت اضافہ ہو سکتا ہے۔ یہ احیائے دین اور اقامت دین کے لئے انتہائی موثر ثابت ہو سکتے ہیں مگر افسوس کہ ہم ان اجتماعات سے کما حقہ فائدہ نہیں اٹھا رہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم سب عید کو اس حقیقی روح کے ساتھ منائیں۔ عید اس طرح منائیں جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ عید کی خوشیوں کو اس انداز سے منائیں جس طرح اللہ کے حبیب ﷺ نے منائی تھیں اور منانے کی ہدایت کی تھی۔ عید خوشی منانے کا نام تو ہے مگر ایسی خوشی کا جس میں دوسرے بھی خوش ہوں ان کی محرومیاں بھی دور ہوں اور وہ بھی عید کے اس پر مسرت دن دوسروں کے ساتھ خوش نظر آئیں اور خوشیاں منائیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عید کی حقیقی روح کو سمجھنے اور اس پر اسلامی احکام کے مطابق عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

موجودہ حالات میں جو افراد اس ناگہانی وبائی مرض کو روکنا دوائس کے اثرات سے متاثر ہو چکے ہیں علاج اور احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس مرض کے بارے میں ماہرین کی رائے ہے کہ وبائی امراض نے ہر عہد کے انسانی سماجی اور معاشرتی ماحول کو متاثر کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ کورونا سے بہت پہلے ہیضہ، طاعون، ایڈز اور ایبولا کے نتیجے میں دنیا کے لائف اسٹائل تبدیلیوں سے دوچار ہوئی تھی۔ ماہرین کے مطابق موجودہ کورونا وبائی مرض کے سبب خوشحال اور معاشی اعتبار سے مضبوط ممالک بھی داخلی بحران کی نذر ہو گئے ہیں۔ ہمارا ملک اور شہر معاشی مصائب سے دوچند ہوا ہے۔ اس وبائی مرض نے موت اور زندگی کے درمیان کشمکش تیز کر دی ہے۔ ایسے حالات میں عید کی خوشیاں ماند پڑ چکی ہیں۔

## جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا

**جونئر نائب صدر اول بانٹوا میمن جماعت کراچی**

آپ سب کو عید الفطر کی دلی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ برادری کی فلاح و بہبود اور خاص طور پر اپنی بھلائی و بہتری کی خاطر ہمیں اسلام کے ان عالمگیر اصولوں پر عمل پیرا ہونا چاہیے جن میں ہماری نجات اور بھلائی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم سادگی کو اپنائیں، فضول خرچی سے پرہیز کریں ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور خلوص سے پیش آئیں، بڑوں بزرگوں کا احترام کریں، چھوٹوں پر شفقت کریں۔



جناب عبدالغنی حاجی سلیمان بھنگڑا

خداوند کریم! ہم سب کو عید کے مبارک دن ایسی نیک ہدایت دے اور ہمیں وہ راہ

دکھا دے کہ ہم ایک سچے مومن کی طرح برادری کی فلاح و بہبود کے لئے پوری لگن کے ساتھ

کام کرتے ہوئے عید الفطر کے حقیقی جذبے کو بیدار کریں۔ اللہ تعالیٰ کے اس احسان عظیم پر ہم اس کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ عید کا مفہوم اور مطلب کیا ہے؟ عید انعام ہے، عید خوشی ہے، عید مسرت ہے، عید روح ہے، عید غذا ہے۔ ہر سال ایک ماہ تک اللہ تعالیٰ کے احکامات پیروی کر کے اپنی ذاتی خواہشوں کو چھل کر مسلمان عید کے دن اللہ کے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اس بات پر خوشی اور شکر کا اظہار کرتے ہیں کہ انھوں نے اس ماہ کو اللہ کے احکام کے مطابق بسر کیا۔ اس کے ارشادات کے مطابق سال کے باقی مہینوں میں زندگی گزارنے کی تربیت حاصل کی۔ واقعی یہ موقع بہت بڑی خوشی کا ہوتا ہے۔ اس پر جس قدر خوشی کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ لیکن افسوس اس سال عید الفطر ایسے موقع پر آئی ہے۔ کورونا وائرس کے وبائی مرض نے تمام خوشیوں کو ماند کر دیا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی ہوگی کہ وہ ہمیں محفوظ رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی برادری میں پیدا فرمایا ہے اس کو کچھ انداز سے ترتیب دیا ہے کہ ایک انسان دوسرے انسانوں کے ساتھ

ایک لڑی میں بندھا ہوا ہے۔ ہر شخص دوسرے کا محتاج ہے۔ وہ اکیلا اور تنہا زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اس کے دکھ درد بھی مشترک ہیں اور اس کی خواہشات بھی مشترک ہیں۔ تنہا دکھ اٹھانے والا یا تنہا خوشیاں منانے والا فطرت سے بغاوت کر رہا ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ ہم جو کام بھی کریں اجتماعی طور پر کریں۔ خوشیاں، غم، عبادت، کھانا پینا، کھیل کود غرض کوئی بھی شعبہ لے لیں آپ کو ہر جگہ اجتماعیت کا فرمانظر آئے گی۔ یہی حال ہماری عید کی خوشیوں کا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ اس نے ہمیں ایک بار پھر عید کی خوشیاں دیکھنی نصیب کیں۔ عید نام ہی خوشیوں کا ہے اور خوشیاں سبھی اچھی لگتی ہیں جب انسان اندر سے خوش ہو۔ وبائی مرض کورونا وائرس کے سبب کئی اموات ہو چکی ہیں، ملک اور شہر کا ماحول سوگوار ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ہر گھڑی ایک دوسرے کا ساتھ دیں، خیال رکھیں۔ آئیے ہم عید سادگی سے منائیں اور عید کریں کہ آئندہ بھی ایسے ہی منائیں گے مگر ساتھ ہی یہ عہد بھی کریں کہ اپنے ضرورت مند بھائی بہنوں کی مدد ضرور کریں گے اور ہمیشہ دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے کمر بستہ رہیں گے۔



جناب عبدالجبار علی محمد بدو

## جناب عبدالجبار علی محمد بدو

**جونینئر نائب صدر دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی**

عید دنیا کا ایسا تہوار ہے جس کی خوشیوں میں ہر طبقے کے مسلمان اور نادار لوگوں کو برابر کا حصہ دار بنایا جاتا ہے۔ دنیا کے کسی مذہب میں ایسا کوئی تہوار نہیں جس میں امیر طبقہ غریب طبقے کی مالی اور مادی امداد کر کے اسے اپنی خوشیوں میں شریک کرے۔ یہ صرف اسلام ہی کی شان ہے کہ تمام مسلمان اس تہوار پر خوشیوں سے محروم نہیں رہتے اور ان کی خوشیاں اجتماعی خوشیاں بن جاتی ہیں۔ میں بانٹوا میمن برادری سے پر زور اپیل کرتا ہوں کہ وہ عید کے اس پرست موقع پر اپنے کمزور اور اپنے سے چھوٹے لوگوں کے ساتھ ہمدردانہ سلوک کریں۔ ان کے دکھ درد دور کرنے کی کوشش کریں۔ ان کے غم بانٹنے کی کوشش کریں۔ عید کا اصل مزہ اسی میں ہے۔

عید الفطر رمضان المبارک کی عبادت و صوم صلوة کی انجام دہی کے لیے توفیق الہی کے عطا ہونے پر اظہار تشکر و مسرت کے طور پر منائی جاتی ہے۔ عید کے دن اظہار مسرت اور خوشی کا اسلامی طریقہ اللہ تعالیٰ کے حضور نماز عید میں سجدہ شکر ادا کرنا اور عید کے دن نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کرنا ہے۔ عید الفطر کو عام طور پر بیٹھی عید بھی کہتے ہیں۔ چونکہ اس عید پر فطرہ ادا کیا جاتا ہے اس لیے اسے عید الفطر کہا جاتا ہے۔ ماہ رمضان میں عبادت کرنے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے پر شکر اور مسرت کے اظہار کا دن عید کا دن ہے۔ لیکن عید الفطر ایسے غزودہ ماحول میں آئی ہے۔ دنیا بھر میں، ملک بھر میں اور ہمارے شہر میں وبائی مرض کو روکنا وائرس نے تہلکہ مچا رکھا ہے۔

کو روکنا وائرس کی ہلاکت خیز وباء نے انسان کے اجتماعی نظم پر شدید ضرب لگائی ہے اور تمام دنیا کا کاروبار حیات اجتماعی کے دائرے سے نکل کر انفرادیت کے ایک چھوٹے سے دائرے میں مقید ہو کر رہ گیا ہے۔ ہر عید بے پناہ خوشیاں اور مسرتیں لے کر آتی ہے لیکن اس بار غم انگیز عید آئی ہے دنیا میں، ملک میں ہمارے شہر کراچی میں وبائی مرض کو روکنا وائرس مریضوں کی بے تحاشہ تعداد اور اموات نے عید کی خوشیاں ختم ہو کر رہ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ انزائیت کو اس وبائی مرض سے بچائے۔ ایسے حالات میں جو فلاحی ادارے دیکھی انسانیت کی خدمت کر کے ہر روز عید مناتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ ان کی بے لوث اور بے غرض خدمات کے عوض اجر عظیم عطا فرمائے گا۔

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ کو روکنا وائرس نے جہاں کاروبار زندگی معطل کر دیا ہے۔ معمولات زندگی مفلوج ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو اس وبائی مرض سے بچائے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہماری صحت، ہماری خوشیاں یہاں تک کہ ہماری زندگیاں ایک دوسرے کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں تنہا کچھ نہیں۔ ہماری خوشیوں سے ہٹ کر ایک دکھی دنیا بھی ہے جو ہمیں خوشیاں مناتے دیکھ رہی ہے مگر خود بے بس ہے۔ ان کے پاس خوشیاں منانے کے نہ ذرائع ہیں اور نہ وسائل۔ اس کی ان کمزور لوگوں کو اتنی خوشی نہیں ہوگی جتنی ان کے چہروں کو خوشی دیکھ کر آپ کو ہوگی۔

## جناب فیصل محمد یعقوب دیوان

جوائنٹ سیکریٹری اول بانٹوا میمن جماعت کراچی

ہر سال یہ مبارک و پر مسرت موقع آتا ہے اور ہر بار عملی طور پر اس بات کو دہرایا جاتا ہے۔ درحقیقت عید کا دن صحیح معنوں میں خوشی کا دن اسی وقت ہو سکتا ہے جب مسلمانوں کے اعمال و عقائد شریعت الہی کے عین مطابق ہوں۔ عید الفطر کا دن وہ مبارک دن ہے جس میں ہر مسلمان کا چہرہ خوشی سے شاداں ہوتا ہے۔ یہ دن حقیقی خوشیوں کا دن ہے۔ اس دن کی مسرتوں سے ہر فرد دلشاد نظر آتا ہے اور لوگ اپنی اپنی بساط کے مطابق خوشیوں میں مگن ہوتے ہیں۔ آئیے! آج ہم سب اپنی رنجشوں اور اختلافات کو یکسر فراموش کر کے اس مبارک دن پر آپس میں گلے ملیں۔ اپنے گلے شکوے دور کریں اور عید کی خوشی کو عام کر کے خلوص و محبت کے



جناب فیصل محمد یعقوب دیوان

نے جذبات پیش کریں۔ عید الفطر ہمیں ایک نیا قائم کرنے کا پیغام دیتی ہے۔ ہم اپنے تمام اختلافات ختم کر کے ایک باشعور قوم کی حیثیت سے منظر عام پر آئیں اسی طرح عید کا حقیقی مقصد پورا ہو سکے گا۔ میں ایک بار پھر آپ سب کو عید کی پر خلوص مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ لیکن افسوس اس بار عید کے موقع پر وہائی مرض کو رونا و اڑس نے ماحول کے ساتھ حالات کو غمزہ کر دیا ہے۔ آئے دن لوگ اس موذی مرض میں مبتلا ہو رہے ہیں اور بے شمار اموات نے معاشرے میں پلچل مچا دی ہے۔

عید الفطر ہو یا بقر عید دونوں اپنے دامن میں بے شمار خوشیوں، مسرتوں اور تہقوتوں کا سیلاب سمیٹے آتی ہیں۔ جس کے سحر میں بچے، بوڑھے، جوان اور خواتین گرفتار ہوئے بغیر نہیں رہتیں۔ ان تہواروں کو دھوم دھام سے منانے کے لئے خوب تیاری کی جاتی ہے۔ عید الفطر کی تیاریاں رمضان کی آمد سے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ چاند رات تک اپنے عروج پر ہوتی ہیں۔ لیکن اب اس موقع پر خاص انتظامات بھی کئے جانے لگے ہیں۔ ہماری جماعت جو محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے لئے انسانی خدمت میں شب و روز سرگرم ہے انہی اغراض و مقاصد کے ساتھ وجود میں آئی ہے کہ دوسروں کو خوشیاں دے۔ دنیا کے کسی مذہب میں ایسا کوئی تہوار نہیں جس میں امیر طبقہ غریب طبقے کی مالی اور مادی سپورٹ کر کے اسے اپنی خوشیوں میں شریک کرے۔ یہ صرف اسلام ہی کی شان ہے کہ تمام مسلمان اس تہوار پر خوشیوں سے محروم نہیں رہتے اور ان کی خوشیاں اجتماعی خوشیاں بن جاتی ہیں۔ بانٹوا میمن برادری کو اللہ تعالیٰ نے ہمدرد دل عطا فرمایا ہے۔ سخاوت، دریادلی، محبت اور ہمدردی کے جذبات اس برادری کو بطور خاص عطا کئے گئے ہیں اسی لئے: اپنی برادری انفرادی مقام حاصل کر چکی ہے۔ میں اس پر مسرت دن کے موقع پر آپ سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ اس نیک کام میں آگے آکر ہمارے ہاتھ مضبوط کریں اور بانٹوا میمن جماعت کی بنیادوں کو اتنا مضبوط بنادیں کہ اس کے ذریعے خدمت کا سفر آگے بڑھتا رہے۔ آخر میں میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو وہائی مرض کو رونا و اڑس سے محفوظ اور سلامت رکھے (آمین)۔



جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری

## جناب محمد شہزاد ایم ہارون کوٹھاری

جوائنٹ سیکریٹری دوم بانٹوا میمن جماعت کراچی

یہ تہوار ہمیں رمضان المبارک کے فریضہ صوم کی پورے طور پر پابندی کرنے کے صلہ میں بارگاہ ایزدی سے عطا ہوا ہے۔ درحقیقت عید الفطر کے مستحق وہی مسلمان ہیں جنہوں نے پورا مہینہ محض اللہ کے واسطے بھوک اور پیاس کی تکالیف برداشت کی ہیں اور بہت سے جائز کاموں کو اپنے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی کے لئے چھوڑ کر روزے رکھے ہیں، انہی مخلص مسلمانوں کے واسطے یہ تہوار اور یہ دن رحمت و برکت کے ہیں۔

ان لوگوں کے واسطے جو روزہ خور ہیں۔ یہ تہوار ایسے لوگوں کے لئے باعث حسرت و ندامت ہے اگرچہ وہ بھی عید کے دن اچھے سے اچھے اور نفیس سے نفیس کپڑے پہن کر اور زیادہ

سے زیادہ جسمانی آرائش کے ساتھ روزہ داروں کی صف میں شامل ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنہوں نے رمضان شریف میں پورے روزے نہیں رکھے انہیں توفیق عطا فرمائے اور اللہ کرے کہ آئندہ سال یہ لوگ بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت کے مستحق بننے کی سعی بلیغ کریں۔ اس سال عید الفطر کی خوشیاں نہایت غم انگیز ہیں عالمی سطح پر، ملکی سطح پر اور ہمارے شہر میں وبائی مرض کوورونا وائرس نے اپنی بیماری اور اموات میں بے شمار لوگوں کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرض سے ہر ایک بچائے (آمین)

رمضان المبارک میں تیس روزوں کی ڈھیروں نعمتوں اور برکتوں کو حاصل کرنے کے بعد عید الفطر کی خوشیاں آپس میں تقسیم کرتے اور سمیٹتے ہیں ان خوشیوں کے لمحات میں تمام خاندانوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ وہ سب اپنی مصروفیت ترک کر کے ایک کنبہ کی شکل میں اکٹھے ہوں اور خوشیوں کو تقسیم کریں چاہے اس کے لئے دوسرے شہروں کو بھی جانا پڑے کیونکہ عید نام ہی محبت کا ہے محبت متحد ہو کر ہی تقسیم ہوتی ہے۔ انسانی زندگی رشتوں کی ایسی مالا ہوتی ہے جس کا ہر موتی قابل قدر اور ہر دلعزیز و محترم ہوتا ہے انسان دنیا میں روپے پیسے سے زندگی کی ہر آسائش خرید سکتا ہے مگر انسانی رشتے بے جان چیزوں کی مانند خریدے نہیں جاسکتے یہ رشتے کسی بھی انسان کے لئے دکھ سکھ کے کٹھن ددل پذیر موسموں میں اپنی محبت بھری سنگت سے مصائب و آلام کی شدت کو سہل کر دیتے ہیں غرض ہم انسانوں کی زندگی میں رشتوں کی بڑی اہمیت ہے۔ عید کی خوشیاں دراصل نعمتوں اور برکتوں کا شکرانہ ہیں۔

وبائی مرض کوورونا وائرس کی وجہ سے دنیا اس وقت ایک غیر یقینی صورت حال سے دوچار ہے۔ آگے کیا ہوگا؟ زندگی میں کیا تبدیلیاں آئیں گی؟ کوورونا مرض ختم ہوگا یا نہیں؟ اس کا علاج اس کی دیکسین کب تک آئے گی، آئے گی بھی کہ نہیں۔ لیکن غریب اور ترقی پذیر معیشت کے لئے یہ ایک بڑا دھچکا ہے۔ اس وبائی مرض کی وجہ سے ایسے ملکوں میں غربت مزید بڑھے گی۔ غریب اور امیر میں فرق اور زیادہ ہوگا۔ غریبوں کی سہولتوں میں مزید کمی ہوگی، کاروبار کے لئے کیا زندگی کپور و ماڑ ہوگی۔ عید کی خوشیوں میں مذکورہ معاملات نے پریشان کیا ہوا ہے۔

کورونا وائرس کا مقابلہ قومی عزم اور ہمت سے ممکن ہے

## کورونا وائرس

خود کو اور دوسروں کو بچانے کے لئے چند تدابیر



☆ بخار، کھانسی اور سانس لینے میں دشواری کی صورت میں ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

☆ کھانسنے یا چھینکنے کے دوران ناک منہ کو شویا کسی کپڑے سے ڈھانپ کر رکھیں۔



☆ استعمال کے بعد ششو کو مناسب طریقے سے ضائع کریں۔

☆ ہاتھوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔



☆ اگر کسی کو نزله، زکام ہے تو دوسرے لوگوں سے کم از کم ایک میٹر کے فاصلے پر رہیں۔

☆ گندے ہاتھوں سے آنکھ، ناک یا منہ کو مت چھوئیں۔

STAY AT HOME  
SAVE YOUR LIFE

☆ اپنی حفاظت کے لئے فیس ماسک استعمال کیا جاسکتا ہے۔

☆ صحیح طریقے سے پکے ہوئے انڈے، مرغی، مچھلی، گوشت سے بیماری پھیلنے کا خدشہ نہیں ہے۔

لہذا ملک کے ہر شہری اور برادری کو عدم سنجیدگی اور لاپرواہی کو قطعی ترک کر کے بلاتا خیر تمام احتیاطی

تدابیر کو قومی فریضہ سمجھتے ہوئے پورے اہتمام سے اختیار اور عمل کرنا چاہیے۔

اگر ہم سب عمل نہیں کریں گے تو قومی یکجہتی کی حقیقی اور پائیدار فضا کا فروغ پانا محال ہوگا۔ اس موذی

مرض سے بچنا مشکل ہوگا۔

آئیے ہم اس کورونا وائرس کے خاتمے کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعا کریں۔

## تراشہ مبین



ممتاز شاعرہ

### محترمہ پروفیسر زینت کوثر لاکھانی

سابقہ پرنسپل مبین مرکز فیڈرل بی ایریا

مبین ہے میرا نام مجھے جان سے پیارا  
عالم میں سدا چمکے یونہی میرا ستارا  
ہے دل کی صداقت سے مرا رب پہ ہے ایمان  
اور نام محمد ﷺ پہ مری جان بھی قربان  
دنیا میں بسی جا کے جہاں مبینی ٹولی  
باتوں میں وہاں سب نے فقط مبینی بولی  
موضوع سخن رہتی ہے بولی مری اکثر  
ہنتے ہیں مرے یار مری طرز ادا پر  
وہ میرے تلفظ کو بناتے ہیں نشانہ  
حیثیت ہے یہ زینت تو شانہ ہے سبانہ  
برنس کے کئی گر مری گٹھی میں پڑے ہیں  
سونے کے بنے ہاتھ جو مٹی میں پڑے ہیں

زر مال کی نعمت جو مجھے رب نے عطا کی  
توفیق بھی دی مجھ کو وہاں جو دود سٹا کی  
امت نے محمد ﷺ کی یہاں جب بھی پکارا  
مبین نے غریبوں کے لئے مال ہے دارا  
اس پاک وطن کے لئے بیڑا جو اٹھایا  
قائد نے بھی امداد کو یوں پاس بلایا  
مبین نے لٹائے تھے یوں چاندی کے خزانے  
یوں ملک سنوارا ہے یہ مبین کی عطا نے  
اس ملک کے بچوں کی جو حالت کو سنوارے  
مبین نے بنائے کئی خیراتی ادارے  
اسکول بھی کالج بھی دواخانے بنائے  
بیوہ و یتیموں کے ٹھکانے بھی بنائے  
اور ہاتھ سے محنت کا سبق ان کو پڑھایا  
مچھلی کو پکڑنے کا سلیقہ بھی سکھایا  
سو بات کی اک بات یوں کہتے یہ بڑے تھے  
کمزور قبیلے تھے جو آپس میں لڑے تھے  
بھائی نہ کبھی اپنے ہی بھائی سے جدا ہو  
سب مبینوں کی دنیا میں بس ایک صدا ہو  
پرکھوں نے ہمارے یہی پیغام دیا ہے  
مخلوق کی خدمت کا ہمیں کام دیا ہے



13 ویں برسی کے موقع پر

بانٹوا میمن برادری کے ممتاز سماجی رہنما اور سرکردہ مخیر شخصیت  
جن کی سماجی اور فلاحی خدمات مرحوم کی ہمیشہ یاد دلاتی رہیں گی

## سیٹھ حاجی یوسف حسین دادا مرحوم

وفات: 15 مئی 2007ء (کراچی۔ پاکستان)

پیدائش: 3 جنوری 1927ء (بانٹوا۔ انڈیا)

تحقیق و تحریر: کہتری عصمت علی پتیل

بانٹوا میمن برادری کے ممتاز تاجر، سماجی رہنما، فلاحی خدمات انجام دینے والی سرکردہ مخیر شخصیت سیٹھ حاجی یوسف حسین دادا بانٹوا میں 3 جنوری 1927ء کو پیدا ہوئے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ اسلامیہ بانٹوا (انڈیا) میں حاصل کی۔ 22 جولائی 1939ء میں آپ کو لہو گئے تو وہاں مزید تعلیم حاصل کی، اس کے بعد 15 اپریل 1940ء میں مزید تعلیم کے سلسلے میں کلکتہ گئے اور یہاں آپ 16 اکتوبر 1942ء تک قیام پذیر رہے۔ 1943ء میں ممبئی اور 26 مئی 1944ء میں جو ناگڑھ میں تعلیم حاصل کرنے گئے۔ بعد ازاں 1945ء میں مسلم کالج علی گڑھ میں داخلہ لیا، بعد ازاں اس کالج نے یونیورسٹی کا درجہ حاصل کیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنی فیملی کے کاروبار کی مختلف فرموں کے کاموں سے وابستہ ہوئے اور تجارتی فرموں کے ڈائریکٹر بعد ازاں

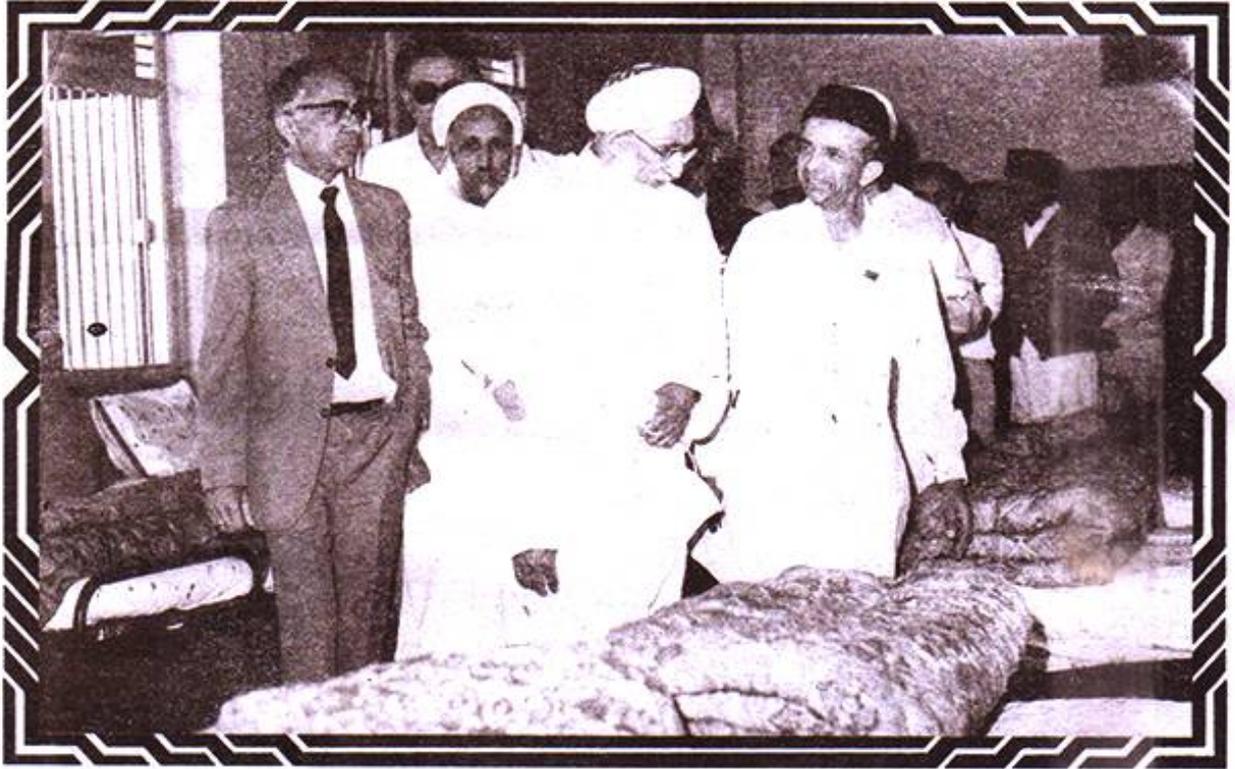


چیف ایگزیکٹو بنے اور اپنے کاروبار کو ملکی اور بیرون سطح (ممالک) تک پروان چڑھایا۔ آپ نے پیٹھ بارج کا فریضہ ادا کیا اور کئی عمرے کئے۔

**حسینی یتیم خانہ:** 1959ء میں قائم ہونے والے حسینی یتیم خانہ (موجودہ نام حسینی دارالاطفال) کے کئی سالوں تک متولی کی حیثیت سے یتیم بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ اور وقت صرف کرتے رہے۔ کراچی کے علاقے تین ہٹی میں وسیع و عریض پلاٹ پر قائم یہ یتیم خانہ حسین دادا کی سخاوت کا منہ بولتا ثبوت ہے، جس کے آغوش میں بے شمار میمن یتیم بچے پرورش پا چکے ہیں اور آج بھی پارہے ہیں۔ تقریباً 12000 مربع گز پر مشتمل اس یتیم خانے میں تقریباً 2000 مربع گز پر پانچ کلاسیں، دو بیڈروم، ایک ڈائمنگ ہال تعمیر کیے گئے ہیں اور باقی رقبے پر ایک خوبصورت باغ اور کھیل کا میدان ہے۔

اس یتیم خانہ میں پرورش پانے والے بچوں کی دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاص انتظام ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی خوراک، لباس اور صحت اور ان کی ذہنی نشوونما کے لئے دادانہیلی تقریباً سالانہ 60,000 روپے خرچ کرتی ہے۔ ان یتیم بچوں کی روزمرہ کی ضرورت پوری کرنے کا یہاں خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ ان کے ساتھ نہایت شفقت آمیز رویہ روارکھا جاتا ہے تاکہ ان بچوں کو یتیمی کا احساس نہ ہو۔ اس یتیم خانہ کے بچے ”مدرسہ اسلامیہ“ اور باغ ہالار“ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔ بچوں کو اسکول تک لے جانے اور واپس لانے کے لئے بس کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ یتیم بچوں کی تفریح کے لئے یتیم خانے میں تفریح کا سامان موجود ہے۔ ماہانہ چھٹی کے علاوہ بچوں کو ان کے رشتے داروں اور دوستوں کے ہاں خوشی و غمی کے موقعوں پر جانے کے لئے باقاعدہ چھٹی دی جاتی ہے، اس کے علاوہ ان بچوں کو شہر کے تفریحی مقامات اور سیرگاہوں پر اکثر لے جایا جاتا ہے۔ ماہانہ چھٹی کے دن یہ بچے اپنے رشتے داروں اور دوستوں کے گھر جاتے ہیں، لیکن کچھ بچے ایسے ہیں جن کا اس دنیا میں کوئی نہیں، وہ کہاں جائیں؟

اللہ اللہ! ان بچوں کے لئے اس سے بڑھ کر ممتا بھرا وہ کیا ہوگا کہ جن بچوں کا اس دنیا میں کوئی نہیں، وہ یہ چھٹی کا دن سینھ یوسف دادا کے بیٹگلے پر گزارتے تھے اور اب رحلت کے بعد یہ سلسلہ جاری ہے اور وہ بھی بہت خوشگوار ماحول میں۔ ایسے بچے جو ماں باپ جیسی نعمت سے محرومی کے احساس کو بھول جائیں اور اپنی آنے والی زندگی کو بامقصد بنانے کے خواب دیکھ رہے ہوں تو اس وقت ان کے معصوم دلوں سے نکلنے والے



داؤدی بوہرہ برادری کے روحانی پیشوا عزت مآب محترم سیدنا ڈاکٹر محمد برہان الدین صاحب نے حسینی یتیم خانہ کا 11 فروری 1982ء کو دورہ فرمایا۔ اس موقع پر لی گئی یادگار تصویر۔

حسینی اسپتال کے رسم افتتاح کی تقریب کے بعد متولی سیٹھ یوسف حسین دادا (مرحوم) برادری کے دیگر معززین کے ساتھ گروپ فوٹو۔



دعائیں کتنی بااثر ہوں گی؟ یہ دعائیں اپنے دامنوں میں سمیٹنے والے انسان بھی کتنے خوش قسمت اور اللہ کے پیارے بندے ہوں گے؟ ان پر اللہ کی رحمتیں کیوں نازل نہ ہوں کہ جو سنت رسول ﷺ کی پیروی کرتے ہوں اور صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ان یتیم بچوں کے سروں پر شفقت سے ہاتھ پھرتے ہوں۔ یہ ہے حسینی یتیم خانہ (حسینی دارالاطفال) اور اس کی پہچان۔ قوم کے ایک نئی دل بزرگ مرحوم سیٹھ حسین دادا کی دس لاکھ روپے کی اس عظیم الشان سخاوت کے ساتھ ان کا نام منسوب کر دیا گیا ہے۔ سیٹھ حسین قاسم دادا کے انتقال کے بعد یتیم خانہ کے ٹرسٹیوں کی حیثیت سے جناب یوسف دادا اور جناب ابوطالب دادا کا انتخاب کیا گیا تھا۔ سیٹھ یوسف دادا دارالفانی سے کوچ کر چکے ہیں۔

**سماجی اور فلاحی خدمات کا آغاز:** آپ نے اپنی سماجی خدمات کا آغاز 17 فروری 1964ء سے کیا اور اپریل 1964ء میں بانو امین خدمت کمیٹی کے صدر منتخب ہوئے اور ایک عرصے تک سماجی اور فلاحی خدمات انجام دیتے رہے۔ اسی سال 1964ء میں پاکستان میمن ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر، 1964-65ء کے سالوں میں آل پاکستان میمن فیڈریشن کی مینجنگ کمیٹی کے ممبر، 1966ء میں بانو ایجوکیشنل سوسائٹی کے نائب صدر، اسی دوران آپ بانو امین ملٹی پرز سوسائٹی کے چیئرمین منتخب ہوئے۔ آپ بانو امین جماعت کے سماجی اور فلاحی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔ برادری کی غریب بچیوں کی شادی اور آباد کاری کے کاموں میں ہمیشہ خاموش خدمت گزار رہے۔

**شادی:** آپ کی شادی بانو امین 16 ستمبر 1946ء میں سیٹھ عبدالکریم آدم حاجی پیر محمد مدنی کی دختر نیک اختر محترمہ حاجیانی حمیرا بانی کے ساتھ ہوئی۔ آپ کی اولاد میں آپ کے بڑے صاحبزادے جناب پروفیسر ڈاکٹر مقبول حاجی یوسف دادا (P.H.D.) امریکہ میں انڈیانا پولیس کی یونیورسٹی میں درس و تدریس کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ دوسرے صاحبزادے ذاکر حسین حاجی یوسف دادا جو 31 مارچ 2006ء کو رحلت کر چکے ہیں۔ تین صاحبزادیاں ہیں محترمہ مقبولہ زوجہ زکریا غنی، محترمہ ذکیہ زوجہ توفیق دادا اور محترمہ فائزہ زوجہ حنیف اسماعیل۔ تینوں بچیاں اپنے اپنے گھروں میں خوش اور خوشحال زندگی بسر کر رہی ہیں۔

**عملی شعبہ اور رحلت:** آپ بینک آف بہاولپور، دادا لمیٹڈ، اسپسٹوس سمیٹ انڈسٹریز لمیٹڈ، دادا انجینی کے ڈائریکٹر کی حیثیت سے اپنے کاروبار سے وابستہ رہے تھے۔ ملک کے صنعتی اور اقتصادی حالات آپ کے کاروبار پر بھی اثر انداز ہوئے لیکن مشکل حالات میں بھی اپنے کاروباری معاملات کو سنبھالا دیا۔ سینٹ حاجی یوسف حسین دادا حرکت قلب بند ہونے کے باعث 15 مئی 2007ء شب 9 بجے دارالفانی سے کوچ کر گئے۔

آپ کی رحلت پر بانٹو امین برادری کے اداروں، بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی، بانٹو امین جماعت حیدرآباد، بانٹو امین خدمت کمیٹی، بانٹو انجمن حمایت اسلام، بانٹو امین راحت کمیٹی، بانٹو انارڈن ویلفیئر کمیٹی علاوہ آل پاکستان میمن فیڈریشن نے قرارداد تعزیت منظور کیں اور آپ کی سماجی اور فلاحی خالصانہ خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

## ضروری ہدایات

قرآن کریم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی ﷺ آپ کی دینی معلومات میں اضافے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہوں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔



## آپ سب کو حید مبارک

بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ترجمان اور برادری کا ہر و عزیز  
”ماہنامہ میمن سماج“ اپنے قارئین کرام، قلم کاروں، اشتہارات دینے والے صاحبان  
بانٹو امین برادری کے تمام اداروں کے عہدیداران، اراکین مجلس عاملہ کو



عبدالجبار علی محمد بدو  
پبلشر ماہنامہ میمن سماج کراچی

## حید الہٰطری

کی تہہ دل سے پر خلوص مبارک باد  
پیش کرتے ہیں



انور حاجی قاسم محمد کا پڑیا  
مدیر اعزازی ماہنامہ میمن سماج کراچی

ہے میسر آج تو شرب عرب نان عجم  
اڑ کے ہر دانے پر گرائے طائر ہام حرم  
زندگی اللہ بس باقی ہوس کل تم نہ ہو  
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم  
پیٹ اک محکم حقیقت، دل فقط افسانہ ہے  
یوم عید الفطر یار و یوم آب و دانہ ہے  
رند خوش اوقات کے ہاں لطف انگیزی سے کھا  
دوستوں کے گھر خوش آمیزی سے جا تیزی سے کھا  
شرقیہ کی فضا میں ”فقر پرہیزی“ سے کھا  
ورنہ انگریزی میں ہنس کر دل آویزی سے کھا  
کٹری اور بٹری، پکانا اور پکانا ہے  
یوم عید الفطر یار و یوم آب و دانہ ہے  
رسم دید عید کی تمہید سے فوراً سنبھل  
وقت کم ہے نعتیں بسیار ہیں کھا اور ٹل  
کم سے کم کر گفتگو اے شیر میدان عمل  
عید مل آگے نکل، کچھ در دہن کچھ در بغل  
جانے کس کس کے ابھی زنجیر در کھڑکانا ہے  
یوم عید الفطر یار و یوم آب و دانہ ہے

## شاعری



## عید ملن

### سید ضمیر جعفری

جس کے گھر بھی جائے، کچھ پینا ہے کچھ کھانا ہے  
طلوہ بیگانہ ہے اور بلوہ مستانہ ہے  
شوق کا اندازہ ہے نہ بھوک کا پیانہ ہے  
دل کو سمجھانے سے کیا حاصل کہ دل دیوانہ ہے  
پیٹ ترلقوں کا اک بھاری مسافر خانہ ہے  
یوم عید الفطر یار و یوم آب و دانہ ہے  
سرد فیرینی پہ مرغ آشیانہ... کھائیے  
خرما شیریں پہ ظرف بیکرانہ... کھائیے  
مخلصانہ دیکھئے پھر دالہانہ... کھائیے  
ترسوئوں کو تو بالکل عاشقانہ... کھائیے  
لغزش مستانہ بھی ایک سجدہ شکرانہ ہے  
یوم عید الفطر یار و یوم آب و دانہ ہے

نماز پڑھیے  
قبل اس کے کہ آپ کی  
نماز  
پڑھی جائے

برادری کے ترجمان

ماہنامہ

"میں سماج" کراچی

میں اپنے تجارتی اداروں کی

مصنوعات کی تشہیر کے لئے

اشتہارات

دعہ کر تعاون فرمائیے!

بانٹو میمن جماعت (رجسٹرڈ)

کراچی

## گولے گنڈے والا



Haroon Jamal

ہارون جمال مرحوم

سابق سب ایڈیٹر میں سماج

گری کا جو موسم آیا

گولے گنڈے والا آیا

ٹھیلا سجا کر اپنا لایا

گھنٹی بجا کر شور مچایا

گھنٹی سن کر بچے بھاگے

سب نے مل کر شور مچایا

گولے گنڈے والے نے پھر

برف گھسا اور گولا بنایا

ایک ڈنڈی میں اسے لگا کر

رنگ رنگ اسے بنایا

مزے مزے سے سب نے کھایا

گرمی کا یوں لطف اٹھایا



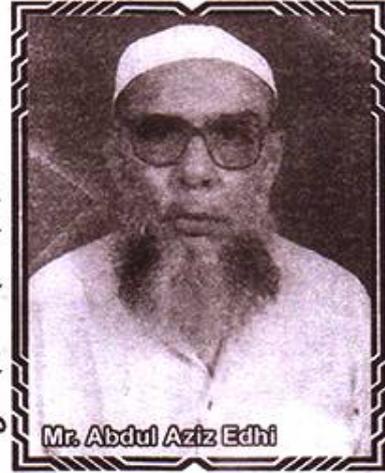
یہ گم! گھر کی ہر چیز سلامت ہے، بس چورب سے قیمتی چیز لے گیا۔۔۔ آٹا۔

## میرا اور آپ کا اپنا بانٹوا

میری جنم بھومی  
دھن نگر کی بانٹوا

گجراتی تحریر: جناب عبدالعزیز ایدھی  
اردو ترجمہ: کھتری عصمت علی پٹیل

بانٹوا ہماری ماضی کی اہم تاریخ کا وہ شہر ہے جس پر ہم سب کو ایک طویل عرصہ گزرنے کے بعد بھی ناز ہے اور ہم سینکڑوں سال گزر جانے کے بعد اس شہر کو بڑے ذوق و شوق سے یاد کرتے ہیں اور اس عظیم تاریخی شہر کو دل و جان سے یاد کرتے ہیں۔ آئیے آج ہم آپ سے اس شہر کی کچھ باتیں کرتے ہیں جنہیں سن کر اور پڑھ کر ہمارے کبھی قارئین کو بہت لطف آئے گا۔ تو آئیے چلتے ہیں بانٹوا کی طرف!

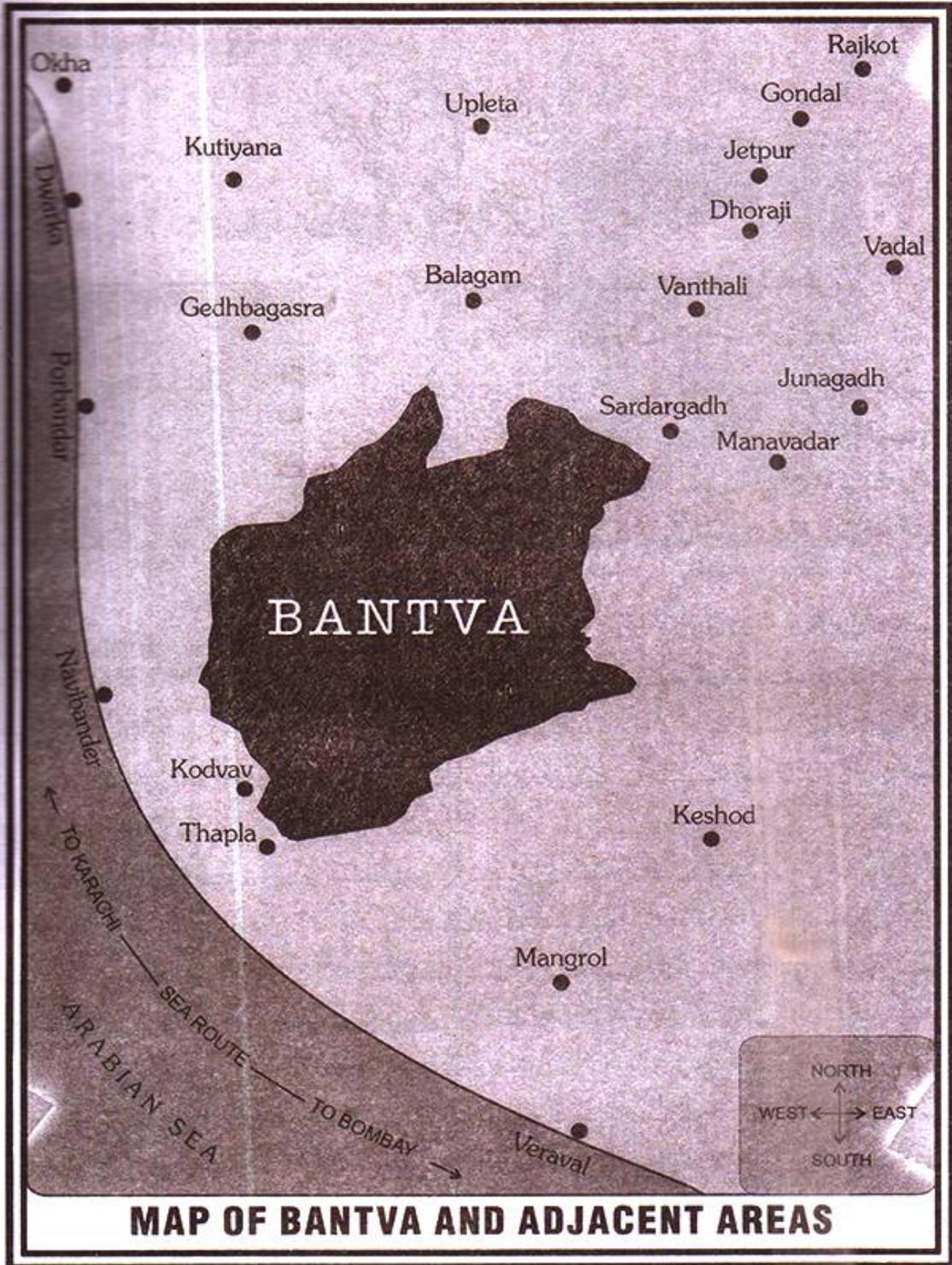


Mr. Abdul Aziz Edhi

**محل وقوع اور آب و ہوا:** بانٹوا شہر کی سب سے اہم اور جغرافیائی شناخت یہ ہے کہ یہ شہر جزیرہ نما کاٹھیاواڑ کا حصہ ہے جو خود بھی بے حد حسین و جمیل ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ خود جزیرہ نما کاٹھیاواڑ بھی بہت ہی دل آویز اور جاذب نظر علاقہ ہے۔ واضح رہے کہ یہ شہر دل نواز ہرا بھرا شہر ہے جس کے سرسبز پھل پھول اور پیڑ پودے دیکھنے والوں کو اپنا دیوانہ (گردیدہ) بنا دیتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ ڈیڑھ صدی پہلے اس شہر کے رہنے والے آج بھی اس شہر کو یاد کرتے ہیں اور اپنی تحریروں اور کتابوں میں اس کی دلکش یادیں قلم بند کرتے ہیں۔

**شاہ سوداگروں کا شہر:** بانٹوا شہر کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ یہ ماضی کے شاہ سوداگروں کا شہر ہے جنہیں ماضی میں اس کی سڑکوں اور گلیوں سے پیار تھا اور اس کے در و دیوار سے لگاؤ رکھتے تھے۔ اس شہر کے بڑے بڑے اور نامور شاہ سوداگروں میں درج ذیل نمایاں تھے: دادا آدم، حبیب اور دادا داور دیگر..... ان سوداگروں نے ایک زمانے میں اس شہر سے خوب پیار کیا۔ اسکے در و دیوار سے محبت کی اور اس کے چپے چپے پر اپنی محبت کی مہریں لگا دیں۔ ان لوگوں نے اپنے اس آبائی شہر کے لیے عملی طور پر جو کچھ کیا، آج وہ سب تاریخ کا حصہ ہے مگر اس کے در و دیوار آج بھی اپنے ان شاہ سوداگروں کو یاد کرتے ہیں۔

**بانٹوا کی تباہی:** یقین نہیں آتا کہ جس بانٹوا سے اتنے ذہیر لوگ پیار کرتے تھے اور اس کے شاہ سوداگروں نے اس سے اپنی محبت کے بے شمار ثبوت بھی پیش کیے تھے، وہ کبھی زمانے کی گردش ایام کے ہاتھوں تباہ بھی ہوا ہوگا، مگر یہ سچ ہے کہ ایسا ہوا تھا، بانٹوا شہر اپنے پیاروں کی نظروں کے سامنے تباہ بھی ہوا تھا جس پر اس کے در و دیوار نے خون کے آنسو روئے تھے، آج بھی اس شہر کی تباہی کی داستانیں اس کے چاہنے والوں کو رلا دیتی ہیں اور وہ اس کے تذکرے پر تڑپ اٹھتے ہیں۔



**MAP OF BANTVA AND ADJACENT AREAS**

**اس کی خاص وجہ :** اہل بانٹوا کی بانٹوا سے محبت کی سب سے اہم اور خاص وجہ یہ تھی کہ یہ شہر ہندوستان بھر کے کاروباری اداروں کا مرکز تھا اور انڈیا کی تقسیم سے پہلے اس شہر میں لگ بھگ 25000 مسلمان آباد تھے اور لگ بھگ 4000 ہندو بھی اس شہر بے مثال میں رہتے تھے اور دونوں مل جل کر اس کی ترقی و بہبود کے لیے کام کرتے تھے اور انہی اقدام و حضرات نے مشترکہ کوششوں سے اس شہر کو ترقی بام عروج تک پہنچایا تھا مگر پھر..... پھر نہ جانے کیا ہوا کہ ماضی کا یہ عظیم تاریخی شہر اجڑ گیا، تباہ ہو گیا۔

**ماضی کے بانٹوا میں مسلمانوں کی حالت :** ایک وہ زمانہ تھا جب ماضی کے بانٹوا میں مسلمانوں کی حالت بڑی عجیب سی تھی۔ 1919ء کی تحریک خلافت سے پہلے اسی شہر یعنی بانٹوانے سب سے پہلے مولانا شوکت علی کا ساتھ دینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا تھا اور ان کا شاندار استقبال کیا تھا۔ اسی شہر نے سب سے پہلے تحریک خلافت کا ساتھ دینے کا علم بلند کیا تھا۔ پھر جنوری 1940ء میں مسلم لیگ فنڈ جمع کرنے کی مہم کے دوران اسی شہر نے قائد اعظم محمد علی جناح کا اتنا پر تپاک استقبال کیا تھا کہ ان کے لیے چاندی کی گولیاں پیش کر دی تھیں غرض اس شہر بے مثال میں تحریک خلافت کے لیڈر بھی آتے رہے اور قائد اعظم محمد علی جناح سمیت دیگر مسلم لیگی لیڈروں نے بھی اس شہر کے دورے کیے اور اس شہر نے ان سب کے لیے اپنے بازو کھول دیئے تھے۔ مگر پھر کیا ہوا؟ ایسا کچھ ہوا کہ اس شہر کو کسی کی نظر لگ گئی اور جنوبی ہندوؤں نے قوم پرستی کی لڑائی شروع کر دی جس کی وجہ سے یہ شہر تباہ و بربادی سے دوچار ہو گیا اور ماضی کے دلہن جیسے حسین و جمیل شہر کا سارا حسن ہی گہنا گیا۔

**آج کے بانٹوا کی حالت زار۔ دیکھی نہیں جاسکتی !** ماضی کے بانٹوا پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہاں مسلمانوں کی اکثریت تھی جہاں مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھی امن اور سلامتی کے ساتھ رہتے تھے، اس شہر میں میمن اور دوسرے مسلم تاجر اور سوداگر بڑی شان کے ساتھ کاروبار کرتے تھے۔ یہ سبھی حضرات نہایت سخی اور فیاض تھے اور اپنے سخاوت اور فیاضی کے اکثر مظاہرے کرتے رہتے تھے۔ مگر آج کا بانٹوا اپنے ماضی سے بالکل مختلف ہے۔ آج کا بانٹوا اپنے ماضی کی عظیم اور شاندار روایات پر کھڑا ہے اور اپنی بد نصیبی کا ماتم کر رہا ہے۔ آج بانٹوا کوئی امن پسند شہر نہیں لگتا بلکہ اپنے کھنڈرات کی زبانی اپنی تباہی کی کہانی سن رہا ہے۔

**آخر 1947ء میں ہوا کیا تھا ؟** بانٹوا میں رہنے والے حضرات اور خاص طور سے ان کی اولادیں اپنے بڑوں اور بزرگوں سے یہ پوچھتی نظر آتی ہیں کہ آخر 1947ء میں ایسا کیا ہوا تھا کہ جس کی وجہ سے یہ شہر تباہ و برباد ہو گیا۔ اس کا جواب تاریخ کی کتابیں اس طرح دیتی ہیں: "1947ء کو رمضان المبارک کی 26 ویں اور 27 ویں شب کے درمیان میں پاکستان قائم ہوا۔ یہ قائد اعظم محمد علی جناح کا دیرینہ خواب تھا جو شرمندہ تعبیر ہوا اور اس طرح شاعر مشرق علامہ اقبال کے خواب کی بھی تکمیل ہوئی۔

**قیام پاکستان کی خبر اور بانٹوا میں جشن :** قیام پاکستان کی خبر سن کر پورے بانٹوا میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور خوب جشن منایا گیا اس شہر کے مسلمان بے حد خوش تھے۔ شہر کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ مسلمانوں نے شہر میں ایک بڑا جلسہ منعقد کیا جس میں پاکستان کے ساتھ الحاق کی خواہش کا اظہار کیا مگر ان کی یہ تمام خوشیاں اور خواہشات ہندوؤں کو پسند نہ آئیں۔ انہوں نے غصے میں آکر یہاں فساد برپا کر دیا اس کے علاوہ پورے ہندوستان میں فسادات پھوٹ پڑے اور مسلم مہاجرین بے سرو سامانی کے علم میں پاکستان کی طرف چل پڑے۔ راستے میں بے شمار لوگ مارے گئے۔ بہنوں اور بیٹیوں کی عزتیں پامال ہوئیں۔ گھر کے گھر برباد اور تباہ ہو گئے۔ خون کی ندیاں بہ گئیں۔

قائد اعظم نے اس موقع پر اہل بانٹوا کے ساتھ دیگر مسلمانوں کو پاکستان آنے کی دعوت دی تو وہ سب قائد اعظم کی اپیل پر چل پڑے اور

نہایت پریشانی کے عالم میں پاکستان پہنچے جہاں پہلے سے متعدد فلاحی اور خدمتی ادارے ان لوگوں کی خدمت اور معاونت کے لیے موجود تھے۔ ان سب نے آنے والے دہائی مسلم مہاجرین کو سہارا دیا۔ ان کی مدد کی اسی دوران جو ناگڑھ نے پاکستان کے ساتھ الحاق کا اعلان کر دیا جس پر ہندو ایک بار پھر بھڑک اٹھے اور ظالم ہندو حکمرانوں نے طرح طرح کی چالیں چل کر اس خطے کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ مسلح بھارتی فوجوں نے خطے پر چڑھائی کر دی جس کے بعد صورت حال بگڑتی چلی گئی اور مسلمانوں کی تباہی و بربادی شروع ہو گئی جس کے نتیجے میں ظلم و ستم کے وہ طریقے اختیار کئے گئے کہ سننے والوں کے دل کانپ جاتے ہیں، خوب لوٹ ہوئی، محلے کے محلے اور بازار کے بازار صاف ہو گئے آخر کار اہل بانٹوا کو بانٹوا کی سر زمین کو آخری حد ۱۰۰۰ میسٹری کرنا پڑا اور سب پاکستان چلے آئے مگر وہ واقعات کسی بھیسا تک خواب کی طرح آج بھی ہمارے ذہنوں میں موجود ہیں۔



## بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی



### صنعت کار، تاجر اور بے روزگار حضرات متوجہ ہوں

### ملازم کی ضرورت ہے یا ملازمت کی ہم سے رجوع کریں

ایمپلائمنٹ بیورو بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کا ایک ایسا شعبہ ہے جو تمام میمن برادریوں اور اداروں کو روزگار فراہم کرنے کے لئے گزشتہ 68 سالوں سے بلا معاوضہ اپنی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ہمارے اس شعبہ کی کوششوں سے ہر ماہ کئی بے روزگاروں کی روزی (جاب) کا بندوبست ہو جاتا ہے۔ اس وقت ملک کے معاشی حالات بے حد خراب ہیں اور ملک میں بے روزگاروں کی تعداد بھی بے حد بڑھ رہی ہے۔ اس وجہ سے اس شعبے پر خاصا بوجھ ہے اور خاصی درخواستیں آ رہی ہیں۔

اس ضمن میں میمن برادری کے اور دیگر کاروباری اداروں کے مالکان سے التماس ہے کہ اگر انہیں اپنی دکان، فیکٹری، ملز، آفس یا دیگر کسی بھی کاروباری شعبے میں کسی قابل اور باصلاحیت اسٹاف کی ضرورت ہو تو وہ بانٹوا میمن جماعت کے دفتر ”شعبہ فراہمی روزگار“ سے رابطہ کریں۔ میمن برادری کے وہ افراد بھی جو بے روزگار ہیں اور روزگار کی تلاش میں ہیں وہ ان تعطیل کے دن کے علاوہ شام 4 بجے سے شب 8 بجے کے درمیان جماعت کے آفس میں آ کر اپنی سی وی (CV) اور جماعت کا کارڈ، سی این آئی سی (CNIC) کارڈ، جماعت کے نام درخواست معہ دستاویز (فوٹو) ساتھ جمع کرا سکتے ہیں۔

تعاون کے طلب گار

کنوینر ایمپلائمنٹ بیورو کمیٹی

محمد منظور ایم عباس میمن

رابطہ موبائل: 0333-3163170

ای میل: bantvaemploymentbureau@yahoo.com

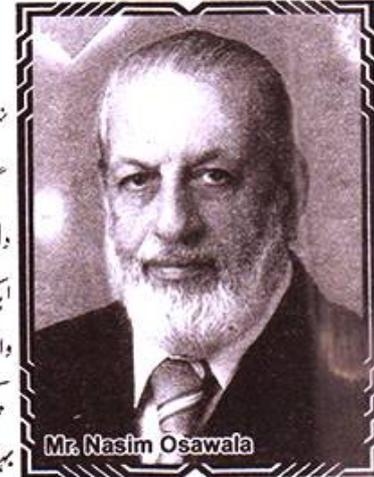
پتہ: بانٹوا میمن جماعت خانہ ملحقہ حوربائی حاجیانی اسکول، یعقوب خان روڈ، نزد لہجہ میسن کراچی



## ثبت خیالات اپنائیں۔ منفی خیالات سے پرہیز کریں

تحریر: جناب نسیم عثمان اوسا والا

انسان کی زندگی میں کئی اونچ نیچ اور نشیب و فراز آتے رہتے ہیں وقت کبھی ایک سا نہیں رہتا کبھی تو انسان سکھ کے ساگر میں خوشیاں مناتے نظر آتے ہیں تو کبھی دکھ اور درد کی گہرائیوں میں گھرے ہوئے معلوم ہوتے ہیں لہذا چاہے صورت حال کیسی ہی مختلف ہو لیکن انسان کو دل میں ہمیشہ لگن اور امنگ رکھنی چاہیے امید کا دامن ہمیشہ تھامے رکھنا چاہیے، ہر ایک حالات میں ایک ہی سوچ ہونی چاہیے کہ موجودہ مشکلات تو لہجہ بھری ہیں سکھ کا سورج بہت جلد طلوع ہونے والا ہے، سخت اور مشکل حالات میں انسان کو یہ سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہمارے لئے کچھ بہتری رکھی ہوگی، وہ یقیناً ہمیں کچھ ایسا دینا چاہتا ہے جو ہمارے وہم و گمان میں بھی نہیں اور ہم بہت جلد اس کا اجر و کرم حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔



Mr. Nasim Osawala

اور انسان کو ہمیشہ پر امید رہنا چاہیے ہر ایک چیز، ہر امور اور کسی بھی واقعات کے متعلق بہتر ہی سوچنا چاہیے۔ واضح رہے کہ اچھے روشن خیالات کی طاقت ناقابل شکست ہوتی ہے، پاک صاف اور اچھے خیالات کی طاقت میں شدت ہوتی ہے کہ وہ بڑے سے بڑے پہاڑوں کو اکھاڑ کر پل بھر میں زمیں بوس کر سکتی ہے، اور جنگل چاہے کتنے ہی گھنے اور اندھیرے کیوں نہ ہوں اس میں سے بھی راستہ نکال دیتی ہے۔ لیکن دکھ کی بات یہ ہے کہ ہم اچھے، نیک، پاک صاف پر امید اور مثبت خیالات کی اہمیت فراموش کر بیٹھے ہیں ہر واقعہ، امور یا صورت حال کو ناامیدی کے ترازو میں تولنے اور منفی سوچ سے دیکھنا پسند کرتے ہیں۔ پانی سے آدھے گلاس کو دیکھ کر مثبت سوچ رکھنے والا انسان کہے گا کہ گلاس آدھا بھرا ہوا ہے جبکہ منفی سوچ کا حامل شخص کہے گا کہ گلاس آدھا خالی۔ کسی بھی امور کو دیکھنے، سمجھنے اور مطالعہ کرنے کے دونوں کے نظریات میں اتنا

فرق ہوتا ہے، منفی سوچ رکھنے والا شخص زندگی کے دکھوں کو کوستا اور نفرت کرتا رہتا ہے جبکہ فریق ثانی مثبت سوچ کا حامل شخص زندگی میں آتے جانے والی مشکلات کو بہت جلد ختم ہو جانے والی اور سکھ کا سورج جلد طلوع ہوگا ایسی قوی امید رکھتا ہے، مثبت سوچ رکھنے والے انسان کی شخصیت میں ایک وقار اور نکھار ہوتا ہے جبکہ منفی سوچ رکھنے والے انسان کی شخصیت بالکل ناامید اور خشک ہوتی ہے ایک مثبت سوچ رکھنے والا شخص کو ناامیدی میں امید کی کرن نظر آتی ہے، اس کے برعکس منفی سوچ کے حامل شخص کو امید میں بھی ناامیدی نظر آتی ہے۔

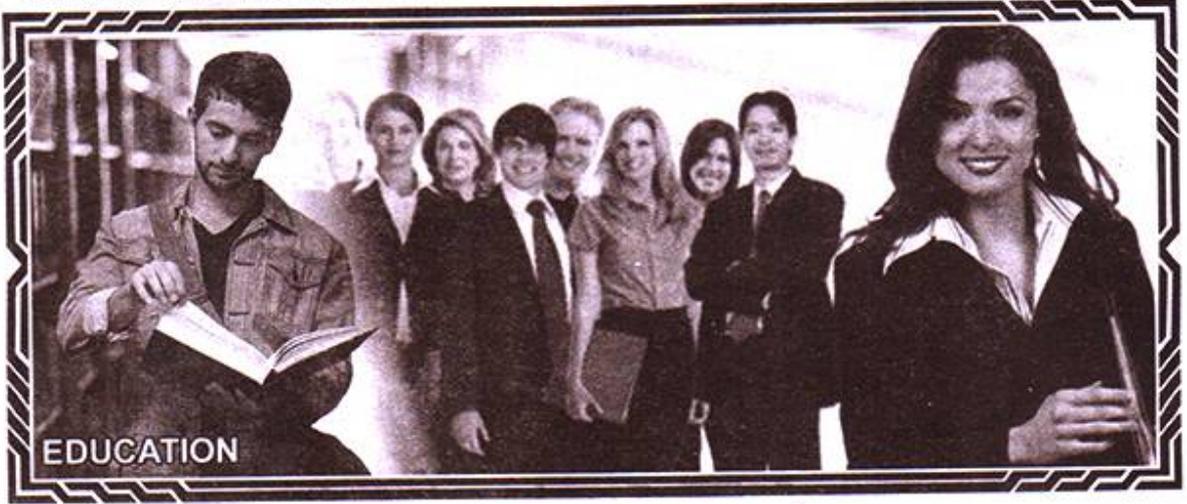
یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آ رہا ہے یوں تو آپ اسے مثالی کہانی کہنے کی بجائے محض ایک لطیفہ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن یہ لطیفہ مثبت سوچ رکھنے والے اور ناامید شخصیت کی زندگی کی ہو بہو عکاسی کرتا ہے۔ ایک بطنج کا شکار کرنے والا شکاری کتا خریدنے کیلئے بازار گیا، ایسا کتا جو اس کے شکار کو بچانے کی صحیح سلامت واپس لاسکے۔ اس کی تلاش جلد مکمل ہو گئی جب اسے ایک ایسا کتا مل گیا جو پانی کی سطح پر چل سکتا تھا اور شکاری کو بطنج کو صحیح سلامت واپس لانے کی بہتر صلاحیت رکھتا تھا اس نیا پنے خریدے گئے عجیب و غریب کتے کے متعلق دوستوں کو بتایا، لیکن اس کی بات ماننے کیلئے کوئی چارہ ہی نہیں تھا کہ کیا کوئی کتا بھی پانی کی سطح پر چل سکتا ہے! بل آخر اس نے یہ بات اپنے منفی سوچ رکھنے والے ناامید دوست کو بتائی اور اپنے دوست کی یقین دہانی کروانے کیلئے اسے شکار پر ساتھ لے گیا اور تالاب کے کنارے جا کر بندوق لے کر کھڑا ہو گیا جیسے ہی بطنج کا غول اڑتا ہوا یہاں سے گزرا کہ اس نے اپنی بندوق سے فائر کیا اور ایک بطنج پانی میں آگری ساتھ ہی کتا تالاب میں کود پڑا اور پانی کی سطح پر چلتا ہوا پانی میں گری ہوئی زخمی بطنج کو صحیح سلامت واپس لے آیا کتا بالکل نہیں بھیگا تھا صرف اس کے پاؤں کے پنجے گئے ہوئے تھے، مایوس شخص یہ سب کچھ خاموشی سے دیکھتا رہا پھر ایک لفظ تک نہیں بولا! سارا دن یہ سلسلہ چلتا رہا، ہر بار ایک بطنج پانی میں گرتی اور کتا پانی کی سطح پر چلتا ہوا اسے واپس لے آتا، واپس جاتے وقت شکاری نے اپنے دوست سے سوال کیا: آپ کو اس کتے میں کوئی عجیب اور حیرت انگیز بات محسوس ہوئی؟

یقیناً اس دوست نے جواب دیا کتا حیرت انگیز نہیں جانتا تھا! لطیفہ یہیں مکمل ہوتا ہے۔ آپ نے دیکھا ایک مایوس شخص کی سوچ کا انداز ایسا ہوتا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں مثبت اور پر امید خیالات رکھنے والے شخص کی سوچ کا انداز اپنائیں اور مایوس طرز خیالات کو قطعاً جگہ نہ دیں ہر ایک بات میں اللہ کی مرضی کو ہی شامل حال رکھیں اسی کے انصاف پر بھروسہ رکھیں ہمیشہ آپ کے حق میں بہتر ہی ہوگا۔ اللہ بہت بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے جو اس پر بھروسہ کیا تو وہ کبھی آپ کو بچھنور میں نہیں چھوڑے گا۔ اللہ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے اور نبی پاک ﷺ کی اطاعت نصیب فرمائے۔ آمین۔ (بشکر یہ نیوز لیٹر مسلم جیم خانہ۔ دوسرا شمارہ دسمبر 2015ء)

## پانی پچاؤ، درخت لگاؤ، ملک کو سرسبز بناؤ

پاکستان سمیت پانی کا مسئلہ اس وقت دنیا بھر میں شدت اختیار کر چکا ہے۔ بارش ہمارے پاس قدرت کا انمول عطیہ ہے اور اس کا پانی بچا کر ہم اس کی کمی پر باآسانی قابو پاسکتے ہیں۔ پانی کو احتیاط کے ساتھ استعمال بے حد ضروری ہے۔ حب الوطنی کا تقاضہ ہے۔





## علم ہی اصل دولت ہے

تحریر: محترمہ سمیرا محمد حنیف موٹا، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ

دنیا کے وجود سے لے کر آج تک انسان نے جتنی بھی ترقی کی ہے، وہ سب علم ہی کی مرہون منت ہے۔ اسی کی بدولت انسان زمین کو تسخیر کرتے کرتے چاند تک جا پہنچا، تاریخ گواہ ہے کہ قوموں کی ترقی اور کامیابی کا سہرا علم ہی کے سر ہے۔ جن قوموں نے علم کے میدان میں محنت اور جاں فشانی سے کام کیا، وہ آج ترقی یافتہ ممالک کی صف شامل ہیں، دنیا میں معزز اور معتبر کہلاتی ہیں۔ جن اقوام نے علم کو اہمیت دی وہ، بام عروج تک پہنچیں۔ لیکن جب کی تحصیل کے مقاصد بدلے تو روشنی کے بجائے اندھیرے ہی اندھیرے مقدر بنے۔ بہت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ماضی میں علم کی دنیا پر بادشاہت کرنے والی مسلمان قوم آج دیگر اقوام سے پیچھے ہے۔



Samera Hanif Mota

آج اقوام عالم جن علوم کے سہارے ترقی کی منازل طے کر رہی ہیں، ان علوم کے بانی اور مجدد ہمارے اسلاف تھے، آج ہم ہی علم و آگہی اور تحقیق کے میدان میں سب سے پیچھے ہیں۔ اس کی وجہ صرف ہمارے سسٹم کی خرابی نہیں بلکہ ذمہ دار ہم خود ہیں۔ ہر بات کے لیے صرف اداروں اور ان کی کارکردگی کو کب تک مورد الزام ٹھہرایا جائے گا؟ جب طالب علموں میں خود ہی تحقیق، مطالعے کا شوق نہیں ہے تو تعلیمی ادارے یا اساتذہ کیا کر سکتے ہیں۔ آج کا نوجوان، بہل پسند ہو گیا ہے۔ درس گاہ، عالم بننے کے لیے نہیں ”ڈگری“ حاصل کرنے کے لیے جاتا ہے اور اسی طرح رٹا لگا کر امتحان پاس کر لیتا ہے۔

طالب علم یہ بھول گئے ہیں کہ علم، ڈگریاں حاصل کرنے کے لیے نہیں، شعور کو پختہ کرنے اور اپنی تہذیب و اخلاق کی آرائش کے لئے حاصل کیا جاتا ہے، تعلیم ہمیں اس قابل بناتی ہے کہ دنیا کے چیلنجز کا مقابلہ کر کے اپنے ملک کو ترقی کی راہوں پر گامزن کر سکیں۔ تعلیم تو ہمیں ہماری

ذمہ داریوں اور فرائض منصبی بہترین طریقے سے ادا کرنے کا سلیقہ سکھاتی ہے، ایک مفید اور کارآمد شہری بناتی ہے۔ علم حاصل کرنے کا بنیادی مقصد منفی اور فرسودہ خیالات کے اندھیروں میں مثبت اور نئے افکار و خیالات کی شمعیں روشن کرنا ہے، لیکن ہم یہ اجالا پھیلانے میں ناکام ہیں۔ کیوں کہ ہمارے نوجوانوں کی ترجیحات بدل گئی ہیں، وہ اعلیٰ تعلیم اس لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ایک اچھی جاب حاصل کر کے خوب دولت کمائیں اور یہ ہی ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ اس میں قصور وار صرف طالب علم نہیں بلکہ ان کے والدین بھی ہیں، جو اپنے بچوں کو صرف اس لیے بہترین اسکولز، کالجز میں داخل کرواتے ہیں تاکہ ان کے عزیزوں رشتہ داروں کے سامنے ان کی ٹاک اونچی ہو سکے، اور ان کی اولاد ڈاکٹر، انجینئر، وکیل یا بزنس مین بن کر سونے کی کان ثابت ہو۔

میں یہ نہیں کہتی کہ اچھی جاب کی خواہش کرنا غلط ہے بلکہ اعلیٰ تعلیم، اچھی ملازمت ہر نوجوان کا بنیادی حق ہے مگر صرف دولت کمانے کی غرض سے تعلیم حاصل کرنا مناسب نہیں۔ زندگی میں کچھ کر گزرنے کی جستجو، اپنے خوابوں کو پورا کرنے کی لگن ہر نوجوان میں ہونی چاہیے، لیکن اس کے ساتھ یہ ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ تعلیم حاصل کرنے کا اصل مقصد صرف اپنی ذات کی ترقی نہیں ہے بلکہ ہماری ترجیحات میں ملک بھی شامل ہونا چاہیے۔ جب تک ہم ذاتی مفاد سے بالاتر ہو کہ نہیں سوچیں گے تب تک بہتر معاشرہ تشکیل پاسکے گا نہ ہمارا وطن ترقی کر سکے گا۔ اس کے لیے سب کو مل جل کر کام کرنا پڑے گا، نوجوانوں کو خلوص نیت سے تعلیم پر توجہ دینی ہوگی، درس گاہوں کے مالکان کو تعلیمی تجارت بند کرنی جب کہ حکومت کو سرکاری تعلیمی اداروں کا معیار بلند کرنا ہوگا، تاکہ اس ملک کا ہر بچہ تعلیم یافتہ ہو اور بلا کسی ذہنی دباؤ کے اپنی تمام تر توجہ صرف علم حاصل کرنے، اپنی منزل تک پہنچنے اور ملک کو ترقی کی راہوں پر گامزن کرانے پر مرکوز رکھے۔ اگر دولت کے ساتھ تعلیم کا جوڑ توڑ دیا جائے تو کچھ شک نہیں کہ معیار تعلیم بلند ہونے کے ساتھ ساتھ نئی نسلوں کے لیے آگے بڑھنے کے مواقع ہاتھ آئیں گے پھر وہ محرومی اور احساس کمتری سے نکل کر وطن عزیز کی ترقی میں اپنا کردار بھرپور انداز میں ادا کر پائیں گے۔



صفا کی نصف ایمان ہے

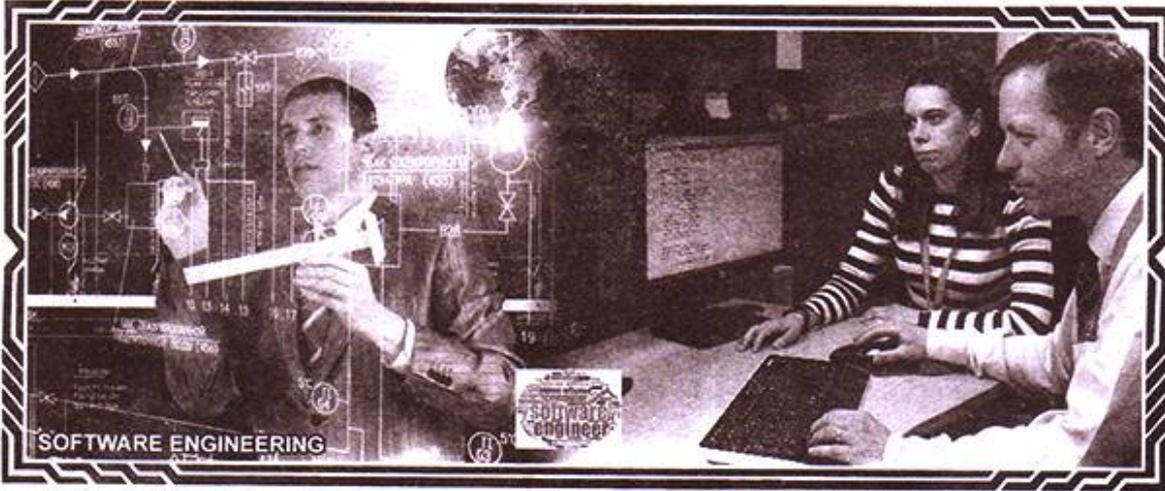
صاف ستھرا ماحول اک نعمت انمول !!

اپنے گھر، گلی، محلے اور شہر کو صاف ستھرا رکھیے

☆ کوڑا کرکٹ باہر گلی میں نہ پھینکیں ☆ درختوں اور پودوں کو نقصان نہ پہنچائیں  
☆ عمارتی سامان اور لمبے سر عام نہ ڈالیں ☆ راستے میں گندگی اور غلامت نہ پھیلائیں

جماعت کی خدمت کا جذبہ۔۔ اعتماد کا باہمی رشتہ





## ملک کی تعمیر و ترقی کی بنیاد شعبہ سافٹ ویئر انجینئرنگ

تحریر: محمد شاہ زیب ایم آصف سلاٹ، سیکنڈ ایئر کمپیوٹر سائنس

ٹیکنالوجی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے باعث کمپیوٹر کو اکیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے جسے انسانی زندگی میں اہم اور لازمی ضرورت کی حیثیت حاصل ہے۔ پاکستان چونکہ ایک ترقی پذیر ملک ہونے کی بدولت نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد رکھنے والا ملک ہے اور چونکہ ملک کی آبادی کا 60% فیصد نوجوانوں پر مشتمل ہے، اگر یہ اکثریتی حصہ ملک کو ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں دیکھنے کا عزم کر لے تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ بہت جلد پاکستان ترقی یافتہ ممالک میں سرفہرست نظر آئے گا۔ تعلیم کسی بھی ملک کی ترقی کا ذریعہ اور کمپیوٹر اس صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر سائنس اور اس سے متعلقہ ٹیکنالوجیز روزمرہ زندگی کا ایک اہم جزو بن چکی ہیں۔ کمپیوٹنگ کے اس دور میں ترقی یافتہ ممالک کا مقابلہ کرنے کے لئے نوجوانوں کو کمپیوٹر سائنس کے اصولوں اور طریقہ ہائے عمل پر دسترس رکھنا ضروری ہے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ جدید دور کے نوجوانوں کا تعلیمی میدان یا ذریعہ معاش کچھ بھی ہوتا ہم اکیسویں صدی کا کوئی بھی دوسرا مضمون طلبہ کے لیے ذریعہ معاش کے حصول میں کمپیوٹر سائنس جتنا مددگار نہیں ہو سکتا۔



**شعبہ سافٹ ویئر انجینئرنگ، کمپیوٹر سائنس کی ایک شاخ:** کمپیوٹر سائنس کثیر شاخیں رکھنے والی ایک سائنس ہے جس سے کمپیوٹر سے متعلق پیشوں میں کوئی بھی نوجوان ضروری تعلیم حاصل کر کے اپنا کامیاب مستقبل تلاش کر سکتا ہے۔ ان شعبوں میں سسٹمز، آپریشن، ہارڈ ویئر ڈیزائنر انجینئر، سسٹمز پروگرامر، سافٹ ویئر انجینئر، سسٹمز اینالسٹ، ایپلی کیشنز پروگرامر، ڈیٹا پریپریشن کلرک، کمپیوٹر آپریٹر وغیرہ جیسے شعبے شامل ہیں۔ سافٹ ویئر انجینئرنگ کمپیوٹر سائنس کی ہی ایک شاخ ہے جس میں کمپیوٹر سسٹمز سافٹ ویئر کے ساتھ ساتھ ہارڈ ویئر

اور اپیلی کیشنز کی ترقی اور تعمیر شامل ہیں۔ سافٹ ویئر انجینئرنگ کی تعلیم میں کمپیوٹر سائنس کے لئے اعلیٰ کارکردگی کے حامل سافٹ ویئر کیسے تیار کئے جائیں۔ سوفٹ ویئر انجینئرنگ کے طالب علم کمپیوٹر سائنس اور کمپیوٹر انجینئرنگ کی مشقوں کا استعمال کرتے ہوئے سافٹ ویئر کی تیاری یا اس متعلق علم حاصل کرتے ہیں۔ اس سسٹم کا کام اور اس کی دیکھ بھال بھی اس شعبے میں پڑھائی جاتی ہے۔ اگرچہ سافٹ ویئر انجینئرنگ اور ہارڈ ویئر انجینئرنگ ایک دوسرے سے منسلک ہیں لیکن پیشہ ورانہ میدان میں دونوں شعبے میں کئی چیزیں مختلف پائی جاتی ہیں۔

ملک میں شعبہ سافٹ ویئر انجینئرنگ ایک جامع نصاب کی مدد سے ہر سال سینکڑوں سافٹ ویئر انجینئر پیدا کر رہا ہے جو دنیا میں کہیں بھی اپنا مقام پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ طلباء سافٹ ویئر سسٹم کا تجزیہ کرنے، اسے ڈیزائن کرنے اور فعال بنانے کے حوالے سے بھرپور صلاحیتیں لے کر میدان عمل میں اترتے ہیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد پیشہ ورانہ سرگرمیوں کے آغاز کے دوران کمپیوٹر میں استعمال ہونے والے سافٹ ویئر سے متعلق امور سسٹمز پروگرامر یا سافٹ ویئر انجینئرنگ کے سپرد ہوتے ہیں۔

پاکستان کے ایٹم بم کے خالق ڈاکٹر عبدالقدیر سوفٹ ویئر انجینئرنگ کی تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ”کمپیوٹر سائنس میں سافٹ ویئر انجینئرنگ ایک ایسے علم کے طور پر ابھر کے سامنے آیا جو سخت اور مشکل طریقہ کار استعمال کر کے ایسی چیزیں تیار کرتا ہے جن کی ان سے توقع کی جاتی ہے۔ کمپیوٹر سائنس کی اچھی بنیاد کے ساتھ سافٹ ویئر انجینئرنگ انسانی اعمال سے بھی لازمی وابستگی رکھتی ہے جن کی اپنی فطری خصوصیات کی وجہ سے بہت مشکل سے ضابطہ سازی کی جاسکتی ہے۔“

**کمپیوٹر سائنس اور سافٹ ویئر انجینئرنگ میں بنیادی فرق :** اخبارات میں چھپنے والے جاب کے اشتہارات کے باعث کمپیوٹر سائنس اور سافٹ ویئر انجینئرنگ کی تعلیم کو ایک ہی شعبہ سمجھا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کمپیوٹر سائنس کا طالب علم سوفٹ ویئر انجینئرنگ کے طالب علموں کے لئے مطلوب ملازمتوں پر درخواستیں دے رہا ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ شعبے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کمپیوٹر سائنس بنیادی طور پر کمپیوٹر سسٹم کی نظریاتی بنیاد کہلاتی ہے جس میں ریاضی کا بھی عمل دخل شامل ہے جبکہ سافٹ ویئر انجینئرنگ کا تعلق کمپیوٹر سافٹ ویئر سسٹم کی ترقی اور تعمیر سے ہے۔

یہ تعلیم مکمل طور پر پروگرامنگ پر محیط ہوتی ہے جس میں طالب علموں کو سافٹ ویئر کی ڈیزائننگ سے لے کر پروگرام لینگویج تک پڑھائی جاتی ہے۔ باضابطہ طور پر پاکستان میں کمپیوٹر سے متعلق پیشوں میں مختلف سطح کی تعلیم متعدد نجی و سرکاری اداروں اور جامعات میں ہو رہی ہے۔ سافٹ ویئر انجینئرنگ کورس ایک مسابقتی اور متحرک چار سالہ ڈگری کورس ہے جو کہ تقریباً ملک کے مختلف اور بہترین اداروں میں کروایا جا رہا ہے جہاں طلباء کو سافٹ ویئر سے متعلق عملی اور نظریاتی دونوں قسم کی تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

## اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا

جو لوگ اپنے مال کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ ان کے خرچ کی مثال ایسی ہے: جیسے ایک دانہ بویا

جائے اور اس سے سات بالیں نکلیں اور ہر بالی میں سودا نے ہوں۔ (سورۃ البقرہ: ۲۶۱)

ہمارے معاشرے کی ایک دلچسپ اور انوکھے انداز میں تحریر کی گئی کہانی

## گھسارنے

گجراتی تحریر: قادری کوڈینار (مرحوم)، گجراتی زبان کے ممتاز قلمکار

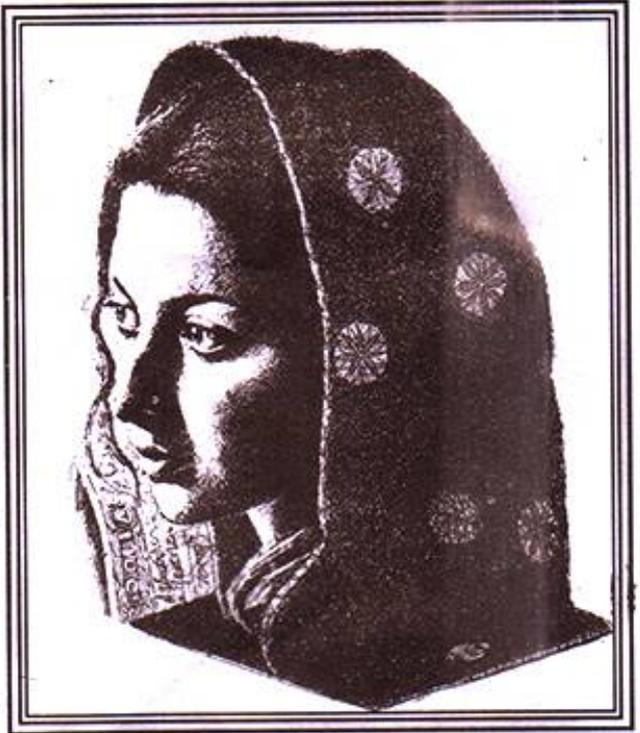
اردو ترجمہ: کہتری عصمت علی پٹیل

صبح آہستہ آہستہ طلوع ہو رہی تھی۔ سورج کی زرد اور معصوم کرنیں سمندر کی لہروں کے ساتھ دھیرے دھیرے اٹھکھیلیاں کر رہی تھیں۔ یہ وہ وقت تھا جب ساری دنیا بیدار ہو رہی تھی۔ مگر ایصال ابھی تک بستر پر پڑا اس طرح سو رہا تھا جیسے ابھی نصف رات ہوئی ہو۔ اس کی آواز بھاری تھی اور گہری نیند میں تھا۔ ”ایصال بیٹے ایصال!“ اس کی بوڑھی ماں نے اسے آواز دی۔ اس آواز میں بڑی شفقت تھی، بڑا پیار تھا۔ ماں کی آواز سن کر وہ کسی نہ کسی طرح دل کڑا کر کے اٹھ گیا۔ سردی کا موسم تھا اس لیے اس کا دل بستر چھوڑنے کو نہیں چاہ رہا تھا۔ اس کے بستر کے سامنے کھڑکی تھی جس کا شیشہ ٹوٹا ہوا تھا۔ اس کھڑکی سے سورج کی زرد اور مدہم روشنی چھن کر اندر آرہی تھی اور اس تصویر پر پڑ رہی تھی جو اس کے بستر کے سامنے دیوار پر لگی ہوئی تھی۔ ایصال نے ایک نظر ان تصویر کو دیکھا اور ایک دم وہ کسی خیال میں گھر گیا۔ وہ ایک ایک خوبصورت سی لڑکی کی تصویر تھی جس کی گود میں ایک بچہ تھا۔ ایصال مسلسل اس تصویر کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے دل کے تار ایک دم بجنے لگے تھے۔ ماضی کی بے شمار یادیں اس کے دل کے دروازوں پر دستک دینے لگی تھیں۔

یہ تصویر ایصال کے بستر کے سامنے حمیدہ نے خود لگوائی تھی۔ اسے دیکھ کر ایصال کی ماں بہت خوش ہوئی تھی اور اس نے کہا تھا ”بیٹا! یہ تصویر

مجھے بہت پسند ہے۔ اسے یہاں سے کبھی نہ ہٹانا۔“

ایصال کو اپنی ماں کی یہ نصیحت اچھی طرح یاد تھی۔ پر الفاظ بار بار اس کے ذہن میں گونج رہے تھے، اسی کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ اس کی ماں نے اسے یہ نصیحت کیوں کی ہے۔ اس نے کئی بار وہ تصویر ہٹانے کی کوشش کی مگر ماں کی نصیحت یاد آتے ہی وہ اپنا ارادہ بدل دیتا تھا۔ اس نے کئی بار حمیدہ سے اس تصویر کے بارے میں کچھ پوچھنے کی کوشش کی تو وہ نالگنی۔ نہ ماں نے اسے تصویر کے بارے میں کچھ بتایا اور نہ حمیدہ نے۔ جب کبھی ایصال نے اس جگہ سے تصویر ہٹانے کی کوشش کی تو اس کی ماں آڑے آگئی۔ ایصال کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ وہ نوجوان لڑکی ہے؟ اس کی گود میں کسی کا بچہ ہے؟ اس بچے کی ماں ہے؟ کہیں وہ لڑکی..... اس کے ذہن میں طرح طرح کی بدگمانیاں پیدا ہونے لگی تھیں وہ لڑکی کے کردار کو شک کی نگاہ سے دیکھنے لگا تھا مگر اس کی ماں کو تصویر



پسند تھی۔ ممکن ہے کہ وہ اسے آرٹ کا کوئی اور نمونہ سمجھتی ہو اور پھر حمیدہ کی بھی ضد تھی اس لیے ایصال نے وہ تصویر اسی جگہ برقرار رکھی مگر ایصال اس کو شک کی نظر سے دیکھتا رہا۔

حمیدہ کا فیصلہ اٹل تھا۔ وہ تصویر اسی جگہ لگی رہی اور حمیدہ اس فتح مندی پر مسرور نظر آتی تھی جبکہ ایصال اس کے سامنے بے بسی سے سر ہلا کر رہ گیا۔ روزانہ آنکھ کھلتے ہی جب ایصال کی نظر اس تصویر پر پڑتی تو ماں کے سامنے اپنی ہار کی اذیت تازہ ہو جاتی مگر وہ کیا کر سکتا تھا! دوسری طرف جب بھی حمیدہ اس کے سامنے آ کر اس تصویر کو مسکرا کر دیکھتی تو ایصال الجھ جاتا۔ یہ ایسے چھوٹے چھوٹے واقعات ہوتے ہیں جن کی وجہ سے کہانیاں اور افسانے تخلیق پاتے ہیں، کہانیاں یا افسانے کیا ہوتے ہیں؟ دو چار آنسو، دو چار مسکرائشیں، دو چار دکھ اور دو چار سکھ! یہی زندگی ہے۔ ایصال اپنی زندگی کے ورق ایک ایک کر کے الٹا رہتا تھا۔ میٹھی یادیں بھی پھولوں کی طرح ہوتی ہیں جن میں کانٹے بھی ہوتے ہیں۔ ایصال اسی کیفیت سے گزر رہا تھا۔ ایصال کو آج بھی اچھی طرح یاد تھا کہ جب حمیدہ شروع میں اس سے ملنے اس کے گھر آئی تو اس کی نظروں میں کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ شاید ایصال اس کی نظروں کو سمجھ نہیں پاتا تھا۔ مگر بعد میں اس کا رویہ بدلنے لگا اور وہ بغیر کسی وجہ کے اس سے ناراض ہو جاتی، منہ پھیر لیتی اور غصے سے چلی جاتی۔ ایک سرمنی سی شام کا ذکر ہے کہ جب دن اور رات مل رہے تھے وہ (حمیدہ) اچانک گئی۔ کچھ دیر وہ خاموشی سے دروازے پر کھڑی رہی۔ وہ کچھ بولنا چاہ رہی تھی مگر ہمت نہیں کر پارہی تھی۔ ایصال جانتا تھا کہ حمیدہ کی شادی ہونے والی ہے اور وہ اسی کی خبر دینے آئی ہے مگر اس کی زبان ساتھ نہیں دے رہی۔ ”آؤ نا..... باہر کیوں کھڑی ہو؟“ ایصال نے مدھم لہجے میں کہا۔ وہ چپ چاپ اندر آئی اور ایصال کے سامنے کھڑی ہوئی۔ دونوں ہی خاموش تھے۔ ”حمیدہ! میں نے کچھ سنا ہے۔ کیا وہ سچ ہے؟“ ایصال نے کہا تو حمیدہ خاموش رہی۔ ”جواب دو حمیدہ! کیا یہ خبر سچی ہے کہ.....“ ایصال کے لہجے میں مایوسی تھی۔ ”ہاں“..... حمیدہ نے مختصر جواب دے کر منہ پھیر لیا۔

”مبارک ہو..... تمہیں“ ایصال نے گھٹے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر اس نے خود کو سنبھال کر کہا ”چلو..... تم اب ایک نئی زندگی میں داخل ہو جاؤ گی مگر منہ تو بیٹھا کر ایسا ہی نہیں تم نے؟“

”تم بہت سنگ دل اور ظالم ہو ایصال!“ حمیدہ نے کہا اور روتی ہوئی چلی گئی، ایصال کی آنکھوں میں نمی اتر آئی تھی۔ اس نے زندگی کا ورق پھر پلٹا۔ حمیدہ جب شادی کے بعد پہلی بار آئی تو بہت خوبصورت لگ رہی تھی، ایصال اسے دیکھتا رہ گیا۔ پھر اس نے خود کو سنبھال کر اس سے پوچھا: ”کیسی ہو؟“

”ٹھیک ہوں۔“ حمیدہ نے بے پروائی سے جواب دیا مگر وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھی۔ اس کا رویہ بتا رہا تھا کہ ایصال اس کے لیے اجنبی ہے۔ کچھ دیر بعد اس نے ایصال سے کہا: ”اب تم بھی شادی کر لو۔“

”تمہارے مشورے کا شکریہ حمیدہ!“ ایصال نے کہا ”مگر مجھے شادی میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ نہ میں گھر کے جھیلے میں پڑنا چاہتا ہوں اور نہ بچوں کے بکھیرے میں۔“

”تم بڑے بے حس انسان ہو۔“ حمیدہ نے ایصال سے کہا ”یہ معصوم اور حسین فرشتے تمہیں اچھے نہیں لگتے! اس کا مطلب یہ ہوا کہ تمہیں دنیا کی کسی چیز سے پیار نہیں ہے۔“ ایصال چپ چاپ حمیدہ کو دیکھتا رہتا تو وہ پیر پختی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ ادھر ادھر ایصال، حمیدہ کے الفاظ پر غور کرتا رہتا جنہوں نے اس کی دنیا ہلا دی تھی۔ کچھ عرصے بعد ایصال کو پتہ چلا کہ حمیدہ کے ہاں خوش خبری ہے۔ وہ ماں بننے والی ہے۔ اس طرح دو سال

بیت گئے، اس دوران حمیدہ سمندر کی کسی لہر کی طرح آتی اور ایصال کی آنکھوں کو گیلا کر کے چلی جاتی۔ وہ کوشش کے باوجود اس لڑکی کی یادوں سے نہیں نکل پارہا تھا۔ اس دن ایصال ابھی تک بستر پر پڑا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ نہ جانے کن خیالوں میں کھویا تھا کہ وہ ظالم اچانک نازل ہوگئی۔ ”ایصال! ذرا دیکھو تو کون آیا ہے؟“ ایصال کی ماں نے کہا ”اور اپنے ساتھ ایک ننھا منا پھول بھی لائی ہے۔“

”کیا ماں؟“ یہ کہہ کر ایصال اپنے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور آنکھیں پھاڑ کر حمیدہ کو دیکھنے لگا جو اس کے بالکل سامنے کھڑی تھی مگر اب یہ پہلے والی حمیدہ نہیں تھی بلکہ اس سے بھی زیادہ صحت مند اور خوب صورت ہوگئی تھی۔ ایصال ابھی تک حیران تھا۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ حمیدہ اس کے سامنے ہے۔ ”میں بھی وہی ہوں اور میرا چہرہ بھی وہی ہے۔“ حمیدہ نے سنجیدگی سے کہا ”مگر تمہاری آنکھیں بدل چکی ہیں جیسی تم مجھے پہچان نہیں پارہے۔“ ”اچھا تو شاعری بھی کرنے لگی ہو۔“ ایصال نے کہا پھر اس کی نظر حمیدہ کی گود میں موجود اس گول مثل بچے پر پڑی جسے ان دونوں نے اب تک نظر انداز کر رکھا تھا۔ وہ بچہ ہو بہو حمیدہ کی تصویر تھا۔ ایصال نے اس بچے کو لینے کے لیے ہاتھ آگے بڑھائے تو حمیدہ نے اسے روکتے ہوئے کہا ”تمہیں بچے اچھے نہیں لگتے ناں..... اس لیے اس کو ہاتھ نہ لگاؤ۔“

”ہاں حمیدہ..... مگر وہ..... میں..... وہ.....“ ایصال کچھ نہ کہہ سکا، گڑ بڑا کر رہ گیا۔ اس کی بوکھلاہٹ سے اندازہ ہو چکا تھا کہ اسے واقعی بچے پسند نہیں ہیں۔ ایصال کی اس کیفیت کو دیکھ کر حمیدہ بہت مایوس ہوئی۔ اس نے اپنے بچے کو سنبھالا اور باہر چلی گئی۔ ”ایصال! بھلا ماں کے سامنے کبھی اس کے بچے کو میرا کہا جاتا ہے!“ ماں نے حمیدہ کے جانے کے بعد ایصال سے شکوہ کیا۔

کچھ دن بعد حمیدہ کی طرف سے اس کے بچے کی سالگرہ کا کارڈ آیا۔ ایصال جانا تو چاہ رہا تھا مگر ڈر رہا تھا کہ کہیں حمیدہ ایسی ویسی بات نہ کر دے۔ اگر نہیں گیا تو وہ برا مان سکتی ہے اور اس کے بعد ہمارے گھر آنا چھوڑ سکتی ہے۔ ایسا کرتا ہوں کہ سالگرہ پر نہیں جاتا اگر اس نے شکوہ کیا تو اس سے معذرت کر لوں گا۔ اسے منالوں گا۔ وہ اسی الجھن میں چلا جا رہا تھا۔ اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ کہاں جانا ہے مگر چلتے چلتے وہ ایک اسٹور کے سامنے جا کر خود ہی رک گیا۔ وہ کھلونوں کا اسٹور تھا۔ یہ اسٹور دیکھتے ہی اس کو اپنا اور حمیدہ کا بچپن یاد آ گیا۔ وہ مسکرایا اور پھر کھلونے پسند کرنے لگا۔ گھر پہنچا تو کافی دیر ہو چکی تھی۔ ماں نے اسے دیکھتے ہی غصے سے کہا ”کہاں گیا تھا تو؟ کھانے کا وقت بھی کب گزر چکا ہے۔“

ایصال نے ماں کی بات کا کوئی جواب نہ دیا بلکہ سیدھا اپنے کمرے میں پہنچا اور ہاتھ میں پکڑے کھلونوں کو میز پر رکھنے لگا۔ اس کے بالکل سامنے دیوار پر وہی تصویر لگی ہوئی تھی۔ اس نے آج تصویر کو ہمیشہ سے زیادہ توجہ اور غور سے دیکھا۔ وہ لڑکی حمیدہ لگ رہی تھی جس کی گود میں اس کا گول مثل صحت مند بچہ تھا۔ لڑکی کی مسکراہٹ اسے بہت کچھ بتا رہی تھی اور بچہ اسے آنے والی زندگی، امید والی زندگی کا پیغام دے رہا تھا۔ وہ محویت کے عالم میں نظریں جمائے اس تصویر کو دیکھے چلا جا رہا تھا۔ ایصال نے تمام کھلونے بڑے اہتمام کے ساتھ پیک کیے، ان پر گفٹ پیپر چڑھایا اور ایک ننھا سا کارڈ ٹیپ کے ساتھ اس پر چپکا دیا جس پر لکھا تھا: ”حمیدہ کا کس بے بی کے لیے“

مگر نہ جانے کیوں وہ مطمئن نہ ہوا تو اس نے ایک خط لکھنا شروع کیا: ”حمیدہ! آج تمہارے بچپن کی یاد پھر سے تازہ ہوگئی۔ ایک بار میں نے تمہارے ہاتھ سے تمہارے کھلونے چھین کر توڑ ڈالے تھے۔ اس وقت تم بہت روٹی تھیں۔ میں نے اس وقت کہا تھا کہ کھلونے تو ہوتے ہی ٹوٹنے کے لیے ہیں۔ اس پر تم نے میرے گال پر زور دار تھپڑ مارا تھا۔ آج میں اسی یاد کو تازہ کرنے کے لیے اور اس تلخی کا ازالہ کرنے کے لیے یہ کھلونے بھیج رہا ہوں اور بچپن میں تمہارے کھلونے توڑنے پر معافی چاہتا ہوں۔ یہ تمہارے اور بے بی کے کھلونے ہیں۔“

## فقط تمہارا۔ ایصال

یہ خط کھلونوں کے پیکٹ میں ڈال کر ایصال نے حمیدہ کے گھر کا پتہ لکھا اور اس تحفے کو لے کر گھر سے باہر جانے لگا۔ ماں نے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو تو ایصال نے کوئی جواب نہیں دیا اور باہر چلا گیا۔ اس نے مذکورہ پتے پر وہ گفٹ پیکٹ روانہ کر دیا۔ حمیدہ کی طرف سے نہ کوئی جواب کا خط ملا اور نہ یہ پتہ چل سکا کہ وہ پیکٹ اس تک جا پہنچا ہے یا نہیں۔ ایصال کو اس کے جواب کا بے چینی سے انتظار تھا مگر کوئی جوان نہ ملا تو اس نے مایوسی سے سوچا کہ شاید حمیدہ ناراض ہے۔ صبر کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

کئی ماہ اسی طرح گزر گئے۔ پھر ایک سرد دن وہ آگئی۔ ایصال تو نہ جانے کب سے اس کا منتظر تھا۔ اس نے بے قراری سے حمیدہ کو دیکھا۔ وہ کچھ بھیجی بھیجی سی تھی۔ اس کے چہرے پر بڑی اداسی تھی۔ یہ حالت ایصال کا دل چیرنے لگی "کیا ہوا؟ خیریت تو ہے!" ایصال نے بے قراری سے پوچھا۔ وہ واقعی بہت بدل گئی تھی، کمزور، لاغر اور بیمار۔ حمیدہ نے ایصال کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دوپٹے میں اپنا منہ چھپا کر رونے لگی۔ پھر اس نے ایصال سے کہا: "میں یہ تمہارے کھلونے واپس دینے آئی ہوں۔ انہیں توڑ کر پھینک دو، تم نے جس کے لیے کھلونے بھجوائے تھے اس نے یہ دنیا ہی چھوڑ دی ہے۔ اب مجھے بھی کھلونوں سے نفرت ہو گئی ہے، اب میں بھی بچوں سے نفرت کرنے لگی ہوں۔" وہ لرزتی ہوئی آواز میں بولے چلی جا رہی تھی۔

کہانی مطبوعہ ماہنامہ محراب (گجراتی) کراچی کے جنوری 1960ء کے شمارے میں شائع ہوئی



## بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

## فوری موبائل پیغام رسانی (SMS) کی سہولت

بانٹو امین جماعت کی آگاہی کے لئے ہمہ وقت باخبر رہنے کے لیے توجہ فرمائیے!!

بانٹو امین جماعت کے تمام Events کی اپ ڈیٹس حاصل کرنے کے لئے اپنے موبائل میں

Write Message میں جا کر ٹائپ کریں

**FOLLOW BMJNEWS** اور بھیج دیجئے 40404 پر

تعاون کے طلب گار



محمد شعیب ابو طالب دو جکی

کنویز آئی ٹی کمیٹی

فون: 32728397 - 32768214

پتہ: بانٹو امین جماعت خانہ ملحقہ حور بانی حاجیانی اسکول،

یعقوب خان روڈ، نزد راجہ مینشن کراچی



## خوش رہیں، خوشیاں پھیلائیں، مثبت سوچ اپنائیں

تحریر: جناب مصطفیٰ ایم جنید بھوری، انٹرمیڈیٹ کامرس

کہتے ہیں کہ اگر آپ خوش نہیں ہیں تو خوش رہنے کی کوشش کریں، اس کا صحت پر بہت اچھا اثر پڑتا ہے۔ بعض اوقات دوسروں کو خوشی پہنچانے سے بھی خوشی ملتی ہے، آپ کے اندر ایک نمائندگی آتی ہے اور آپ کو احساس ہوتا ہے کہ آپ کی پریشانیاں دور بھاگ گئی ہیں اور لائق فکریں ماند پڑ گئی ہیں۔ نہ تو ہم ہمیشہ خوش ہو سکتے ہیں، نہ ہی یہ ضروری ہے کہ کیونکہ دکھ اور غم و الم بھی اتنے ہی حقیقی ہیں جتنی کہ خوشی۔ ایک عام انسان خوش بھی ہوتا ہے اور ناخوش بھی ہوتا ہے اور روتا بھی، کبھی پریشانی میں رات بھر جاگتا بھی ہے اور کبھی بے فکری کی چادر تان کر سوتا بھی۔

جب ہمیشہ خوش نہیں رہا جاسکتا تو ہمیشہ پریشان کیوں رہا جائے؟ اگر پریشانی کے اسباب موجود ہیں تو خوش رہنے کی وجوہات بھی تلاش کی جاسکتی ہیں۔ اگر تلخ جملوں کو سوچ کر بڑھا جاسکتا ہے، تو تینے بڑوں و یاد نر کے پھولا بھی جاسکتا ہے۔ اگر نا کامیوں کا دکھڑا سنا یا جاسکتا ہے، تو کامیابیوں کی شہنی بھی بگھاری جاسکتی ہے۔ اگر ہر روز گئے دن پر غمگین رہا جاسکتا ہے، تو آنے والے کل کا جشن بھی منایا جاسکتا ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ اگر بنا کوشش کیے ناخوش ہوا جاسکتا ہے، تو کوشش کر کے خوش بھی رہا جاسکتا ہے۔ کوشش کیا ہے؟ خوشی کے لیے کوشش کرنا بظاہر احمقانہ سی بات لگتی ہے لیکن صرف تب تک جب تک یہ کوشش کی جاتی ہے۔ روتے ہوئے بچے کو ہنسا دیا جائے، راہ گیر کو راستہ دکھا دیا جائے، کسی سے کچھ کہہ لیا جائے یا کسی سے کچھ سن لیا جائے اور جو ناراض ہیں انہیں منالیا جائے، یہ سب ایک کوشش کے نتیجے میں ممکن ہے۔ امریکا کی سبیل یونیورسٹی میں علم نفسیات اور علم ادراک کی پروفیسر لوری سیوس کا کہنا ہے کہ ”سائنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ خوش رہنے کے لیے دانستہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔“



Mustafa Junaid

ہیل یونیورسٹی کی 316 سالہ تاریخ میں ان کی کلاس سب سے زیادہ مقبول ہے۔ ان کے پاس 1200 طلبہ ہیں اور انہوں نے حال ہی میں یونیورسٹی کے کسی بھی کورس میں داخلے کا ریکارڈ توڑا ہے۔ ان کا کورس مثبت علم نفسیات کے اصول پر مبنی ہے۔ یہ علم نفسیات کی وہ شاخ ہے، جس میں خوشی اور عادات و اطوار میں تبدیلی کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ پروفیسر سیوس کہتی ہیں کہ خوش رہنا یونہی نہیں آتا، اس کے لیے آپ کو مشق کرنی ہوتی ہے۔ ٹھیک ویسے ہی جیسے موسیقار اور ایتھلیٹ اپنے آپ کو بہتر کرنے اور کامیاب ہونے کے لیے مسلسل ریاض اور مشق کرتے ہیں۔ ہفتے میں دو دن پروفیسر سیوس اپنے طلبہ کو خوش رہنے کے بارے میں تعلیم دیتی ہیں۔ جس کا لب لباب ذیل میں درج ہے۔

☆ شکر اور احسان مندی کی ایک فہرست بنائیں  
☆ زیادہ اور بہتر طریقے سے نیند لیں  
☆ روزانہ 10 منٹ مراقبہ کریں  
☆ زیادہ وقت اہل خانہ اور دوستوں کے ساتھ گزاریں

☆ موبائل پر سماجی رابطوں میں کمی جبکہ حقیقی روابط کو بڑھائیں

اس پر مزید بات کریں تو ہم مزید کچھ مشوروں پر عمل کر سکتے ہیں، جو خوش رہنے والے لوگوں نے بنائے ہیں۔

**لینے کے بجائے دینا سیکھیں :** عام طور پر یہی سمجھا جاتا ہے کہ اپنی فالتو چیزیں دوسروں کو دینے والے نقصان میں رہتا ہے اور چیزیں حاصل کرنے والے کو فائدہ ہوتا ہے جبکہ سماجی نفسیاتی سائنسدانوں نے بتایا ہے کہ اس کا فائدہ دینے والے کو بھی ہوتا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ معاشرے کے ستارے ہوئے لوگوں کی مدد کرنے کا عمل حقیقت میں مدد کرنے والے کیلئے زیادہ فائدہ بخش ہوتا ہے، جو لوگ خوش رہتے ہیں وہ اس حقیقت سے آگاہ ہوتے ہیں۔

**دوسروں کی باتوں کا اثر نہ لیں :** دوسرے لوگوں کے ڈراموں سے دور رہیے اور خود بھی کوئی ڈرامہ مت کیجئے۔ اپنے بارے میں دوسرے لوگوں کی کبھی فضول باتوں پر بالکل بھی توجہ نہ دیں۔ لوگوں کی باتیں سن کر صرف مسکرائیں اور ان سے دور ہو کر اپنے راستے پر چلتے رہیں۔

**رشتے اور تعلقات استواریں :** جن لوگوں کے پانچ یا اس سے زیادہ ایسے دوست ہوں، جن کے ساتھ وہ اپنے اہم مسائل پر گفتگو کر سکتے ہیں، وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں 60 فیصد زیادہ خوش پائے جاتے ہیں۔

**خود سے بھی محبت کریں :** کسی اور کی چاہت میں خود سے محبت کرنا نہ چھوڑیں۔ خوش رہنے والے لوگ جانتے ہیں کہ اپنے آپ سے محبت کرنا خود غرضی نہیں، اگر آپ دوسروں کی مدد اس طرح کریں کہ اپنا خیال بھی رکھیں، تو آپ دوسروں پر اپنی حقیقی شخصیت بھی ظاہر کر سکیں گے اور ہر وقت خوش بھی رہ سکیں گے۔

**مایوسی سے بچیں :** خوش رہنے والوں میں سب سے اچھی صلاحیت یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنی امید پرستی خود تخلیق کر سکتے ہیں۔ صورتحال جتنی بھی زیادہ ناامیدی پیدا کرنے والی ہو، مسائل سنبھالنے والا انسان اس صورت میں بھی امید پرستی اپنانے کا طریقہ کھوج نکالتا ہے۔ ایسے لوگ ناکام بھی ہوں تو ناکامی کو ایک موقع سمجھتے ہوئے ترقی کرنے اور زندگی سے ایک نیا سبق سیکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

**مشکلات کو قبول کیجئے :** جدوجہد، کوشش اور کاوش ترقی کا ثبوت ہے۔ ہمیشہ خوش رہنے والے لوگ اس اصول کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگ غیر معمولی ثروت اور جوصلے کے حامل ہوتے ہیں اور انہیں پوری طرح استعمال کرتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں، چاہے یہ

عمل ان کے لئے تکلیف دہ ہی کیوں نہ ہو۔

**چھوٹی چھوٹی خوشیوں سے لطف اٹھائیں :** آپ غور کریں تو آپ کو ہر جگہ چھوٹی چھوٹی خوشیاں دکھائی دیں گی۔ جب ہم خوشیاں دینے والے کسی لمحے کو نظر انداز کرتے ہیں اس لمحے کو اس کے جادو سے محروم کر دیتے ہیں۔ اگر ہم زندگی کی سادہ چیزوں سے مکمل طور پر لطف اندوز نہیں ہوں گے تو ان سے حاصل ہونے والے فوائد سے خود کو محروم کر لیں گے۔

## دعا

یا اللہ رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تو ہمیں اس کا پورا احترام اور قدر کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس ماہ مبارک کی تمام ساعتوں کی رحمتوں، نعمتوں، برکتوں، بخششوں اور مغفرتوں سے ہمارے گھروں کو مالا مال فرما اور اس رمضان کو ہمارے اندر مثبت تبدیلی کا ذریعہ بنا۔ یارب کریم ہمارے دل میں، دماغ میں، آنکھوں میں اور زبان میں نرمی پیدا فرما دے اور ہماری زبان کو حلاوت اور لطافت سے بھر دے۔ یا اللہ تو اپنے علاوہ ہمیں کسی کا محتاج نہ بنا کسی کے آگے شرمندہ اور رسوا نہ فرما اور اپنے علاوہ سب کے خوف ہمارے دلوں سے نکال کر ہمیں شکر گزار اور نیک بنا دے۔ اے خالق کائنات تیرے حقوق کے ساتھ ساتھ جن لوگوں کے بھی حقوق ہمارے ذمے ہیں انہیں اپنی زندگی میں خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل طور پر ادا کرنے کی اور خشوع و وضوع اور پابندی کے ساتھ پانچوں وقت باجماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ آمین

نماز پڑھتے وقت یہ سوچیں کہ یہ آپ کی  
انحرک نماز ہے اور خدا آپ کو دیکھ رہا ہے

جماعت کی سرگرمیوں میں اچھی طرح دلچسپی سے  
حصہ لے کر آپ اپنی ذمہ داری کا ثبوت دیں

# بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے سلسلے میں ضروری ہدایت

چھان بین کے لئے (For Scrutiny Purpose)

کمپیوٹرائزڈ کارڈ کے لئے نیچے دیئے ہوئے دستاویزات جمع کرانے ہوں گے۔

☆ درخواست گزار کے CNIC کارڈ کی کاپی

☆ والد کا بانٹوا میمن جماعت اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی یا

☆ والد کے انتقال کی صورت میں Death Certificate اور بھائی/بچا (خونی رشتہ دار) کا بانٹوا میمن جماعت

اور CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ درخواست گزار کی دو عدد فوٹو 1x1

شادی شدہ ممبران کے لئے

☆ نکاح نامہ کی فوٹو کاپی یا تاریخ اور اگر درخواست گزار صاحب اولاد ہو تو بچوں کے ”ب فارم“ کی فوٹو کاپی اور

18 سال سے بڑوں کی CNIC کی فوٹو کاپی

☆ بیوی یا شوہر کے CNIC کارڈ کی فوٹو کاپی

☆ دستاویزات مکمل نہ ہونے کی صورت میں فارم جمع نہیں کیا جائے گا۔

آپ سے تعاون کی گزارش کی جاتی ہے

**سکندر محمد صدیق اگر**

کنویز لائف ممبر شپ کمیٹی

بانٹوا میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی





## دل کے ٹکڑے

انہیں سنبھالنا آسان نہیں ہوتا، کبھی دل میں رہنے والے بھی جانے انجانے میں دل دکھا جاتے ہیں

آنسہ ساجدہ حاجی ابوبکر کرنول والا

بچپن میں سب سے زیادہ پوچھا جانے والا سوال ”ابو زیادہ اچھے لگتے ہیں یا امی“ مجھے زہر لگا کرتا تھا اور آج بھی لگتا ہے۔ ناگہانی کسی معصوم ننھی سی جان کو مشکل میں ڈالنا، سب جانتے ہیں کہ ننھے بچوں کی پوری دنیا صرف ان کے والدین ہوتے ہیں، اب ان میں سے کسی ایک کا نام لینا بچوں کو مشکل ترین لگتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں اکثر میرے دل میں آتا کہہ دوں کہ ”امی زیادہ اچھی لگتی ہیں“ کیونکہ قدرتی طور پر بچہ اپنی ماں کے زیادہ قریب ہوتا ہے کچھ طلب اور رسد کا رشتہ بھی ہوتا ہے۔۔۔ ماں اپنے بچے کی تمام بنیادی ضروریات بچپن کے لحاظ سے مثلاً کھلانا، پلانا، نہلانا، دھلانا، سلا نا وغیرہ وغیرہ، باپ کے مقابلے میں زیادہ بہتر طور پر کر رہی ہوتی ہے، اس لئے بچہ بھی باپ کے مقابلے میں ماں سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔

لیکن ابو کا چہرہ نگاہوں میں آتا تو میں رک جاتی کہ ”نہیں نہیں ایسا تو نہیں ہے کہ امی زیادہ اچھی ہیں، ابو بھی بہت اچھے ہیں، ایسے کیسے کہہ دوں کہ امی زیادہ اچھی ہیں“، یہی کیفیت میں نے ہمیشہ ہر اس بچے کے چہرے پر دیکھی جس سے یہ سوال پوچھا جاتا ہے، اس میں میرے بچے بھی شامل ہیں اور آج بھی جس بچے سے یہ سوال پوچھا جائے، وہ ایک گولوں کی کیفیت میں مبتلا نظر آئے گا۔ عمر بڑھتی گئی تو سمجھ آتی گئی اور رشتے بھی بڑھتے گئے، مردوں کے مقابلے میں خواتین زیادہ جذباتی ہوتی ہیں، محبتوں میں شدت پسند بھی ہوتی ہیں اور مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ میں بہت جذباتی ہوں۔

مجھے اپنی عمر کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ ہمہ وقت یہ احساس رہا کہ جیسے میرے دل کے بہت سے ٹکڑے ہیں اور ہر ٹکڑے پر میرا کوئی نہ کوئی پیارا رشتہ قابض ہے، جب دل میں جھانک کر دیکھتی ہوں تو بے شمار لوگ مسکراتے نظر آتے ہیں، کبھی کبھی دنیا کے دھندوں میں الجھ کر کسی کو کچھ

دنوں کے لئے بھول بھی جاؤں تو دل کے کلزے کی دستک ایسی ہوتی ہے کہ وہی سب سے پیارا لگنے لگتا ہے۔ بچپن میں ماں باپ ہی سب کچھ تھے، پھر ان کے ساتھ بہن بھائی کی محبت شامل ہوئی، ہوش سنبھالا تو پتہ چلا کہ کچھ اور رشتے بھی ایسے ہیں جو دل میں ایک بڑی جگہ پر قابض ہیں، پہلے لگتا تھا کہ دل کے صرف دو کلزے ہیں، ایک میں ابورہتے ہیں اور دوسرے میں امی۔

لیکن پھر اندازہ ہوا کہ نہیں میری چونکہ کوئی بہن نہیں اس لئے دونوں بھائیوں نے میرے دل کے بڑے بڑے ٹکروں پر قبضہ کیا ہوا ہے، اس کے علاوہ بھی کچھ کلزوں پر۔ شادی ہو گئی اور مٹھی بھر دل کا ایک بڑا سا ٹکڑا میاں صاحب نے ہتھیا لیا اور ایک اجنبی نے دل کے اس ٹکڑے پر ایسا قبضہ جمایا کہ سب کو پیچھے چھوڑ دیا، خود سے آئے، اپنے ساتھ ساتھ ماشاء اللہ تین عدد اولادوں کو بھی ساتھ لے آئے، تب پتہ چلا کہ اوہو، یہ اولاد تو دل کی سب سے مٹھی مبین ثابت ہوئی، لیکن وہ طاقتور اولاد بھی دل کے باقی کینوں کو بے دخل نہیں کر سکی وہ سب میرے دل کے الگ الگ ٹکڑوں میں اسی طرح آباد رہے، ساتھ ساتھ بھائیوں کی بھی شادی ہو گئی، بھابھیاں آئیں تو دل نے ان کو بھی خوش آمدید کہہ دیا، ان کے ساتھ ساتھ ان کے بچے بھی آتے گئے اور چپکے چپکے میرے دل میں سماتے چلے گئے، ان کی خوشی میری خوشی اور ان سب کا غم میرا غم، کبھی لبوں سے ایسی دعا نہیں نکلی جس میں، میں اپنے دل کے ٹکڑوں کو بھول جاؤں۔

اکثر سوچا کرتی تھی کہ اس موضوع پر لکھوں گی یا دوسری خواتین سے بھی آراء لوں گی کہ کیا سب عورتیں ایسا ہی محسوس کرتی ہیں؟ لکھنے میں اتنی سستی کی کہ بچوں کی شادی کا وقت آ گیا اور ایک پیاری سی، خاموش سی، معصوم لڑکی بہو بن کر ہمارے گھر میں آ گئی، لو بھئی اب دل کو وسعت دینی تھی ناں، وہ جو ہمارے بیٹے کے لئے اپنا سب کچھ چھوڑ کر آئی تھی تو دل کے ایک ٹکڑے کا مالک تو اسے بنا ہی تھا، سوا ب وہ بھی میرے دل میں بستی ہے، اس کے بغیر بھی مجھے کچھ اچھا نہیں لگتا۔ اب بہو کو اکیلے تو نہیں آتا تھا! الحمد للہ میرے دل کا سب سے پیارا کین میری معصوم سی پوتی بھی آ گئی اور ایسے دھڑلے سے آئی کہ آج کل میرے دل پر اس ہی کی حکومت ہے، اسے کسی کو دوٹوں کی ضرورت نہیں پڑی، خود بخود وزیراعظم بن بیٹھی ہے اور وزیراعظم بھی ایسا سخت گیر کہ اس سے پوچھے بغیر کسی سے ملنے کی اجازت بھی نہیں، اپنے آپ میں ایسا مصروف رکھتی ہے کہ کہیں نظیر اٹھانے کا دل بھی چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر مزید کرم کیا ایک نیا داماد اور ایک نئی بہو مزید میرے دل میں جگہ بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور اس میں کامیاب ہوتی بھی نظر آ رہے ہیں۔ اللہ سے یہی دعا ہے کہ وہ بھی میرے دل کے بقیہ کینوں کی طرح ہمیشہ شاد و آباد رہیں اور ہم سب کی خوشیوں میں اضافے کا باعث بنیں (آمین)۔

### حضور ﷺ کا ارشاد

اِسْتَكْثَرُوا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ ۝

(مسلم)

جو تے پہننے کی عادت پختہ کرو اس لیے کہ آدمی جب تک جو تے پہن رہتا ہے، سوار (چلنے پھرنے میں مضبوط) بنا رہتا ہے



## بہنوں کا دسترخوان

حسب ضرورت۔

ترکیب: چنوں کا سارا پانی نتھار لیں۔ پھر اس میں پیاز، زیرہ، ہسی ہوئی لال مرچ، ہرا دھنیا، نمک ملا کر چوپر میں پیس لیں۔ یہ پیسٹ زیادہ نرم اور نہ زیادہ سخت ہو۔ اب اس پیسٹ کو پیالے میں نکال لیں۔ پھر اس میں کارن فلور اور انڈا بھی ملا دیں۔ ایک کڑا ہی میں تیل گرم کریں۔ اب پکوڑوں کو ہلکی آنج پر گولڈن براؤن کر کے تل لیں۔

### کچے گوشت کی بریانی

اجزاء: چکن 750 گرام، دہی ایک کپ، لال مرچ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، ہلدی پاؤڈر آدھا چائے کا چمچ، دھنیا پاؤڈر ایک چائے کا چمچ (چوپ کیا ہوا)، پودینہ (چوپ کیا ہوا) آدھا کپ، ہری مرچیں چار عدد (چوپ کر لیں)، گرم مصالحہ پاؤڈر ایک چائے کا چمچ، ہرا دھنیا (چوپ کیا ہوا) آدھا کپ، نمائرا ایک عدد (سلاٹس کاٹ لیں)، لہسن اور ک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، پیاز ایک عدد (سلاٹس کاٹ لیں)، تیل آدھا کپ، چاول آدھا کلو، ثابت گرم مصالحہ ایک کھانے کا چمچ، زیرہ آدھا چائے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، زرد رنگ ایک چنگلی، پانی ایک چائے کا چمچ۔

ترکیب: پیالے میں چکن، دہی، نمک، لال مرچ پاؤڈر، ہلدی پاؤڈر، دھنیا پاؤڈر، گرم مصالحہ پاؤڈر، ہرا دھنیا، پودینہ، ہری مرچیں، نمائرا اور لہسن اور ک پیسٹ ڈال کر کس کر کے ایک گھنٹہ میرینٹ ہونے کے

### شیر خرمہ

اجزاء: سویاں (چھوٹے ٹکڑے کر لیں) ایک پیالی، دودھ ایک لیٹر، چینی ایک پیالی، چھوڑے (باریک کٹے ہوئے) چھ سے آٹھ عدد، چھوٹی الاچھی چار سے چھ عدد، بادام (کٹے ہوئے) حسب ضرورت، پستے (کٹے ہوئے) حسب ضرورت، ناریل پسا ہوا دو سے تین کھانے کے چمچ، تیل چار سے چھ کھانے کے چمچ۔

ترکیب: دہیگی میں دودھ کو ابال لیں۔ ابال آنے کے بعد اس میں چینی ڈال کر دس سے پندرہ منٹ تک ہلکی آنج پر پکائیں۔ چھوڑوں کو آدھی پیالی دودھ میں بیس منٹ تک بھگو کر رکھ دیں۔ تیل کو کڑا ہی میں درمیانی آنج پر تین سے چار منٹ گرم کر کے الاچھی کڑا لیں۔ بادام، پستے اور چھوڑے ڈال کر گولڈن فرائی کر لیں۔ پھر سویاں ڈال کر تین سے چار منٹ تک فرائی کریں اور ناریل ڈال دیں۔ آہستہ آہستہ چینی ملا ہوا دودھ شامل کریں اور ہلکی آنج پر پانچ سے سات منٹ تک پکائیں۔

### عربی پکوڑے

اجزاء: کابلی پننے ایک پاؤ (دن بھر بھگودیں)، پیاز ایک عدد (درمیانے سائز کی)، انڈا ایک عدد، زیرہ ایک چائے کا چمچ، لال مرچ (پسی ہوئی) ایک چائے کا چمچ، کارن فلور ایک کھانے کا چمچ، ہرا دھنیا آدھی گٹھی، نمک حسب ضرورت، لیموں کارس چھ کھانے کے چمچ، تیل

میں ڈال کر مسلسل چھچھلاتے رہیں تاکہ مصالحہ جل نہ جائے۔ جب مصالحہ سرخ ہو جائے اور تیل الگ ہونے لگے تو اس میں گوشت کے پارچے اور دہی ڈال کر خوب اچھی طرح بھوئیے۔ جب پارچے سرخ ہو جائیں تو انہیں ایک بار بھوئیے اگر شور بہ رکھنا ہو تو شور بے کا پانی ڈال کر چند منٹ دم پر رکھنے کے بعد پتیلی چولہے سے اتار کر اس میں گرم مصالحہ، ہرا دھنیا اور تلی ہوئی پیاز پیس کر ڈال دیجیے۔ گرم گرم نان کے ساتھ سرو کریں۔

### سوجی کے لڈو

اجزاء: سوجی ایک پاؤ، ناریل (کدو کش کر لیں) آدھا حصہ، پیسی ہوئی چینی آدھا پاؤ، چھوٹی الائچی (پیسی ہوئی) پانچ عدد، گھی چار کھانے کے چمچ، دودھ آدھی پیالی۔

ترکیب: گھی گرم کریں اور ہلکی آنج پر سوجی کو بھون کر سنہرا کر لیں۔ سوائے دودھ کے تمام اجزا شامل کریں اور پانچ منٹ مزید بھون لیں۔ اب دودھ شامل بھی کریں اور آمیزے کے چھوٹے چھوٹے لڈو بنالیں۔ لیجئے آپ کے من پسند لڈو تیار ہے۔

### گرلڈ کباب

اجزاء: گوشت آدھا کلو (ایک انچ کے کیوبز کاٹ لیں)، لیموں کا رس تین کھانے کے چمچ، کری پاؤ ڈر ایک کھانے کا چمچ، بہن پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، ادراک پیسٹ ایک کھانے کا چمچ، نمک حسب ذائقہ، سیاہ مرچ پاؤ ڈر حسب ضرورت۔

ترکیب: گوشت میں لیموں کا رس، کری پاؤ ڈر، بہن اور ادراک پیسٹ، نمک اور سیاہ مرچ پاؤ ڈر ڈال کر مکس کریں اور گوشت کو تیس منٹ تک میری نیٹ ہونے دیں۔ انگیٹھی میں کوئلے دھکا لیں۔ گوشت کو سینوں میں پروں اور اسے انگیٹھی پر رکھ کر گولڈن براؤن ہو جانے تک سینک لیں۔ مزید ار گولڈ کباب تیار ہیں۔ سرونگ پلیٹ میں نکالیں اور پرائٹوں کے ساتھ گرم گرم سرو کریں۔

لیے رکھ دیں۔ دیکھی میں چاول کو ثابت گرم مصالحہ، زیرہ اور نمک ڈال کر ایک کئی چھوڑ کر ابال لیں اور چھنی میں ڈال دیں۔ بڑی دیکھی میں تیل گرم کر کے پیاز سنہری کریں۔ میرینیٹ کی ہوئی چکن ڈال کر ڈھک کر تین سے چار منٹ پکائیں اور اس میں چاول اور زرد رنگ پانی میں گھول کر ڈال کر دم پردس منٹ رکھیں۔ سردنگ ڈش میں نکال کر گرم گرم سرو کریں۔

### کھوٹے والی رنگین سویاں

اجزاء: سویاں (باریک والی) تین کپ، سبز الائچی (کوٹ لیں) دو عدد، کیوڑہ دو چائے کے چمچ، پانی آدھا کپ، گھی دو کھانے کے چمچ، زردہ رنگ پاؤ چائے کا چمچ، چینی ڈیڑھ کپ، کشمش دو کھانے کے چمچ، ابلا ہوا پانی تین کپ، کھویا آدھا کلو۔

ترکیب: ابلتے ہوئے پانی میں سویاں ڈالیں اور دو منٹ تک پکائیں۔ ایک الگ دیکھی میں گھی کڑکڑائیں اور اس میں چینی، زردہ رنگ اور آدھا کپ پانی شامل کریں۔ جب چینی پکھل جائے تو آدھی سویاں ڈالیں اور اس پر کھوئے اور کشمش کی تہہ لگائیں۔ پھر بقیہ سویاں ڈال کر کیوڑہ چھڑک کر دو منٹ کے لئے دم پر رکھیں۔ مزید ار سویاں تیار ہیں۔

### تکونے پسندے

اجزاء: پسندے آدھا کلو، تیل حسب ضرورت، پیاز دو عدد، بہن کا جوا ایک عدد، لال مرچ پاؤ ڈر تین چائے کے چمچ، خشک دھنیا پاؤ ڈر ایک چائے کا چمچ، ثابت گرم مصالحہ آدھا کھانے کا چمچ، گرم مصالحہ پاؤ ڈر پاؤ چائے کا چمچ، ہرا دھنیا ایک گھٹی، دہی آدھا پاؤ، نمک حسب ذائقہ۔

ترکیب: ایک عدد پیاز، بہن، دھنیا، نمک اور پانی کے ساتھ پیس کر رکھ لیجئے۔ ایک عدد پیاز کے سلاکس کاٹ لیں پتیلی میں تیل ڈال کر کڑکڑائیں اور اس میں پیاز کے لچھے ڈال کر انہیں سرخ کرنے کے بعد پتیلی سے نکال کر الگ رکھ لیں۔ اس کے بعد ثابت گرم مصالحہ تیل

## شیر

☆ دو گپ باز باتیں کر رہے تھے کہ ایک بولا: ”جب میں نے شیر کے سامنے بندوق رکھی تو.....“ دوسرا بولا: ”پھر کیا ہوا؟“ پہلا بولا: ”تو اس نے مجھ پر چھلانگ لگادی، مگر میں نے ٹی وی بند کر دیا۔“

## نظر

☆ آنکھوں کا ڈاکٹر مریض کو آتے دیکھ کر بولا: ”اول! آپ کی نظر تو واقعی کمزور ہے۔“ مریض حیرت سے بولا: ”لیکن آپ کو کیسے پتا چلا؟“ ڈاکٹر نے ہنس کر جواب دیا: ”اس لئے کہ آپ دروازے کے بجائے کھڑکی سے اندر آ گئے ہیں۔“

## تیراکی

☆ ایک بے وقوف سوکھے دریا میں کشتی چلانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اسے دیکھ کر دوسرا بے وقوف بولا: ”ایسے احمقوں پر مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ اگر مجھے تیراکی آتی تو جا کر اسے بہت مارتا۔“

## بزرگ

☆ ایک شخص بازار سے گزر رہا تھا کہ اس کی نظر ایک تصویر پر پڑی جو کسی نوجوانی افسر کی تھی۔ اس نے دکان دار سے قیمت پوچھی تو دکان دار نے پچاس روپے بتائی۔ اس کے پاس چار روپے کم تھے۔ دوسرے دن وہ پورے پیسے لے کر دکان پر پہنچا تو معلوم ہوا تصویر بک چکی ہے۔ چند روز بعد وہ اپنے دوست کے گھر گیا تو وہی تصویر اسے دیوار پر لگی نظر آئی۔ اس نے دوست سے پوچھا: ”یہ تصویر کس کی ہے؟“ دوست نے فخر سے کہا: ”یہ ہمارے بزرگ تھے۔“ وہ شخص آہ بھر کر بولا: ”چار روپے کم پڑ گئے ورنہ یہ ہمارے بزرگ ہوتے۔“

## اطلاع

☆ ایک مال دار مگر کنبوس شخص کا بیٹا امتحان میں فیصل ہو گیا۔ بہت سوچنے کے بعد بیٹے نے باپ کو ان الفاظ میں اس حادثے کی اطلاع دی: ”پیارے ابا جان! آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اس سال آپ کو

## ہانسی کے

## گول پے

## سانس

☆ مریض: ”جناب میری سانس رک رک کر آتی ہے۔“ ڈاکٹر: ”کوئی بات نہیں، ابھی بند کر دیتا ہوں۔“

## کرنٹ

☆ ایک لیڈر کو تقریر شروع کرنے سے پہلے مانگ درست کرنے کی عادت تھی۔ وہ جہاں بھی جاتے مانگ کو ضرور ہاتھ لگا کر درست کرتے۔ ایک بار کسی طرح مانگ میں کرنٹ آ گیا۔ وہ صاحب تقریر کرنے اسٹیج پر آئے اور حسب عادت جوش میں آ کر مانگ کو ہاتھ لگایا اور زور سے بولے: ”بھائیو! اور بہنو! ہائے میں مر گیا۔“

## لوری

☆ شوہر (بیوی سے): ”مناکتی دیر سے رو رہا ہے، تم لوری سنا کر اسے چپ کیوں نہیں کر دیتیں؟“ بیوی بولی: ”میں لوری سنا تی ہوں تو پڑوسی کہتے ہیں کہ تم نے کوئی رونے دیا کرو۔“

## ویگن

☆ ایک زخمی شخص سڑک کے کنارے پڑا جیج رہا تھا: ”ہائے میں مر گیا، ہائے میں مر گیا!“ ایک راہ گیر نے پوچھا: ”کیا ہوا بھائی کیوں اتنا چلا رہے ہو؟“ زخمی شخص: ”ہائے کیا بتاؤں، ایک ویگن مجھے ٹکر مار گئی اور ویگن کے پیچھے لکھا ہوا ہے کہ اچھا، دوست پھر ملیں گے۔“



میں بولی جائے۔“

### کما کر کھاؤ

☆ ایک بھکاری نے بس اسٹاپ پر کھڑے ہو کر ایک آدمی سے کہا: ”ایک روپے کا سوال ہے بابا۔“ اس شخص نے جواب دیا: ”ٹماٹر کھاؤ“ بھکاری نے پھر اس آدمی سے کہا: ”ایک روپے کا سوال ہے بابا۔“ اس شخص نے پھر جواب دیا: ”ٹماٹر کھاؤ۔“ بھکاری نے ساتھ کھڑے دوسرے آدمی سے پوچھا: ”میں اس سے ایک روپیہ مانگتا ہوں اور یہ کہتا ہے کہ ٹماٹر کھاؤ۔“ اس آدمی نے جواب دیا: ”دراصل یہ تو تالا ہے، یہ کہتا ہے کہ کما کر کھاؤ۔“

### چشمے

☆ ایک شخص دکان میں داخل ہوا اور بولا ”ڈاکٹر صاحب! مجھے چشمے کی سخت ضرورت ہے۔“ دکاندار نے جواب دیا ”واقعی! آپ کو چشمے کی بہت زیادہ ضرورت ہے کیونکہ یہ طوائی کی دکان ہے۔“

### مسکرانا

☆ استاد: ”کتنی بری بات ہے۔ تم مار کھا کر خوش ہو رہے ہو!۔“ شاگرد: ”جناب! آپ نے ہی کہا تھا کہ مصیبت میں مسکرانا چاہئے۔“

### واپس

☆ گائیڈ (سیاح سے): جو بھی اس راستے سے پہاڑ پر گیا وہ آج تک واپس نہیں آیا۔ سیاح (گھبراتے ہوئے) کک۔ کیا مطلب؟ پھر وہ کہاں گیا؟ گائیڈ: دوسری طرف آسان راستے سے اتر گیا۔

میری کتابوں پر رقم خرچ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی، کیوں کہ میرے استادوں نے مجھے مزید ایک سال تک موجودہ کلاس میں ہی رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔“ باپ نے خط پڑھ کر جواب میں لکھا: ”مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی ہے یکہ تم نے ایک سال کے تمام اخراجات سے مجھے بچا لیا ہے، لہذا اب تم اگلے سال تک کسی قسم کا خرچ مانگنے کی زحمت نہ کرنا۔“

### پٹائی

☆ بیٹا (ابا جان سے): ”آپ تو کہتے ہیں کہ اپنے سے چھوٹوں کو مارنا بہت بری بات ہے۔“ والد: ”ہاں بیٹا یہ تو بہت ہی بری بات ہے۔“ بیٹا: ”تو ابا جان! یہ بات آپ ہمارے ماسٹر صاحب کو کیوں نہیں سمجھاتے وہ تو برابر چھوٹے چھوٹے بچوں کی پٹائی کرتے رہتے ہیں۔“

### پانی

☆ ایک صاحب کے گھر میں چور گھس آیا۔ ان صاحب نے بہت ہمت اور ہوشیاری سے کام لے کر چور کی کینٹی پر پستول رکھ کر اس کے ہاتھ اوپر کرادیے اور اس کا منہ دیوار کی طرف کروادیا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہے تھے کہ اب کیا کیا جائے کہ ان کا بیٹا پانی کا ایک گلاس لے کر آیا اور بولا ”ابو! پستول میں پانی بھر لیں، یہ پانی کے بغیر نہیں چلتا۔“

### اردو

☆ عامر (ناصر سے): کیا تم انگریزی جانتے ہو؟ ناصر: ”ہاں اگر اردو

## رشتے جو طے ہوئے



## مگنیاں

اپریل 2020ء

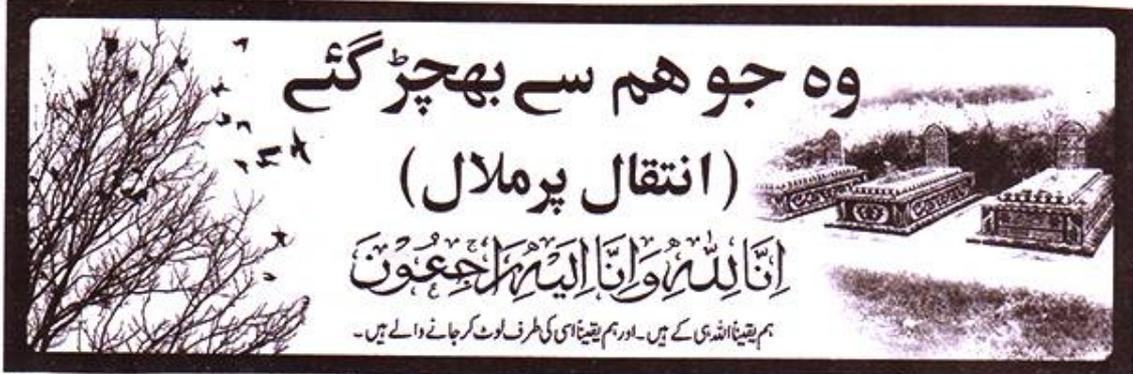
تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
17 اپریل 2020ء	فیضان حاجی محمد موسیٰ عبدالستار فلوری کا رشتہ فقیر نوید عرفان عبدالرحمان میسور والا سے طے ہوا	1
11 اپریل 2020ء	سلیمان محمود غزنوی آدم مائے مینی کا رشتہ مہر النساء محمد علی عبداللہ منارہ سے طے ہوا	2
11 اپریل 2020ء	شایان جاوید صدیق ایدھی کا رشتہ رابعیہ عبدالرؤف عبداللطیف گیلی سے طے ہوا	3
16 اپریل 2020ء	عبدالکریم محمد نعمان رحمت اللہ سیریا کا رشتہ حادیہ محمد سلیم عبدالحمید سے طے ہوا	4
23 اپریل 2020ء	فیصل عبدالرزاق محمد ہاشم مینڈھا کا رشتہ زینب محمد جاوید عمر سے طے ہوا	5
23 اپریل 2020ء	سیر محمد اقبال عبدالستار سلاٹ کا رشتہ مہک محمد کاشف جان محمد لاکھانی سے طے ہوا	6
28 اپریل 2020ء	محمد راہیل محمد رفیق عبدالشکور آکھانی کا رشتہ نیلم علی علی بابا جان سے طے ہوا	7

## ماہنامہ میمن برادری کے بچوں کا رشتہ

## دیگر برادری میں طے ہوا

اپریل 2020ء

تاریخ	اسمائے گرامی	نمبر شمار
14 اپریل 2020ء	محمد شعیب عبدالرزاق محمد اسماعیل ٹیبل کا رشتہ عفرین محمد ذکر عبدالستار نونا نکلیا سے طے ہوا	1
15 اپریل 2020ء	محمد بلال محمد شریف حاجی ایوب کا رشتہ لائبر محمد اشفاق عبدالنظار نی نی سے طے ہوا	2

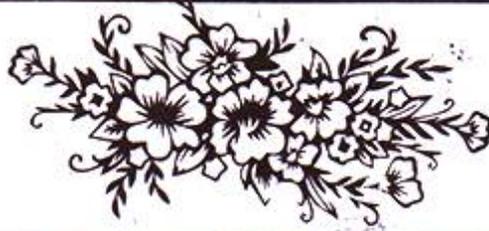


بانٹو انجمن حمایت اسلام کی جانب سے موصولہ مرحومین کی فہرست کا گجراتی سے ترجمہ  
 یکم اپریل 2020ء --- 30 اپریل 2020ء ٹیلی فون نمبر: بانٹو انجمن حمایت اسلام 32202973

تعزیت: ہم ان تمام بھائیوں اور بہنوں سے دلی تعزیت کرتے ہیں جن کے خاندان کے افراد اللہ رب العزت کے حکم سے انتقال کر گئے۔ دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)  
 صدر، جنرل سیکریٹری اور راکین مجلس منتظمہ بانٹو امین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی  
 نوٹ: مرحومین کے اسمائے گرامی بانٹو انجمن حمایت اسلام کے ”شعبہ تجہیز و تکفین“ کے اندراج کے مطابق شائع کئے جا رہے ہیں۔

نمبر	تاریخ وفات	نام بمعہ ولدیت لزوجیت	عمر
-1	یکم اپریل 2020ء	میسونہ سلیمان بھوت زوجہ عبدالشکور	80 سال
-2	یکم اپریل 2020ء	پونس اسماعیل ہدی	76 سال
-3	یکم اپریل 2020ء	امینہ عثمان مانڈویا زوجہ رحمت اللہ بلوانی	70 سال
-4	2 اپریل 2020ء	حاجی عبدالستار سلیمان داؤد چونا والا	85 سال
-5	3 اپریل 2020ء	رضوان عبدالستار مانڈویا	60 سال
-6	7 اپریل 2020ء	عبدالرزاق سلیمان مانا دروالا	74 سال
-7	8 اپریل 2020ء	محمد یوسف عبداللطیف حبیب اڈوانی	64 سال
-8	12 اپریل 2020ء	خیر النساء محمد عثمان شیخا زوجہ ابوبکر رحمت اللہ لوبھیا	65 سال
-9	15 اپریل 2020ء	عبدالستار صالح محمد کھانانی	73 سال
-10	17 اپریل 2020ء	محمد ندیم عبدالعزیز مانڈویا	52 سال
-11	18 اپریل 2020ء	محمد صدیق نور محمد اڈوانی	74 سال
-12	21 اپریل 2020ء	زبیدہ عبدالستار بکالی زوجہ عبدالستار ہاشم خیل	77 سال

عمر	نام بمعہ ولدیت و زوجیت	تاریخ وفات	نمبر نظر
61 سال	محمد سلیم محمد مانڈویا	22 اپریل 2020ء	-13
60 سال	زیتون بانو ابا علی آدم کھانہ والا زوجہ یوسف پادیدی والا	23 اپریل 2020ء	-14
67 سال	سکندر عبدالستار موسانی	24 اپریل 2020ء	-15
60 سال	یاسمین عبدالعزیز دوچکی زوجہ الیاس بھنڈا	26 اپریل 2020ء	-16
65 سال	نہنہ اسماعیل زوجہ عبدالرزاق پاچوڑ والا	27 اپریل 2020ء	-17
65 سال	محمد سلیم ولی محمد کوشاری	29 اپریل 2020ء	-18
71 سال	ابوبکر محمد احمد غازی پور والا	30 اپریل 2020ء	-19



قیام 1916ء بانٹوا (انڈیا) قیام 1948ء کراچی (پاکستان)

بانٹوا انجمن حمایت اسلام

چوبیس گھنٹے خدمت کے لئے کوشاں

ضروری گزارش

بانٹوا انجمن حمایت اسلام کی جانب سے میت کے غسل، کفن اور قبرستان لے جانے کے لئے بسوں کی سروس چوبیس گھنٹے موجود ہے۔ یہ خدمت بانٹوا میمن برادری کے علاوہ دیگر تمام برادریوں کو سہولتیں دی جاتی ہیں۔ اس کے لئے ٹیلی فون نمبر پر دن رات میں کسی وقت رابطہ کر سکتے ہیں۔ اس نیک کام کے لئے چار بسیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ شادی بیاہ پر شادی ہال پر مہمانوں کو لے جانے کے لئے بسوں کی بکنگ کی جاتی ہے۔

عبدالعزیز ایدھی

اعزازی جنرل سیکریٹری بانٹوا انجمن حمایت اسلام

فون نمبر: 32202973 - 32312939

پتہ: کالیاسینٹر گراؤنڈ فلور، نواب مہابت خانچی روڈ، بلتھقال کھارادر جنرل اسپتال کراچی

# Engagement



S.NO	APRIL 2020 NAMES	DATE
1	☆.....Faizan Haji Muhammad Moosa Abdul Sattar Fuloori with Naqiya Naveed Irfan Abdul Hannan Mysorewala	07-04-2020
2	☆.....Salman Mehmoood Ghaznavi Adam Maimini with Meherunisa Muhammad Ali Abdullah Munara	11-04-2020
3	☆.....Shayan Jawed Siddiq Adhi with Rabia Abdul Rauf Abdul Latif Gheli	11-04-2020
4	☆.....Abdul Kareem Muhammad Noman Rehmatullah Seria with Hadiya Muhammad Saleem Abdul Majeed	16-04-2020
5	☆.....Faisal Abdul Razzak Muhammad Hashim Mendha with Zeenat Muhammad Jawed Umer	23-04-2020
6	☆.....Sameer Muhammad Iqbal Abdul Sattar Silat with Mehak Muhammad Kashif Jan Muhammad Lakhani	23-04-2020
7	☆.....Muhammad Raheel Muhammad Rafiq Abdul Shakoor Akhai with Neelam Ali Ali Baba Jan	28-04-2020

Printed at: **Muhammed Ali -- City Press**

OB-7A, Mehersons Street, Mehersons Estate,  
Talpur Road, Karachi-74000. PH : 32438437

Honorary Editor: **Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**

Published by: **Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**

At **Bantva Memon Jamat (Regd.)**

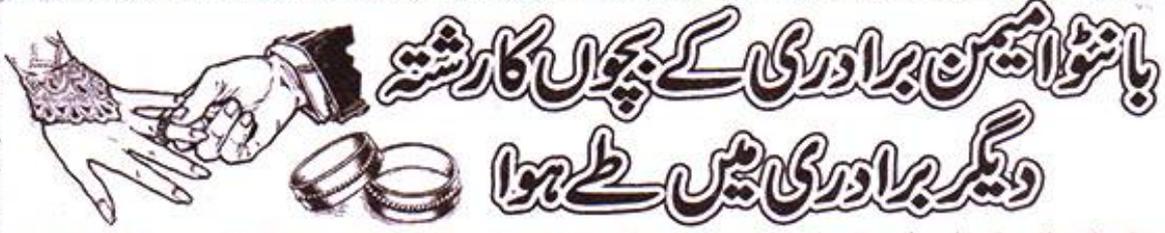
Near Raja Mansion, Beside Hoor Bai Hajiani School, Yaqoob Khan Road, Karachi.

Phone: 32728397 - 32768214 - 32768327

Website : [www.bmj.net](http://www.bmj.net) Email: [donate@bmj.net](mailto:donate@bmj.net)



بانٹوا ميمون جماعت  
قائم: 2012ء



بانٹو ایمین برادری کے بچوں کا رشتہ  
دیگر برادری میں طے ہوا

S.NO	NAMES	APRIL 2020	DATE
1	☆.....Muhammad Shoaib Abdul Razzak Muhammad Ismail Patel with Arfreen Muhammad Ziker Abdul Sattar Nautankia		14-04-2020
2	☆.....Muhammad Bilal Muhammad Sharif Haji Ayub with Laiba Muhammad Ashfaq Abdul Ghaffar Nini		15-04-2020

## بانٹو میمن جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

بانٹو میمن برادری کے ضرورت مند طلبہ و طالبات کو



پروفیشنل تعلیم کے لیے اسٹڈی سٹپ



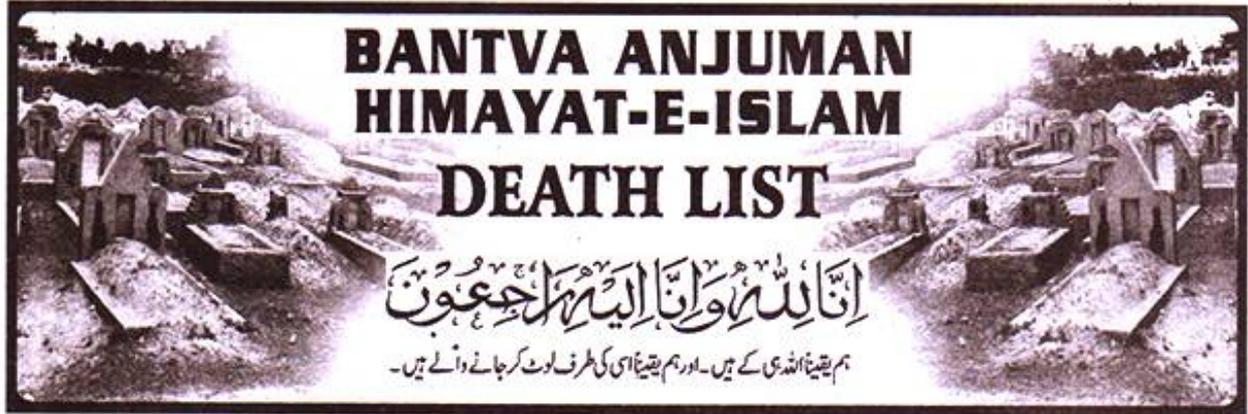
زکوٰۃ فنڈز سے

بانٹو ایمین برادری کے وہ طلبہ و طالبات جو مالی وسائل نہ ہونے کے سبب اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں مثلاً ڈاکٹرز، وکیل، انجینئرز، چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ، آرکیٹیک اس کے علاوہ دیگر ٹیکنیکل پروفیشنل کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند اور ضرورت مند طالب علموں کے لیے بانٹو ایمین جماعت کی جانب سے مالی تعاون کیا جاتا ہے جو طلبہ و طالبات مالی سپورٹ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ بانٹو ایمین جماعت سے رجوع کریں۔ نیک خواہشات کے ساتھ

محمد عمران محمد اقبال ڈنڈیا فون 32768214 - 32728397

کنوینر ایجوکیشن کمیٹی  
بانٹو ایمین جماعت (رجسٹرڈ) کراچی

پتہ: بلحہ بانٹو ایمین جماعت خانہ، حور بائی حاجیانی اسکول،  
یعقوب خان روڈ نزد راجہ مینشن کراچی



1st April to 30th April 2020

Bantva Anjuman Himayat-e-Islam

Contact No. 32202973 - 32201482

S.No.	Date	Name	Age
1	01-04-2020	Memoona Suleman Bhoot w/o. Abdul Shakoor	80 years
2	01-04-2020	Younus Ismail Badi	76 years
3	01-04-2020	Amina Usman Mandvia w/o. Rehmatullah Bilwani	70 years
4	02-04-2020	Haji Abdul Sattar Suleman Dawood Chautawala	85 years
5	03-04-2020	Rizwan Abdul Sattar Mandvia	60 years
6	07-04-2020	Abdul Razzak Suleman Manodrawala	74 years
7	08-04-2020	Muhammad Yousuf Abdul Latif Habib Advani	64 years
8	12-04-2020	Kheroon nisa Muhammad Usman Sheikha w/o. Abu Baker Rehmatullah Lobhia	65 years
9	15-04-2020	Abdul Sattar Saleh Muhammad Khanani	73 years
10	17-04-2020	Muhammad Nadeem Abdul Aziz Mandvia	52 years
11	18-04-2020	Muhammad Siddiq Noor Muhammad Advani	74 years
12	21-04-2020	Zubeida A.Sattar Bakali w/o. A. Sattar Hashim Gheli	77 years
13	22-04-2020	Muhammad Saleem Muhammad Mandvia	61 years
14	23-04-2020	Zaitoon Bano Aba Ali Adam Khamblawala w/o. Yousuf Padidiwala	60 years
15	24-04-2020	Sikandar Abdul Sattar Moosani	67 years
16	26-04-2020	Yasmin Abdul Aziz Dojki w/o. Ilyas Bhatda	60 years
17	27-04-2020	Zainab Ismail w/o. Abdul Razzak Pajodwala	65 years
18	29-04-2020	Muhammad Salim Wali Muhammad Kothari	65 years
19	30-04-2020	Abu Baker Muhammed Ahmed Ghazipura	71 years

## માનો હક

એક શપ્ત સલ્લલ્લાહો અલયહી વસલ્લમની સેવામાં હાજર થયો. તેણે અરજ કરી કે અલ્લાહના રસૂલ સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમ કોની સેવાનો હક મારા પર વધુ છે. આપ સલ્લલ્લાહો અલયહે વસલ્લમએ ફરમાવ્યું: “તારી માનો.” તેણે અરજ કરી તેમના પછી કોણ? આપે ફરમાવ્યું: “તારી માનો.” તેણે અરજ કરી તેમના પછી કોણ? આપે ફરમાવ્યું: “તારા બાપનો.”

(બુખારી અને અબી હુરૈરહ, કિતાબુલ અદબ મુસ્લિમ, કિતાબુલબર વસ્સિલા)

સમજૂતી: સંતાને મા-બાપનો આદર અને વિવેક જાળવવો જોઈએ અને એ બંનેની સેવા કરવી જોઈએ પરંતુ અમુક કારણોસર માનો હક વધારે છે.

અલ્લાહ તઆલાએ ફરમાવ્યું છે: અમે મનુષ્યને આદેશ આપ્યો કે તે પોતાના માતા-પિતા સાથે ભલાઈપૂર્વક વર્તે, તેની માએ તકલીફ ઉઠાવીને તેને પેટમાં રાખ્યો અને તકલીફ ઉઠાવીને જણાવ્યો અને તેના ગર્ભ અને ધાવણ છોડાવવામાં ત્રીસ મહિના લાગ્યા. (સૂરે અહકાફ-૧૫)

માનો હક ત્રણ ગણો બને છે, સંતાનો બાપની સરખામણીમાં મા સાથે ત્રણ ગણો વધુ સારો વર્તાવ કરે, કેમ કે (૧) તે ગર્ભનો ભાર ઉપાડે છે. (૨) પ્રસૂતિની જીવલેણ તકલીફો સહન કરે છે. (૩) પોતાના દૂધથી બાળકનો ઉછેર કરે છે. (૪) બાળકની માંદગી, અનિદ્રા અને તકલીફમાં તે તેના આરામ અને ઊંઘની દરકાર રાખતી નથી. (૫) ધાવણના સમયથી બાળપણ સુધી તેની સારસંભાળ, દેખરેખ અને પોષણની જવાબદારી પણ એજ

ઉઠાવે છે. એક રિવાયતમાં હઝરત અબૂ હુરૈરહ રદિયલ્લાહુ અન્હુ તેમની (કમજોર અને વૃદ્ધ) માની સેવાયાકરીમાં રહેવાને કારણે હજ પર જતા ન હતા, ત્યાં સુધી કે તેમની માનો ઈન્તેકાલ થઈ ગયો. (મુસ્લિમ, કિતાબુલ ઈમાન, પ્રકરણ સોહમતુલ મસાલીક) કેમ કે માની સેવા કરવી નફીલ હજ પર અગ્રતા ધરાવે છે.

### ખીચડીમાં ઘી મુલ્લા હથુરાણી

એ જ મારા દિલ મહી કાયમ વલોવાયા કરે શ્રીમતી પાછળ બધે શ્રીમાન દોરાયા કરે વાપરી લો ફિ બટર જો છૂટથી મળતું રહે ખીચડીમાં એટલે ઘી રોજ ઢોળાયા કરે સાવચેતી રાખજો જો દેશ ફરવા જાય તો, લૂંગી, લેંઘો ને કદી જોડાય ચોરાયા કરે આશા પર વિશ્વાસ રાખીને ચુવાનો આજના શોખચલ્લીના વિચારોમાં જ ખોવાયા કરે સાવધાનીથી રહે ના ચુકેમાં અગર તો એ બુઠા અસ્તરાથી રોજ મૂંડાયા કરે હોય ઘરમાં એક ને બીજી કરે ઠેરી અહીં બાપડો બે બાજુએથી રોજ છોલાયા કરે હર સમય કડવો અનુભવ થાય છે સૌને અહીં સત્ય બોલે તે છતાં કાયમ વગોવાયા કરે નાય રે કઠપુતલી આ પેસો નચાવે છે તને વાંદરાઓ જેમ શ્રોતાઓય ડોકાયા કકરે જો મળે કહ્યાગરી અવલાદ ‘મુલ્લાજી’ અગર બાપના વેપાર ધંધામાં પલોટાયા કરે

વડીલો બાળકોને ઈદી સાથે ભેટ-સોગાદો પણ આપે છે જેથી એમનામાં ખુશીની લહેર દોડી જાય છે અને ભારે ખુશી અનુભવે છે અને ઈદીની રકમ ગણાતા રહે છે.

સમી સાંજે બધા જણ ફેમિલી સાથે સહેલસપાટા માટે બહાર નીકળી પડે છે. ફરવાના સ્થળો પાર્કિંગ રૂમ કરે દરેક ફરવાના સ્થળે ભારે ભીડ હોય સમુદ્રી પટ્ટી ઉપરે તો લોકો ઉમટી પડે છે અને રાત્રીનું જમણ બહાર ફૂડ સેન્ટરો, હોટલો, સી બીઝ તેમજ બીજા ઠેકાણે કરે છે અને મોડી રાત્રે ઘરે પાછા ફરે છે અને આમ ઈદનો આનંદ ખૂબ જ માણે છે.

વિશ્વભરના મુસલમાનો પુરુષો-મહિલાઓ-બાળકો વડીલો બધા જણાએ રમઝાનુલ મુબારકબાદ અલ્લાહ તઆલા તરફથી રોઝેદારો-ઈબાદતગુઝારો ઝકાત-સદકો ફીઝ કાઠ નારાઓ માટે અણમોલ ભેટ ઈદુલ ફિઝને ખૂબજ આનંદ અને ઉત્સવ સાથે ઉજવે છે. ઈદુલ ફિઝની ફઝીલતો અને રહેમતોનું પણ ભરપૂર લાભ ઉપાડે છે. ઈદના ત્રણ દિવસ આનંદ ઉલ્લાસ સાથે ભારે ધામધૂમ ઉજવણી કરે છે.

અલ્લાહ તઆલા આપણા બધાને આવી અને ઈદુલ ફીઝની ખુશીઓ નસીબ કરે આમીન.

\*\*\*

## જીંદગીમાં આટલું યાદ જરૂર રાખો

- ૧) માતા-પિતા ક્રોધી છે, પક્ષ પાતી છે, એમનો સ્વભાવ વહેમી છે એ બધુ બે નંબરમાં છે.... પણ એ મા-બાપ છે તે એક નંબરમાં છે....
- ૨) બીજનો દોષ કાઢતા પહેલા પોતાના દોષ જુઓ.
- ૩) દુઃખમાં રહેવું સહેલું છે, દુઃખો સામે લડવું સહેલું છે. પણ દુઃખને હસતાં હસતાં સહેવું ખૂબ મુશ્કેલ છે.
- ૪) જમીન જો એના ખોદનારને પાણી આપે છે તો પછી આપણે તો માણસ છીએ ! આપણું “ખોદે” એને આપણે પ્રેમ કેમ ન આપીએ ?
- ૫) મન સ્વસ્થ રહે તો દુઃખમાં દિવાળી અને મન અસ્વસ્થ રહે તો સુખમાં હોળી.
- ૬) તમે આમ બોલ્યા હતા.... એમ કહેવાને બદલે હું આમ સમજ્યો હતો.... એક કહેવા લાગીશું તો..... ઘણી ગેરસમજે દૂર થયા લાગશે.!!!!
- ૭) મુર્ખ સાથે દલીલમાં ન ઉતરતા નહિં તો લોકોને બે વચ્ચેનો ભેદ ખબર નહિં પડે.

## સૂચના

કુરઆનની પવિત્ર આયતો અને હદીસો વાંચકોના દીની જ્ઞાનમાં વધારો કરવા, એમને મઝહબી માર્ગદર્શન પૂરું પાડવા તેમજ દીનની તબલીગ કરવાના હેતુથી રજૂ કરવામાં આવે છે. એમનો સંપૂર્ણ એહતેરામ જાળવવાની સૌ કોઈની ફરજ છે, આથી જે જગ્યાએ છપાઈ હોય એની બેહુરમતી ન થાય તેની સંપૂર્ણ કાળજી લેવા વિનંતી કરવામાં આવે છે.

રોઝેદારો માટે પરવરદિગારની અનમોલ ભેટ

## ઈદુલ ફિત્ર

★ રોઝેદારો-બીન રોઝેદારો નાના બાળકો-નવયુવાનો, વડીલો બધા તેનો આનંદ માણે છે  
★ સદકએ ફિત્ર આપે છે. એકબીજાને ગળે મળે છે. બાળકોને ઈદી અપાય છે.  
સગાસંબંધીઓના ઘરે જઈ તેમને મીઠાઈઓ અને ભેટ-સોગાદ આપે છે. ★ નમાઝે ઈદની  
અદાયગી માટે મસ્જિદો, પાર્ક-ગ્રાઉન્ડ ગીયોગીય ભરાઈ જાય છે. વિશ્વના મુસલમાનો  
આ તહેવાર ભારે જોશ અને જઝબા સાથે ઉજવે છે.

### લેખક: અબ્દુલ અઝીઝ વલી

૨૪બ મહિનાના આરંભથી જ દીનદારો રોઝા રાખવાની શરૂઆત કરી માટે રમઝાનની તેયારીઓ શરૂ કરી દીએ છે. એજ રીતે રમઝાનનો આગમન થતા ઈદુલ ફિત્રની તેયારીઓનો આરંભ થઈ જાય છે.

પ્રથમ રમઝાનથી જ મસ્જિદ નમાઝીઓથી ભરાઈ જાય છે. રોઝેદારોમાં ઈફતારી અને સેઠરીની વ્યવસ્થાઓ કરાય છે. શહેરમાં ઠંકઠેકાણે ઈફતારીના સ્ટોલો, ઠંડા પીણા-શરબતની વ્યવસ્થા કરાય છે. મદ્રેસાઓ, જાહેર સ્થળો, બંગલાઓમાં ત્રણ દિવસીય, પાંચ દિવસીય તથા ૧૦ દિવસીય ઘરઁનીહના ઈજતેમાઓ થાય છે. રમઝાનમાં દીનદારો, રોઝેદારો અલ્લાહની રહેમતો-નેઅમતોનો ભરપૂર લાભ ઉપાડે છે. બઝારોમાં રાત્રે ઈદની ખરીદારી માટે લોકો ઉમટી પડે છે.

લયલતુલ કદ્રની મુબારક રાત્રે તરાવીહમાં કુર્આન શરીફનું ખત્મ થાય છે. દીનદારો પૂરી રાત ઈબાદતમાં દુઆ ગુઝારે છે અને સદકો ફિત્ર આપવાનું શરૂ કરી દે છે જે ઈદની નમાઝ પહેલા અદા કરી દેવાતું હોય છે જેથી ગરીબો પણ ઈદની

પુશીઓ ઉજવી શકે.

એ જ રીતે 'ઝકાત' આપવાનું પણ રમઝાનના આગમન સાથે શરૂ થઈ જાય છે. પોતપોતાની સંસ્થાઓ માટે 'ઝકાત-ડોનેશન' ફંડ એકઠું કરનાર સેવાભાવીઓ સક્રિય થઈ સખીદાતાઓથી વધુથી વધુ પોતાની સંસ્થા માટે 'ઝકાત' મેળવવા પ્રયાસો કરે છે. એ જ રીતે વોલન્ટિયરો સદકે ફીત્ર વસુલ કરવા સંસ્થાઓ તરફથી મસ્જિદ બહાર અને ઠંકઠેકાણે સ્ટોલો લગાવી નેકીના કામે લાગી જાય છે.

રમઝાનમાં રોઝેદારો-ઈબાદતગુઝારો માટે અલ્લાહ તઆલા તરફથી અણમોલ ભેટ ઈદુલ ફિત્ર છે જેનો આરંભ બે રકાત નમાઝ પછી ખુલ્લા ઉપરે ખલાસ થાય છે. લોકો ઉલ્લાહભેર એકબીજાથી ગળે મળે છે, મુબારકબાદી આપે છે.

દરેક જણ નવા કપડા પહેરે છે. દોસ્તો-ઓળ ખીતાઓ અને સગાસંબંધીઓની ખબરગીરી કરે છે., એકબીજાના ઘરે મીઠાઈઓ અને કેક લઈને જાય છે, ભેટ-સોગાદો આપે છે. ઘરે આવનારાઓનું ખુશીથી સ્વાગત કરાય છે. આનંદ અને ઉલ્લાસનો આ સીલસીલો દિવસભર જારી રહે છે.

છે. આ જવાબદારી આપણી પ્રગતિ અને ખુશીઓ માટે જરૂરી છે. ઈદુલ ફિત્ર ફક્ત તહેવાર જ નહીં બલકે આપણી ખુશીઓની પરીક્ષાઓનો એક તરીકો પણ છે અને આ મુબારક દિવસના પ્રસંગે આપણી જવાબદારીઓ પૂરી કરવા માટે અલ્લાહ તઆલાની ખુશનુદી મેળવવાથી વધુ મોટું ઈનામ શું હોઈ શકે. ઈદુલ ફિત્રનો તહેવાર આપણા માટે એ સંદેશ લાવે છે કે એક માણસ દુનિયા ભરના લોકોની 'સામુહિક જુદગી'નો સામાન્ય હિસ્સો છે અને સમાજથી અલગ રહીને કોઈ પણ રીતે સફળ માણસ નથી બની શકતો. આપણને જોઈએ કે આપણે 'ઈદુલ ફિત્ર'ના આ સંદેશને અપનાવીએ અને સામુહિક જુદગીને આપણી જુદગીનો મક્કસદ બનાવીએ. હદીસે રસૂલ (સ.અ.વ.) છે કે "જે રોગેદાર મુસલમાન ઈદની નમાઝ પહેલા ફિત્રો અદા નથી કરતો તેના રોગા કબૂલીયતના દરગા સુધી નથી પહોંચી શકતા."

રોગાની કબૂલીયત માટે ફિત્રાને જરૂરી શરત બતાવીને હકીકતમાં ઈસ્લામને તેની સ્પીટ (રૂહ)ને ભંતાવવામાં આવી છે જે ગરીબપરવરી અને ઈન્સાનીયતનવાઝીની દલીલ છે. પછી ઈસ્લામની 'ઈદુલ ફિત્ર' ખેલ-તમાશા, શોર-બકોર, હંગામાનું નામ નથી આ શબ્દ 'ખુશી' લીબાસ અને બીજી ખુશીઓથી નથી બલકે આ અલ્લાહ તઆલાની સામુહિક ઈબાદતથી લઈને સંપ-એકતા, મોહબબત-ભાઈચારો, હમદર્દી, પાકીઝગી, તહારત જેવી ઉચ્ચ પ્રકારની છે. આજના દિવસે સફેદપોશ લોકો આપણને આપણી જવાબદારી યાદ અપાવે છે. આ લાચાર-જરૂરતમંદ, બેબસ લોકો જેઓ ભીખ નથી માંગી રહ્યા તેની જરૂરતો આપણા ઝમીર-આત્માને ઝંઝોળે છે.

આવો આપણે આજે સૌ મળીને એ વચન લઈએ કે બાંટવા મેમણ બિરાદરીથી ગેરશરહ, ગેરજરૂરી ફૂરિવાજોને ઊખાડીને ફેંકી દઈએ અને તેના મક્કસદ માટે દરેક સાથે ભરપૂર સહકાર કરીએ સંપ, એકતા અને ભાઈચારાના જઝબાને વેગ આપીએ જેથી ઈદની ખુશીઓમાં બાંટવા મેમણ બિરાદરીનો દરેક શખ્સ તેમાં શામીલ થઈ શકે, ખુશ થઈ શકે અને તે પોતે મહેસુસ કરે કે તેની ખુશીઓમાં તેનો પણ ભાગ છે, તેના પર તેનો પણ હક છે. આમ પણ આપણા મઝહબની તાલીમ પણ એ જ છે કે બીજાઓ માટે જીવતા રહીને તેમની જુદગીઓને પણ સંવારીએ અને પોતાની જુદગીને પણ કામ્યાબ બનાવો.

**બાંટવા મેમણ જમાત (રજુ.) કરાચીના ઓહદેદારો, મેનેજીંગ કમિટીના સભ્યો અને સબ કમિટીઓના કન્વીનર સાહેબો તરફથી બાંટવા મેમણ બિરાદરી અને આલમે ઈસ્લામને**

**ઈદુલ ફિત્ર**

**ની અંતઃકરણપૂર્વક મુબારકબાદ પેશ કરીએ છીએ.**

# ઈદુલ ફિત્રનો હકીકી હેતુ

## અમાનુલ્લાહ અ. સત્તાર નાનડીયા

ઈદુલ ફિત્ર એક હકીકી ઈસ્લામી તહેવાર છે જેની ખુશી અને ઉમંગોનો કોઈ જવાબ નથી અને પછી તેની રૂહપરવરી તો તેની જગ્યાએ અલગ જ છે. ઈદનો દિવસ એવો મુબારક દિવસ હોય છે જેમાં દરેક મુસલમાનોનો ચહેરો ખુશીથી નીરખી રહ્યો હોય છે. ઈદના દિવસે અલ્લાહ તઆલાની રહેમત પુરજોશ હોય છે પરંતુ હકીકત એ છે કે ઈદની સાચી અને હકીકી ખુશી તેને જ મળે છે જેમણે આ સાપ્ત ગરમીની મોસમમાં માટે રમઝાનમાં અલ્લાહની ખુશનુદી ખાતર રોઝા રાખ્યા, નમાઝો પઢી, ઝકાત અદા કરી, દયાનતદારી સાથે કામ કર્યું, બેઈમાની, ગીબત, રૂશ્વત અને એવા પ્રકારની બીજી બૂરાઈઓથી પોતાને સુરક્ષીત રાખ્યા કે રાખવાની કોશિષ કરી. એવા લોકો પોતાના હેતુ અને ઉદ્દેશમાં સફળ રહ્યા.

ઈદ મુસલમાનોનો કોમી અને મઝહબી તહેવાર છે. આજના દિવસે મુસલમાનો પછી તે કોઈ પણ ફિક્કાના કે કોઈ પણ અકીદાના હોય દેશના ખૂણે ખૂણેથી સંબંધ રાખનારા સામુહિક જુદગીના અઝીમુશાન અને ઈમાનપરવરીનું પ્રદર્શન કરે છે. એ વાત સાબિત કરે છે કે મુસલમાનોએ આપસમાં એકઠા થઈ અલ્લાહ તઆલાની રસ્સીને મજબુતી સાથે પકડીને ચાલવું જોઈએ કેમ કે ઈસ્લામની હયાતનો રાઝ તેમાં જ છૂપાયેલો છે. દુનિયાની બીજી કોમો પણ પોતપોતાના તહેવારો જોશ અને જઝબા સાથે મનાવે છે પરંતુ જે રૂહાની ખુશી મુસલમાનોને આ ઈદુલ ફિત્ર મનાવવા થકી મળે છે તેનો નમૂનો બીજી કોઈ કોમ રજૂ નથી કરી શકતી. ઈદુલ ફિત્ર ફક્ત નવા નવા કપડા પહેરવા અને ખુશીઓ મનાવવા માટે નથી આવતી બલકે આ તહેવાર આપણને સબક આપે છે કે આપણે આપણી ખુશીઓમાં બીજાઓને પણ શામેલ કરીએ. એવા લોકો જેઓ આ ખુશીઓથી વંચિત છે તેને ખુશીઓ આપવી આપણી ફરજ છે. સમાજમાં સામુહિક જુદગીના વેગ અને તંદુરસ્ત સામાજિક જુદગીનો દર્સ આપણને આ મુકદ્દસ તહેવારથી મળે છે.

સામુહિક જુદગીની ગોઠવણી માટે કેન્દ્રના મહત્વનો ઈન્કાર કોઈ નથી કરી શકતું. બાંટવા મેમન જમાત આપણી સામુહિક જુદગીની સ્થાપના અને ટકાવી રાખવા એક સદ્દર કેન્દ્રની હેસિયત રાખે છે અને આપણને એ સંદેશ આપતી નજર આવે છે કે આપણે બિરાદરીના જરૂરતમંદોના સુખ-દુઃખમાં શામેલ થઈને આપસી મોહબબત અને નિસ્વાર્થતાના જઝબા સાથે 'ઈદુલ ફિત્ર'ની હકીકી ખુશીઓને બેવડી કરીએ. વ્યક્તિગત રીતે મનાવાતી ખુશી મકસદ વિનાની હેસિયત રાખે છે પરંતુ જે ખુશીઓ આપણે બિરાદરીના તમામ લોકો સાથે મળીને મનાવીએ તેની તો વાત જ શું કરવી !

આપણને જોઈએ કે આપણે હુકુલ ઈબાદતના જઝબા સાથે ઈસ્લામી રૂહને ઉજાગર કરીને ઈદની ખુશીઓ મનાવીએ જેથી આપણી ખુશીઓ બેવડી થઈ શકે અને આપણા દિલને સુકુન-શાંતિ મળે. સામુહિક રીતે ઈદની ખુશીઓ મનાવવાથી જ્યાં આપણા સામાજિક મોભો બુલંદ થાય છે ત્યાં જ આપણા પર આવેલી જવાબદારીઓ પણ પૂરી કરી શકીએ છીએ જે આપણા સમાજે આપણને સોંપી

કરશે.

આપણા આ ઈદ સત્કારમાં આપણા હૃદયમાં એક એવી ભાવના જન્માવવી જોઈએ. આપણો એક એવો નિર્ધાર હોવો જોઈએ કે અમારી ખુશીમાં અમો અમારા દુઃખી પીડિત અને નિરાધાર ભાઈ-બહેનોને શરીક કરવાનું દરગીઝ નહીં વિસરીએ.

ઈદના અવસરે મોઘા ભપકાદાર વસ્ત્રો પરિધાન કરી આખોય દિવસ એશ ખુશીમાં વિતાવવા માટેની આપણી સાધન સામગ્રી પાછળ લાખો પિયાનો ધુમાડો કરવામાં આપણને જરાય આંચકો નહિ લાગે, આપણી ખુશી આપણા આનંદ માટે આપણે સર્વે કાંઈ કરી છૂટીએ છીએ. આજના આ મહામૂલા અવસરને ઉજવવા માટે એનો સત્કાર કરવા માટે આપણા નિર્ધન ભાઈ-બહેનો માટે નવા તો શું પણ જુના વસ્ત્રોની એકાદ જોડ પણ નહિ હોય. એમની આંખોમાંથી ઈદ સત્કારના ઉષ્ણ અશ્રુઓ સરતા હશે, આપણને એનો અહેસાસ હોવા છતાં આપણે એ જાણતા હોવા છતાં આપણી ખુશીમાં

હર્ષો ઉલ્લાસના તેઓના દુઃખોને તેમના કરૂણ આર્તનાદોને વિસરી જઈએ તો આપણી એ ઈદની ખુશી ખરી ખુશી નથી જ.

આપણી ખરી ઈદ ઉજવણી ત્યારે જ સાચી અને શોભાયમાન થઈ શકે છે. આપણી ઈદ ત્યારે જ ઈદ બની શકે છે, જ્યારે કે આપણે આપણી ખુશીમાં આપણા ગરીબ ભાઈ-બહેનોને શામિલ કરવાનો અટલ નિર્ધાર કરીએ અને તેઓ પ્રત્યેની મીઠી, મમતા અને માયાળુ મોહબબત આપણા અંતરમાં અંકિત કરી 'ઈદ' ઉજવીએ.

આ મુબારક અવસર ઉપર આ દિવસની ભાવનાને અમલી રૂપ આપીએ તો બેશક એ દિવસનો મકસદ જળવાશે અને અજર પ્રાપ્ત થશે.

અંતે હું તમામ મુસ્લિમ બંધુઓને અંતઃકરણપૂર્વક 'ઈદ મુબારક' પેશ કરું છું અને ઈદના આ અવસરે ગરીબ બંધુઓને પણ ભાગીદાર બનાવવાની યાચના કરું છું.

\*\*\*

## લાખ રૂપિયાની સલાહ !

“સીમા કિચન સંભાળે છે, ગુલેબા ઘરની સફાઈ કામ કરે છે, નસરીન બચ્ચાઓને સંભાળે છે.”

બેગમ સાહેબાએ 'ટ્રેડમેલ' ઉપર હાંફળા ફાંફળા થઈ કહ્યું, એજ મશીન જેના ઉપર પેસાપાત્ર લોકો 'વોક' કરે છે તેઓ સડક ઉપર ચાલતા નથી કારણ કે મોઘેરા મોબાઈલ ફોન છીનવાઈ જવાનો ભય રહે છે.

“ત્રણે નોકરાણીઓ 'મેડસ'ને મઢિનાના વીસ વીસ હજાર રૂપિયાનો પંગાર ચૂકવું છું.” બેગમે ફોડ પાડી.

“આ ફિટનેસ કલબની ફિસ કેટલી છે ?” મેં પૂછ્યું.

“ચાલીસ હજાર, પણ અહીં આવવું તો જરૂરી છે ને ?” ડોક્ટરે કહ્યું છે કે 'ચરબી ઘટાડવી છે.

“બેગમ સાહેબા ! એક લાખ રૂપિયાની સલાહ આપું.” મેં કહ્યું.

“ઘરનું બધું કામકાજ તમે પોતે કરવા માંડો !”

\*\*\*

## ઈદની ઉજવણીમાં ગરીબ બંધુઓને પણ ભાગીદાર બનાવો

આપણી ખરી ઈદ ઉજવણી ત્યારે જ સાચી અને શોભાયમાન થઈ શકે છે જ્યારે કે આપણે આપણી ખુશીમાં આપણા ગરીબ ભાઈ-બહેનોને શામીલ કરવાનો અટલ નિર્ધાર કરીએ અને તેઓ પ્રત્યેની મીઠી, મમતા અને માયાળુ મોહબ્બત આપણા અંતરમાં અંકિત કરી ઈદ ઉજવીએ.

### નસીમ ઓસાવાલા

દરેક વખાણને લાયક તે જ માઅબૂદ છે જે દરેકનો સર્જનદાર પરવરદિગાર છે. જેણે મોત અને જિંદગી બનાવી કે જેથી તમને અજમાવે કે તમારામાં કરણીની રૂએ કોણ સારો છે, કોણ મહાન છે.

નિઃસંશય અલ્લાહ મહાન છે. અલ્લાહ સિવાય નથી કોઈ માઅબુદ બેશક તેની ઝાતે પાક અતિ ઉચ્ચ છે. ભવ્યતાઓ પણ તેજ છે અને દરેક તારીફ પણ તેના માટે જ છે.

રહેમતના દિવસો આવ્યા હતાં. બખ્શિશના દિનો, મુકિત અને સઆદતભરેલી દરેક પળોના એ ગણત્રીના દિવસો આંગળીના ટેરવે ગણી શકાય એવા થોડાક દિનો નસીબ થયા હતા. બરકવંતતા એ દિવસો અને એ ખુશનસીબ પળો આંખના પલકારામાં પસાર થઈ ગઈ.

દિવસો તો પસાર થઈ જ જવાના હતા. અલબત્ત મોઅમિનોએ તેમના પોતાના રબ તરફથી નિયુક્ત કરવામાં આવેલા કાર્યને અને તેમને સોંપાયેલી એક ફર્જને તેની હમદ અને તરબીહ કરતાં રહો.

અલ્લાહની રહેમત વર્ષાએ નેક બંદાઓ ઉપર જેઓએ આ મુબારક માસના મહત્વને પૂરેપૂરી રીતે પિછાની અને તેને અદા કરવામાં હર્ષ અનુભવ્યો.

આજે નેક મોઅમિનોની કરણીના ફળરૂપે

રબ્બુલ ઈઝઝત તરફથી એક એવા દિવસની ભેટ મળી છે કે જેને આપણે ઈદુલ ફિત્રના નામે ઓળખીએ છીએ.

એમ તો જગતનો દરેક પ્રચલિત મઝહબ પોતપોતાની રીતે પોતપોતાના અવસરો ઉજવતો આવ્યો છે પરંતુ મોઅમિનોને જે પણ અવસરો સાંપડ્યા છે એ દરેક અવસર પાછળ એક ઉચ્ચ ભાવના, ભવ્ય આદર્શ, શ્રેષ્ઠ સિદ્ધાંત અને અજોડ વ્યવસ્થિત હેતુને દ્રષ્ટિબિંદુ સમક્ષ રાખવામાં આવ્યો છે.

એવી જ રીતે ઈદુલ ફિત્ર પાછળ ભવ્ય આદર્શ અને ઉચ્ચ ભાવના સમાયેલી છે. મોઅમિનોના અવસર પાછળ મોજશોખ, કુમુલખર્ચા અને મસ્તી તોફાનના બદલે પરવરદિગારની જનાબમાં પાકસાફ થઈ નમ્રતા અને આજુબૂજુબૂર્ક તેના ફઝલો કરમની યાચના કરવી, પરસ્પર હમદઈનો ઈઝઝત, ગરીબો, અનાથો અને ચતિમો પ્રત્યે દિલી સદાનુભૂતિ દર્શાવવાનો મક્કસદ સંકળાયેલો છે.

આજે એજ ઈદનો દિવસ છે, એની ખુશી આજે સૌ કોઈના અંતરમાં ઉછાળા મારી રહી છે, દરેક જણ પોતપોતાની હેસિયત મુજબ ઈદની ખુશીમાં આનંદના સાર પૂરશે અને ઈદનો સત્કાર



બાંટવા મેમણ જમાઅત (રજુ.) કરાચીનું મુખપત્ર



# મેમણ સમાજ

ઉર્દુ-ગુજરાતી માસિક

## Memon Samaj

Honorary Editor:

**Anwar Haji Kassam Muhammad Kapadia**

Published by:

**Abdul Jabbar Ali Muhammad Biddu**

THE SPOKESMAN OF  
BANTVA MEMON JAMAT  
(REGD.) KARACHI

Graphic Designing

A. K. Nadeem

Hussain Khanani

Cell : 0300-2331295

Printed at : City Press

Muhmmmed Ali Polani

Ph : 32438437

May 2020 Shawal 1441 Hijri - Year 65 - Issue 05 - Price 50 Rupees

### નયન ઉઘાડ તું !

(દુઆ)

#### ઉમર જેતપુરી (મહુમ)

ઉજવડ મારા બાગમાં પુષ્પ નવાં ખિલાવ તું !  
દીવા ફરી સદનમાં મુજ રોશન ઝગમગાવ તું !

વેદના સૌ વળેલ ઘેરી હવે પીગળાવ તું !  
ખલોજલાલીને ફરીને અમારી અપાવ તું !

સૂના અમારા વિશ્વના ગુંજનને ગુંજાવ તું !  
ઊજડેલી અમારી આલમ ફરીને બનાવ તું !

આઘડતી અમારી ઢૂંકાને તો નાંગરાવ તું !  
ખરતાં અમારી આંખથી આંસુકાંને લુછાવ તું !

પાઠ નવા કે સત્યના અમને હવે પઢાવ તું !  
મઝલબના કે રંગે અમને હવે રંગાવ તું !

પંથ અમારા અવનવા વિશ્વમાં કોતરાવ તું !  
સત્ય ખમીરથી જગતમાં અમારા જિવાવ તું !

અમમાં રહેલ કોતાલીઓ બધી થે જલાવ તું !  
સત્યના પંથ પર અમારા પગને જમાવ તું !

ઉરથ બધી થે ભાવનાઓ અમમાં વણાવ તું !  
ઉત્તમ શાન કંઈ અમારી જગમાં ગણાવ તું !

કંઈ શકે જોઈ દૂર પર્યંત 'ઉમર' સ્થપાવ તું !  
એવાં નયન અનન્ય, એનાં હવે ઊઘડાવ તું !

'પાકિસ્તાની ગુજરાતી સાહિત્ય' ૧૯૪૭થી  
૨૦૦૮માંથી એકેડેમી અદબીયાત  
ઈસ્લામાબાદના સૌજન્યથી

### યાદના દીવા

(ના'ત શરીફ)

#### કવસર જુનાગઢી (મહુમ)

દિલ મહીં તમ યાદના દીવા બળે  
દર્શ કાજે આંખ નિશ દિન ટળવળે

શાહે આલમ ! આશ અંતરની ફળે  
તમ પુનિત દર પર જિવન - સંઘ્યા ઠળે

ભાગ્ય એનું મોતીઓ સમ ઝળહળે  
આપની જેને અનુકંપા મળે

હો અટલ શ્રદ્ધા સુખન પર 'ને અમલ  
મંઝિલો તો સામે આવીને મળે !

રહેમતુલ્લિલ-આલમી છો આપ જ્યાં  
મુજ સમાને પણ ! લગાડી લો ગળે !

પાઠવુ તમને દરૂદો 'ને સલામ  
દિન પ્રતિ દિન હર સમય 'ને હરપળે....

એમનો સુમાર્ગ જો 'કવસર' ગ્રહે  
આંખ ઝળકે એ પ્રથમ સૌ દુઃખ ટળે !

'પાકિસ્તાની ગુજરાતી સાહિત્ય' ૧૯૪૭થી  
૨૦૦૮માંથી એકેડેમી અદબીયાત  
ઈસ્લામાબાદના સૌજન્યથી